برکات الدعا



جلد ۱/۲ ۱۵۰

۴ = ۱۶ = ۸

عطیهٔ [illegible] مولوی محمد عبد الرحمن [illegible]

در حق [illegible]

و نصف [illegible]

سادات [illegible]

و نصف [illegible]

[illegible] محمد

7-12-24

برکات الدعا

سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی

کے خیالات کے رد مین

جسکو مجدد زمان و مسیح دوران مرزا غلام احمد

صاحب نے تالیف کرکے بغرض فائدہ عام

مطبع ریاض ہند قادیان مین باہتمام شیخ

نور احمد صاحب طبع کراکر بماہ رمضان المبارک

سن ۱۳۱۰ شایع کیا

تعداد نسخہ ۱۴۰۰

قیمت فی نسخہ ۲

نمونہ دعاے مستجاب

انیس ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض

اس اخبار کا پرچہ مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء جس میں میری اُس پیشگوئی کی نسبت جو لیکھرام پشاوری کے بارے میں مینے شایع کی تھی کچھ نکتہ چینی ہے مجھ کو ملا - مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اور اخباروں پر بھی یہ کلمۃ الحق شاق گزرا ہے اور حقیقت میں میرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یوں خود مخالفوں کے ہاتھوں اسکی شہرت اور اشاعت ہو رہی ہے سو میں اسوقت اس نکتہ چینی کے جواب میں صرف اس قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس طور اور طریق سے خدا تعالی نے چاہا اُسی طور سے کیا میرا اس میں دخل نہیں ہاں یہ سوال کہ ایسی پیشگوئی مفید نہیں ہوگی اور اس میں شبہات باقی رہ جائینگے اس اعتراض کی نسبت میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ پیش از وقت ہے میں اس بات کا خود اقراری ہوں اور اب پھر اقرار کرتا ہوں کہ اگر جیسا کہ معترضوں نے خیال فرمایا ہے پیشگوئی کا ماحصل آخر کار یہی نکلا کہ کوئی معمولی تپ آیا یا معمولی طور پر کوئی درد ہوا یا ہیضہ ہوا اور پھر اصلی حالت صحت کی قایم ہوگئی تو وہ پیشگوئی متصور نہیں ہوگی اور بلاشبہ ایک مکر اور فریب ہوگا کیونکہ ایسی بیماریوں سے تو کوئی بھی خالی نہیں ہم سب کبھی نہ کبھی بیمار ہو جاتے ہیں پس اس صورت میں بلاشبہ میں اُس سزا کے لائق ٹھہرونگا جسکا ذکر میں نے کیا ہے لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اُس طور سے ہوا کہ جسمیں قہر الہی کے نشان صاف صاف اور کھلے طور پر دکھائی دیں تو پھر سمجھو کہ خدا تعالی کی طرف سے ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دنوں اور وقتوں کے مقرر کرنے کے محتاج نہیں اس بارے میں تو زمانہ نزول عذاب کی ایک حد مقرر کر دینا کافی ہے پھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سیّد احمد خان صاحب کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ کے

رسالہ الدعا والاستجابتہ اور رسالہ

تحریر فی اصول التفسیر پر ایک نظر

اے اسیرِ عقل خود بر ہستی خود کم بناز	کین سپہر بو العجائب چو تو بسیار آورد
غیر را ہرگز نمی باشد گذر در کوی حق	ہر کہ آید ز آسمان او رازِ آن یار آورد
خود بخود فہمیدنِ قرآن گمانِ باطل است	ہر کہ از خود آورد او نجس و مردار آورد

سیّد صاحب اپنے رسالہ مندرجہ عنوان مین دعا کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے ہین کہ استجابت دُعا کے یہ معنے نہین ہین کہ جو کچہ دُعا مین مانگا گیا ہے وہ دیا جائے کیونکہ اگر استجابت دعا کے یہی معنے ہون کہ وہ سوال بہرحال پورا کر دیا جائے تو دو مشکلین پیش آتی ہیں **اوّل** یہ کہ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور اضطراری سے کیجاتی ہیں مگر سوال پورا نہیں ہوتا جسکے یہ معنے ہوتے ہیں کہ دُعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ خدا نے استجابت دُعا کا وعدہ کیا ہے ۔ **دوسری** یہ کہ جو امور ہونے والے ہیں وہ مقدر ہیں اور جو نہیں ہونے والے وہ بھی مقدر ہیں ۔ اُن مقدرات کے برخلاف ہرگز نہیں ہوسکتا پس اگر استجابت دُعا کے معنے سوال کا پورا کرنا قرار دیئے جائیں تو خدا کا یہ وعدہ کہ ادعونی استجب لکم اُن سوالوں پر جنکا ہونا مقدر نہیں ہے صادق نہیں آسکتا یعنے ان معنوں کے رو سے یہ عام وعدہ

استجابت دعا کا باطل ٹھہریگا کیونکہ سوالوں کا وہی حصہ پورا کیا جاتا ہے جسکا پورا
کیا جانا مقدر ہے۔ لیکن استجابت دُعا کا وعدہ عام ہے جس میں کوئی بھی استثنا
نہیں پھر جس حالت میں بعض آیتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ جن چیزوں کا دیا جانا مقدر
نہیں وہ ہرگز دی نہیں جاتیں اور بعض آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی دعا
رد نہیں ہوتی اور سب کی سب قبول کیجاتی ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا
ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام دعاؤں کے قبول کرنیکا وعدہ کر لیا ہے۔ جیسا کہ آیت ادعونی
استجب لکم سے ظاہر ہے پھر اس تناقض اور تعارض آیات سے بجز اسکے کیونکر
مخلصی حاصل ہو کہ استجابت دُعا سے عبادت کا قبول کرنا مراد لیا جاے یعنے یہ معنے
کئے جائیں کہ دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ دل سے اور خشوع اور خضوع سے کیجائے
تو اسکے قبول کرنیکا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے پس استجابت دُعا کی حقیقت بجز اسکے اور
کچھ نہیں کہ وہ دعا ایک عبادت متصور ہو کر اسپر ثواب مترتب ہوتا ہے ہاں اگر مقدر میں
ایک چیز کا ملنا ہے اور اتفاقاً اسکے لئے دُعا بھی کی گئی تو وہ چیز ملجاتی ہے مگر نہ دُعا سے بلکہ
اُسکا ملنا مقدر تھا اور دُعا میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب دُعا کرنے کے وقت خدا کی عظمت
اور بے انتہا قدرت کا خیال اپنے دل میں جمایا جاتا ہے تو وہ خیال حرکت میں آکر ان تمام
خیالات پر جن سے اضطراب پیدا ہوا ہے غالب ہو جاتا ہے اور انسان کو صبر اور استقلال
پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی کیفیت کا دل میں پیدا ہو جانا لازمہ عبادت ہے اور یہی دُعا کا
مستجاب ہونا ہے۔ پھر سید صاحب اپنے رسالہ کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ حقیقت
دُعا سے ناواقف اور جو حکمت اُسمیں ہے اُس سے بیخبر ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ جب یہ امر
مسلم ہے کہ جو مقدر نہیں ہے وہ نہیں ہو نیکا تو دعا سے کیا فائدہ ہے۔ یعنے جبکہ مقدر

بھرحال مل رہیگا خواہ دُعا کرو یا نہ کرو اور جسکا ملنا مقدر نہیں اُسکے لئے ہزاروں دُعائیں کئے جاؤ کچھ فائدہ نہیں تو پھر دُعا کرنا ایک امر عبث ہے اسکے جواب میں سید صاحب فرماتے ہیں کہ اضطرار کے وقت استمداد کی خواہش رکھنا انسان کی فطرت کا خاصہ ہے سو انسان اپنے فطرتی خاصہ سے دُعا کرتا ہے بلا خیال اسکے کہ وہ ہوگا یا نہیں اور بمقتضائے اُسکی فطرت کے اُسکو کہا گیا ہے کہ خدا ہی سے مانگو جو مانگو۔

اِس تمام تحریر سے جسکو ہمنے بطور خلاصہ اوپر لکھہ دیا ہے ثابت ہوا کہ سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ دُعا ذریعہ حصول مقصود نہیں ہو سکتی اور نہ تحصیل مقاصد کے لئے اسکا کچھہ اثر ہے۔ اور اگر دعا کرنے سے کسی داعی کا فقط یہی مقصد ہو کہ بذریعہ دُعا کوئی سوال پورا ہو جائے تو یہ خیال عبث ہے کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اُسکے لئے دُعا کی حاجت نہیں اور جسکا ہونا مقدر نہیں ہے اُسکے لئے تضرع و ابتہال بیفائدہ ہے۔ غرض اِس تقریر سے بتمامتر صفائی کھل گیا کہ سید صاحب کا یہی عقیدہ ہے کہ دُعا صرف عبادت کے لئے موضوع ہے اور اُسکو کسی دُنیوی مطلب کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طمع خام ہے۔

اب واضح ہو کہ سید صاحب کو قرآنی آیات کے سمجھنے میں سخت دہوکا لگا ہوا ہے مگر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اُس دہوکے کی کیفیت کو اِس مضمون کے اخیر میں بیان کرینگے اِس وقت ہم نہایت افسوس سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سید صاحب قرآن کریم کے سمجھنے میں فہم سلیم نہیں رکھتے تھے تو کیا وہ قانون قدرت بھی جسکی پیروی کا وہ دم مارتے ہیں اور جسکو وہ خدا تعالیٰ کی فعلی ہدایت اور قرآن کریم کے اسرار غامضہ کا مفسر قرار دیتے ہیں اس مضمون کے لکھنے کے وقت اُنکی نظر سے غائب تھا۔ کیا سید صاحب کو معلوم نہیں کہ اگرچہ دنیا کی کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں تاہم قدرت نے اُسکے حصول کے لئے ایسے اسباب

مقرر کر رکھے ہیں جنکے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں مثلاً اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دوا کا کرنا نہ کرنا درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا یا ترک دعا مگر کیا سید صاحب یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا - پھر اگر سید صاحب باوجود ایمان بالتقدیر کی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ دوائیں بھی اثر سے خالی نہیں تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کے یکساں اور متشابہ قانون میں فتنہ اور تفریق ڈالتے ہیں کیا سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات پر تو قادر تھا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو ایسا قوی اثر رکھے کہ انکی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں یا مثلاً سم الفار اور بیش اور دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈالدی کہ انکا کامل قدر شربت چند منٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے لیکن اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقد ہمت اور تفرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو - کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف ہو اور وہ ارادہ جو خدا تعالیٰ نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے کیا تھا وہ دعاؤں میں مرعی نہ ہو نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ خود سید صاحب دعاؤں کی حقیقی فلاسفی سے بیخبر ہیں اور انکی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہیں رکھتے اور انکی ایسی مثال ہے جیسے کوئی ایک مدت تک ایک پورانی اور سالخوردہ اور مسلوب القوی دوا کو استعمال کرے اور پھر اسکو بے اثر پا کر اس دوا پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ بھی تاثیر نہیں - افسوس صد افسوس کہ سید صاحب باوجودیکہ پیرانہ سالی تک پہنچ گئی مگر اب تک ان پر یہ سلسلہ نظام قدرت مخفی رہا کہ کیونکر قضا و قدر کو اسباب سے وابستہ کر دیا گیا ہے اور کس قدر یہ سلسلہ

اسباب اور مسببات کا باہم گہرے اور لازمی تعلقات رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ
اس دہوکے میں پھنس گئے کہ اُنہوں نے خیال کر لیا کہ گویا بغیر ان اسباب کے جو قدرت نے
روحانی اور جسمانی طور پر مقرر کر رکھے ہیں کوئی چیز ظہور پذیر ہو سکتی ہے یوں تو دنیا میں
کوئی چیز بھی مقدر سے خالی نہیں مثلاً جو انسان آگ اور پانی اور ہوا اور مٹی اور اناج اور
نباتات اور حیوانات و جمادات وغیرہ سے فایدہ اُٹھاتا ہے وہ سب مقدرات ہی ہیں
لیکن اگر کوئی نادان ایسا خیال کرے کہ بغیر اُن تمام اسباب کے جو خدا تعالی نے مقرر
کر رکھے ہیں اور بغیر اُن راہوں کے جو قدرت نے معین کر دی ہیں ایک چیز بغیر توسط
جسمانی یا روحانی وسائل کے حاصل ہو سکتی ہے تو ایسا شخص گویا خدا تعالی کی حکمت کو باطل
کرنا چاہتا ہے۔ میں نہیں دیکھتا کہ سید صاحب کی تقریر کا بجز اسکے کچھ اور بھی ماحصل
ہے کہ وہ دعا کو منجملہ اُن اسباب موثرہ کے نہیں سمجھتے جنکو اُنہوں نے بڑی مضبوطی سے
تسلیم کیا ہوا ہے بلکہ اِس راہ میں حد سے زیادہ آگے قدم رکھہ دیا ہے مثلاً اگر سید صاحب
کے پاس آگ کی تاثیر کا ذکر کیا جاے تو وہ ہرگز اُس سے منکر نہیں ہونگے اور ہرگز
یہ نہیں کہیں گے کہ اگر کسی کا جلنا مقدر ہے تو بغیر آگ کے بھی جل رہیگا تو پہر میں
حیران ہوں کہ وہ باوجود مسلمان ہونے کے دُعا کی تاثیروں سے جو آگ کی طرح کبھی
اندھیرے کو روشن کر دیتی ہیں اور کبھی گستاخ دست انداز کا ہاتھہ جلا دیتی ہیں کیوں
منکر ہیں کیا اُنکو دُعاؤں کے وقت تقدیر یاد آجاتی ہے اور جب آگ وغیرہ کا ذکر
کریں تو پہر تقدیر بہول جاتی ہے کیا ان دونوں چیزوں پر ایک ہی تقدیر حاوی نہیں ہے
پھر جس حالت میں باوجود تقدیر ماننے کے وہ اسباب مثمرہ کو اس شدت سے مانتے ہیں
کہ اُنکے غلو میں وہ بدنام بھی ہو گئے ہیں تو پہر اسکا کیا موجب ہے کہ وہ نظام قدرت جسکو

تسلیم کر چکے ہیں دُعا میں اُن کو یاد نہیں رہا یہاں تک کہ کبھی میں تو کچھ تاثیر ہے مگر دُعا
میں اتنی بھی نہیں۔پس اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کوچہ سے بیخبر ہیں اور نہ ذاتی تجربہ
اور نہ تجربہ والوں کی اُنکو صحبت ہے۔

اب ہم فائدہ عام کے لئے کچھ استجابت دُعا کی حقیقت ظاہر کرتے ہیں سو واضح ہو کہ
استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کی مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے
کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اُسکو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی
ہیں اور دھوکے لگتے ہیں بس یہی سبب سیّد کی غلط فہمی کا ہے۔اور دُعا کی ماہیت یہ ہے
کہ ایک سعید بندہ اور اُسکے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنے پہلے خدا تعالی کی رحمانیت
بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالی اُس سے نزدیک
ہو جاتا ہے اور دُعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچکر اپنے خواص عجیبہ پیدا
کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالی کی طرف کامل یقین
اور کامل اُمید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمّت کے ساتھہ جھکتا ہے اور
نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے
نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اُسکے ساتھہ کوئی شریک
نہیں تب اُسکی روح اُس آستانہ پر سر رکھہ دیتی ہے اور قوت جذب جو اُسکے اندر رکھی
گئی ہے وہ خدا تعالی کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اُس کام کے
پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُس دُعا کا اثر اُن تمام مبادی اسباب پر ڈالتا
ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔جو اُس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری
ہیں۔مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے۔تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش

کے لئے ضروری ہوتے ہیں اُس دُعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنے باذنہ تعالی وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے۔ اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اُس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤیّد مطلوب ہے۔ خدا تعالی کی پاک کتابوں میں اسکی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دُعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیا سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اُسکا اصل اور منبع یہی دُعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کی اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اُس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامتہ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔

اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ **اسباب طبعیہ** کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی **عظیم التاثیر** نہیں جیسی کہ **دُعا** ہے۔

اور اگر یہ شُبہ ہو کہ بعض دُعائیں خطا جاتی ہیں۔ اور انکا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے؟ یا انکا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی انکی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟۔ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے۔ مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بیحرمت نہیں کیا۔ اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا۔ بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ **جسمانی** اور **روحانی** اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو۔ تو اسباب علاج پورے طور پر میسّر آجاتے ہیں۔ اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ اُنسے نفع اُٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے۔ تب **دوا** نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ **دُعا** کا بھی ہے۔ یعنے دُعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادہ الہی اُسکے قبول کرنیکا ہے۔ خدا تعالی نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندہ رکھا ہے۔ پس سید صاحب کی سخت غلطی ہے کہ وہ نظام جسمانی کا تو اقرار کرتے ہیں۔ مگر نظام روحانی سے منکر ہو بیٹھے ہیں!۔

بالآخر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر سید صاحب اپنے اس غلط خیال سے توبہ نہ کریں اور یہ کہیں کہ دُعاؤں کے اثر کا ثبوت کیا ہے۔ **تو میں ایسی**

غلطیوں کے نکالنے کے لئے مامور ہوں - میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے پیش از وقت سید صاحب کو اطلاع دونگا - اور نہ صرف اطلاع بلکہ چھپوا دونگا - مگر سید صاحب ساتھ ہی یہ بھی اقرار کریں کہ وہ بعد ثابت ہو جانے میرے دعوی کے اپنے اس غلط خیال سے رجوع کریں گے -

سید صاحب کا یہ قول ہے کہ گویا قرآن کریم میں خدا تعالی نے تمام دعاؤں کے قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے حالانکہ تمام دعائیں قبول نہیں ہوتیں یہ انکی سخت غلط فہمی ہے - اور یہ آیت ادعونی استجب لکم انکے مدعا کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی - کیونکہ یہ دعا جو آیتہ ادعونی استجب لکم میں بطور امر کے بجا لانے کے لئے فرمائی گئی ہے - اس سے مراد معمولی دعائیں نہیں ہیں - بلکہ وہ عبادت ہے جو انسان پر فرض کی گئی ہے کیونکہ امر کا صیغہ یہاں فرضیت پر دلالت کرتا ہے - اور ظاہر ہے کہ کل دعائیں فرض میں داخل نہیں ہیں - بلکہ بعض جگہ اللہ جل شانہ نے صابرین کی تعریف کی ہے جو انا للہ پر ہی کفایت کرتے ہیں - اور اس دعا کی فرضیت پر بڑا قرینہ یہ ہے کہ صرف امر پر ہی کفایت نہیں کی گئی بلکہ اسکو عبادت کے لفظ سے یاد کر کے بحالت نافرمانی عذاب جہنم کی وعید اسکے ساتھ لگا دی گئی ہے - اور ظاہر ہے کہ دوسری دعاؤں میں یہ وعید نہیں - بلکہ بعض اوقات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو دعا مانگنے پر زجر و توبیخ کی گئی ہے چنانچہ انی اعظک ان تکون من الجاھلین اسپر شاہد ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہر دعا عبادت ہوتی تو حضرت نوح علیہ السلام کو لا تسئلن کا تازیانہ کیوں لگایا جاتا اور بعض اوقات اولیا اور انبیا دعا کرنیکو سوء ادب سمجھتے رہے ہیں - اور صلحا نے ایسی دعاؤں میں استفتاء قلب پر عمل کیا ہے

یعنے اگر مصیبت کے وقت دل نے دُعا کرنیکا فتویٰ دیا تو دعا کی طرف متوجہ ہوئے
اور اگر صبر کے لئے فتویٰ دیا تو پھر صبر کیا - اور دُعا سے مونہہ پھیر لیا - ماسوا اس کے
اللہ تعالیٰ نے دوسری دُعاؤں میں قبول کرنیکا وعدہ نہیں کیا - بلکہ صاف فرما دیا
ہے - کہ چاہوں تو قبول کروں اور چاہوں تو رد کر دوں - جیسا کہ یہ آیت قرآن
کی صاف بتلارہی ہے - اور وہ یہ ہے - بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون
الیہ ان شاء - سورہ الانعام الجزء نمبر ۷ - اور اگر ہم تنزلاً مان بھی لیں کہ اس
مقام میں لفظ ادعونی سے عام طور پر دعا ہی مراد ہے تو ہم اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں
دیکھتے کہ یہاں دعا سے وہ دُعا مراد ہے جو بجمیع شرائط ہو - اور تمام شرائط کو جمع کر لینا
انسان کے اختیار میں نہیں جب تک توفیق ازلی یاور نہ ہو - اور یہ بھی یاد رہے کہ
دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے - بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی
اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے
یا جسکے لئے دعا کی گئی ہے اُسکی دُنیا اور آخرت کے لئے اُس بات کا حاصل ہونا خلاف
مصلحت الٰہی بھی نہ ہو - کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں
مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عنداللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے - اور
اُسکے پورے کرنے میں خیر نہیں ہوتی - مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ بہت الحاح اور رونے
سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اُسکے ہاتھ میں پکڑا دے - یا ایک زہر
جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اُسکو کھلا دے تو یہ سوال اُس بچہ کا ہرگز اُسکی
ماں پورا نہیں کریگی - اور اگر پورا کر دیوے اور اتفاقاً بچہ کی جان بچ جاوے لیکن
کوئی عضو اُسکا بیکار ہو جاوے تو بلوغ کے بعد وہ بچہ اپنی اُس احمق والدہ کا سخت

شاکی ہوگا - اور بجز اسکے اور بھی کئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں
اُسوقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے - اور جب تک کسی دُعا میں پوری روحانیت
داخل نہ ہو - اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے اُن میں استعداد قریبہ
پیدا نہ ہو تب تک توقع اثر دُعا امید موہوم ہے - اور جب تک ارادہ الٰہی قبولیت
دعا کے متعلق نہیں ہوتا تب تک یہ تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں - اور ہمتیں پوری توجہ
سے قاصر رہتی ہیں - سید صاحب اِس بات کو بھی مانتے ہیں کہ دار آخرت کی سعادتیں
اور نعمتیں اور لذتیں اور راحتیں جنکی نجات سے تعبیر کی گئی ہے ایمان اور ایمانی
دعاؤں کا نتیجہ ہیں پھر جبکہ یہ حال ہے تو سید صاحب کو ماننا پڑا کہ بلاشُبہ ایک مومن
کی دعائیں اپنے اندر اثر رکھتی ہیں اور آفات کے دور ہونے اور مرادات کے حاصل
ہونے کا موجب ہو جاتی ہیں کیونکہ اگر موجب نہیں ہو سکتیں تو پھر کیا وجہ کہ قیامت
میں موجب ہو جائینگی - سوچو اور خوب سوچو کہ اگر درحقیقت دعا ایک بے تاثیر چیز ہے
اور دنیا میں کسی آفت کے دور ہونے کا موجب نہیں ہو سکتی تو کیا وجہ کہ قیامت کو
موجب ہو جائیگی یہ بات تو نہایت صاف ہے کہ اگر ہماری دعاؤں میں آفات سے
بچنے کے لئے درحقیقت کوئی تاثیر ہے تو وہ تاثیر اس دُنیا میں بھی ظاہر ہونی چاہئے
تا ہمارا الیقین بڑھے اور امید بڑھے اور تا آخرت کی نجات کے لئے ہم زیادہ سرگرمی سے
دعائیں کریں - اور اگر درحقیقت دعا کچھ چیز نہیں صرف پیشانی کا نوشتہ پیش آتا ہے
تو جیسا دُنیا کی آفات کے لئے بقول سید صاحب دُعا عبث ہے اسی طرح آخرت کے
لئے بھی عبث ہوگی اور اُس پر امید رکھنا طمع خام - اب میں اِس بارے میں اس سے
زیادہ لکھنا نہیں چاہتا کیونکہ ناظرین با انصاف میرے اِس بیان کو غور سے پڑھکر

سمجھ سکتے ہیں کہ میں نے سید صاحب کی غلط فہمی کا ثبوت کافی دیدیا ہے - ماسوا اسکے اگر سید صاحب اب بھی اپنی ہٹ دہرمی سے باز نہ آویں تو ایک دوسرا طریق بھی ان پر حجت پورا کرنیکے لئے لکہا گیا ہے - اگر وہ طالب حق ہونگے تو اعتراض نہیں کرینگے -

اور سید صاحب کی دوسری کتاب جسکا نام تحریر فی اصول التفسیر ہے - انکی اس کتاب سے بالکل متناقض اور مغایر پڑی ہوئی ہے - گویا سید صاحب نے کسی مدہوشی کی حالت میں یہ دونوں رسالے لکہے ہیں - کیونکہ سید صاحب استجابت دعا کے رسالہ میں تو تقدیر کو مقدم رکہتے ہیں - اور اسباب عادیہ کو گویا ہیچ خیال کرتے ہیں اور اسی بنا پر استجابت دُعا سے انکار کرتے ہیں - کیونکہ دُعا منجملہ اسباب عادیہ کے ہے - جبپر ایک لاکہہ سے زیادہ نبی اور کئی کروڑ ولی گواہی دیتا چلا آیا ہے + اور نبیوں کے ہاتہہ میں بجز دعا کے اور کیا تہا - اور دوسرے رسالہ میں گویا سید صاحب تقدیر کو کچہہ چیز ہی نہیں سمجھتے

+ حاشیہ قطب ربانی وغوث سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے جسقدر اپنی کتاب فتوح الغیب میں کامل کی توجہ اور دُعا کا اثر اپنے تجارب کے رو سے لکہا ہے - ہم عام فائدہ کے لئے وہ عبارتیں معہ ترجمہ ذیل میں لکہتے ہیں - اِس تحریر سے مطلب یہ ہے کہ ہر ایک فن میں اسی شخص کی شہادت معتبر سمجھی جاتی ہے جو اس فن کا محقق ہوتا ہے - پس اس بنا پر استجابت دعا کی فلاسفی اس شخص کو سچے طور پر معلوم ہو سکتی ہے - جسکو خداوند تعالی سے سچے تعلقات صدق اور محبت کے حاصل ہوں - پس سید احمد خاں صاحب سے اس پاک فلاسفی کا دریافت کرنا ایسا ہے جیسے ایک بیمار سے کسی انسان کی مرض کا علاج پوچہنا سید صاحب اگر کسی دنیوی گورنمنٹ کے تعلقات انکی رعایا کے ساتہہ بیان کریں تو بلاشبہ وہ اس بات کے لائق ہیں - مگر خدا تعالی کی باتیں خدائی لوگ جانتے ہیں - اور وہ عبارت یہ ہے فاجعل انت جملتک واجزاءک اصنامًا مع سائر الخلق ولا تطع شیئًا من ذلک ولا تتبعہ جملۃ فتکون کبریتًا احمر فلا تکاد تری فحینئذٍ تکون

کیونکہ تمام اشیا کو انہوں نے ایک مستقل وجود قرار دیدیا ہے کہ گویا وہ تمام چیزیں خدا تعالی کے ہاتھ سے نکل گئی ہیں۔ اب اسکو انکی تبدیل اور تغییر پر کچھ بھی اختیار نہیں۔ اور گویا اسکی خدائی فقط ایک تنگ دائرہ میں محدود ہی اور اُسکے قادرانہ تصرفات گئے نہیں بلکہ بیچ رہ گئے ہیں اور جو اشیا پر حالت وارد ہے وہ اسکی تقدیر نہیں۔ بلکہ اب وہ مخلوقات کی ایک ذاتی خاصیت ہے جو قابل تغیر و تبدیل نہیں کیونکہ **تقدیر کے مفہوم کو اختیار مقدّر** لازم پڑا ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جن خواص پر خدا تعالی کا کچھ بھی اختیار باقی نہیں رہا۔ تو پھر ان خواص کو اسکی تقدیر کیونکر کہنا چاہئے اور اگر اختیار ہے تو پھر امکان تبدیل باقی ہے۔ غرض سید صاحب نے اس دوسرے رسالہ میں مقدر حقیقی کی حکومت تمام چیزوں کے سر پر سے ایسی اٹھادی ہے کہ وہ اپنے خواص میں (بقول سید صاحب) تابع مرضی مالک نہیں رہیں۔ بلکہ ایکٹ مزارعان کی پانچویں دفعہ کے موروثیوں کے لئے جو حقوق

بقیہ حاشیہ: وارث کل نبی و رسول و بك تختم الولایة و تنکشف الکروب و بك تسقی الغیوث و بك تنبت الزروع و بك تدفع البلایا والمحن عن الخاص والعام و اهل الثغور و تقلبك بین القدرة و یدهوك لسان الازل و تنزل منازل من سلف من اولی العلم و یرد علیك التکوین و خرق العادة و تومن علی الاسرار و العلوم اللدنیة و غیر ذلك عجبها۔

ترجمہ۔ یعنے اگر تو خدا تعالی کا مقبول بننا چاہتا ہے تو اس بات پر یقین کرلے اور ایسا سمجھ لے۔ کہ تیرے ہاتھ تیرے پاؤں تیری زبان تیری آنکھ اور تیرا سارا وجود اور اسکے تمام اجزا تیری راہ میں بت ہی ہیں۔ اور مخلوق میں سے دوسری تمام چیزیں بھی تیری راہ میں بت ہیں۔ تیرے بچے تیری بیوی اور ہر ایک دُنیا کی مراد جو تو چاہتا ہے اور دنیا کا مال اور دنیا کی عزت اور دنیا کا ننگ و ناموس اور دنیا کا رجا اور خوف اور زید و بکر پر توکل اور خالد و ولید کی ضرر رسانی کا خوف یہ سب تیری راہ میں بت ہیں۔ سو تو ان بتوں میں سے کسی کا

انگریزوں نے قایم کئے ہیں۔ یعنے یہ کہ مالک کو کسی قسم کے تصرف کا ان پر اختیار نہیں ہوگا۔ اسی قسم کی موروثی سید صاحب نے بھی تمام چیزوں آگ وغیرہ کو ٹھہرادیا ہے۔ بلکہ سید صاحب کے قانون میں انگریزوں کے قانون سے زیادہ تشدد ہے کیونکہ انگریزوں نے پانچویں دفعہ کے موروثی کے اخراج کے لئے ایک صورت قایم بھی کردی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب موروثی ایک سال تک لگان واجب کا ایک حصہ خواہ ۴ر بھی ہو نہ ادا کرے تو خارج ہوسکتا ہے۔ مگر سید صاحب نے تو ہر حال میں حقوق مالک کو تلف کردیا۔ اور یہ **ظلم عظیم** ہے۔

اور سید صاحب نے جو اپنے دوست حریف سے تفسیر قرآن کریم کا معیار مانگا ہے۔ سو میں نے مناسب سمجھا کہ اس جگہ بھی سید صاحب کی کسیقدر میں ہی خدمت کردوں کیونکہ بھولے کو راہ بتانا سب سے پہلے میرا فرض ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ سب سے

بقیہ حاشیہ۔ زباں بردارمست ہو۔ اور سارا اسی کی پیروی میں غرق نہ ہوجا۔ یعنے صرف بقدر حقوق شرعیہ اور سنن صالحین اسکی رعایت رکھ۔ پس اگر تو نے ایسا کرلیا۔ تو تو کریم الحج ہوجائیگا۔ اور تیرا انجام نہایت رفیع ہوگا۔ یہانتک کہ تو نظر نہیں آئیگا۔ اور خدا تعالیٰ تجھے اپنے نبیوں اور رسولوں کا وارث بنادیگا یعنے انکے علوم ومعارف اور برکات جو مخفی اور ناپدید ہوگئے تھے۔ وہ از سر نو تجھ کو عطا کئے جائینگے اور ولایت تیرے پر ختم ہوگی یعنے تیرے بعد کوئی نہیں اٹھیگا۔ جو تجھ سے بڑا ہو۔ اور تیری دعاؤں اور تیری عقدہمت اور تیری برکت سے لوگوں کے سخت غم دور کئے جائینگے۔ اور قحط زدوں کے لئے بارشیں ہونگی۔ اور کھیتاں اُگیں گی۔ اور بلائیں اور محنتیں ہر یک خاص و عام کی یہانتک کہ بادشاہوں کی مصیبتیں تیری توجہ اور دعا سے دور ہونگی۔ اور یدقدرت تیرے ساتھ ہوگا۔ اور جس طرف وہ پھرے اُسی طرف تو پھریگا۔ اور لسان الازل تجھے اپنی طرف بلائیگی۔ یعنے جو کچھ تیری زبان پر جاری ہوجائیگا

اوّل معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اسکی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اسکے خود اُسی میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں۔ بلکہ ان معنے کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنے بالکل باطل ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو۔ اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بینہ کا اسکا مصدق ہو۔

دوسرا معیار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کریم کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول

بقیہ حاشیہ وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اس میں برکت رکھی جائے گی اور تو ان تمام راستبازوں کا قایم مقام کیا جائیگا۔ جنکو تجھ سے پہلے علم دیا گیا۔ اور تکوین تیرے پرد کیجائیگی۔ یعنے تیری دعا اور تیری توجہ عالم میں تصرف کریگی۔ اور پھر اگر تو معدوم کو موجود کرنا یا موجود کو معدوم کرنا چاہیگا تو وہی ہوجائیگا اور امور خارق عادت تجھ سے ظاہر ہونگے۔ اور تجھ کو اسرار اور علوم لدنیہ اور معارف غریبہ عطا ہونگے۔ جنکے لئے تو امین اور مستحق سمجھا جائیگا۔ منہ

کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

تیسرا معیار صحابہ کی تفسیر ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آں حضرت کے نوروں کو حاصل کرنیوالے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی اُنکی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی۔ کیونکہ اُنکا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لیکر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔ کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ یعنے قرآن کریم کے حقائق صرف اُن پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ اُنکو شناخت کرلیتا ہے اور سونگھ لیتا ہے۔ اور اسکا دل بول اُٹھتا ہے۔ کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اسکا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو۔ اور اس تنگ راہ سے گذرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں۔ تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر القرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ من فسر القرآن برایہ فاصاب فقد اخطا یعنے جسنے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی۔ اور اپنے خیال میں اچھی کی۔ تب بھی اُسنے بُری تفسیر کی۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قایم کردیئے ہیں۔ کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجب زیادت بصیرت بیشک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲ معیار ہفتم

سید صاحب نے اپنی کسی کتاب میں وحی کو معیار صداقت نہیں ٹھہرایا اور نہ ٹھہرانا چاہتے ہیں اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ وحی کو خواہ وحی
نبوت ہو یا وحی ولایت نظر عزت سے نہیں دیکھتے بلکہ اُسکو صرف ملکہ فطرت خیال کرتے ہیں سو ہم کو اس رائے کی نسبت بھی اس جگہ کسیقدر بیان
کرنا قرین مصلحت ہے سو واضح ہو کہ سید صاحب کی یہ بڑی غلطی اور سخت فتنہ انداز اور حق سے دور ڈالنے والی رائے ہے کہ وحی اللہ کو صرف ملکہ فطرت
خیال کرتے ہیں - یہ بات ظاہر ہے کہ انسان کی فطرت میں کئی قسم کے ملکات ہوتے ہیں اور تمام ملکات اس قسم کے ہیں کہ ایک کی طرز اور وضع
دوسرے کی طرز اور وضع پر شاہد ہے مثلاً بعض کی فطرت علم حساب اور ہندسہ سے ایک مناسبت رکھتی ہے اور بعض کی علم طب اور بعض کی علم منطق اور
کلام سے لیکن خود بخود یہ استعداد مخفیہ کسی کو محاسب و مہندس یا طبیب و منطقی نہیں بنا سکتی بلکہ ایسا شخص معلم استاد کا محتاج ہوتا ہے اور پھر
دانا استاد جب اس شخص کی طبیعت کو ایک خاص علم سے مناسبت دیکھتا ہے تو اُسی کے پڑھنے کی اسکو رغبت دیتا ہے اسی کے مناسب یہ شعر
ہے کہ ہر کسے را بہر کارے ساختند * میل آن را در دلش انداختند - اس تعلیم پانے کے بعد وہ ملکہ جو تخم کی طرح چھپا ہوا تھا بتدریج نشو پاتا ہے اور طرح
طرح کی باریکیاں اُس علم کی اُسکو سوجھتی ہیں اور جو کچھ اُس فن کے متعلق نئے نئے امور بفضل اللہ اسکے دل میں پیدا ہوتی ہیں اگر انکا نام الہام اور
القا رکھیں تو کچھ بعید نہیں ہوتا کیونکہ یا تو یہ سب وہ تمام عمدہ باتیں جنسے انسان کو نفع پہنچتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے دل میں ڈالی جاتی ہیں جیسا
کہ اللہ جل شانہ بھی درحقیقت اسی کی طرف اشارہ فرماتا ہے فالهمها فجورها وتقوىها یعنے بُری باتیں اور نیک باتیں جو انسانوں
کے دلوں میں پڑتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی الہام ہوتی ہیں اچھا آدمی اپنی اچھی طبیعت کی وجہ سے اس لایق ہوتا ہے کہ اچھی باتیں
اُسکے دل میں پڑیں اور بُرا آدمی اپنی بُری طبیعت کی وجہ سے اس لایق ٹھہرتا ہے کہ بُری خیالات اور بداندیشی کی تجویزیں اُسکے دل
میں پیدا ہوتی رہیں اور درحقیقت نیک انسان اس قسم کے الہامات کے حاصل کرنیکے لئے فطرتاً ایک نیک ملکہ اپنے اندر رکھتا ہے اور بُرا
انسان فطرتاً ایک بُرا ملکہ رکھتا ہے چنانچہ اسی ملکہ فطرتی کی وجہ سے بہت سے لوگ اچھی اور بُری تالیفیں اور پاک اور ناپاک ملفوظات
اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ کیا انبیا کی وحی کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ بھی درحقیقت ایک ملکہ فطرت ہے جو اس قسم کے
القاء سے فیضیاب ہوتا رہتا ہے جسکی تفصیل ابھی بیان ہوئی ہے اگر صرف اتنی ہی بات ہے تو حقیقت معلوم شد کیونکہ انبیا کی وحی کو صرف
ایک ملکہ فطرت قرار دیکر پھر انبیا اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں میں مابہ الامتیاز قایم کرنا نہایت مشکل ہے - شاید سید صاحب اس جگہ
یہ فرماویں کہ ہم وحی متلو کے قایل ہیں یعنے قرآن کریم بالفاظ وحی ہے مگر میں سید صاحب کی اس حکمت عملی کو خوب سمجھتا ہوں وہ اس وحی
متلو کے ہرگز قایل نہیں جسکے ہم لوگ قایل ہیں ظاہر ہے کہ یوں تو کوئی القا الفاظ کے بغیر نہیں ہوتا اور ایسے معانی جو الفاظ سے مجرد ہوں
ذہن میں آ ہی نہیں سکتے لیکن پھر خود قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ایک فرق ہے اور اُسی فرق کی بنا پر
حدیث کے الفاظ کو اُس چشمہ سے نکلا ہوا قرار نہیں دیتے جس چشمہ سے قرآن کے الفاظ نکلے ہیں مگر عام القا اور الہام کا مفہوم مدنظر
رکھکر حدیث کے الفاظ بھی منجانب اللہ ہیں چنانچہ آیت وما ینطق عن الهوى ان هو الا وحی یوحی اس پر شہادت دی
رہی ہے - یہ بات تو ہم دوبارہ یاد دلا دیتے ہیں کہ کوئی قسم کا القا ہو الفاظ ہمیشہ ساتھ ہونگے مثلاً ایک شاعر جو ایک مصرعہ کے لئے
دوسرا مصرعہ تلاش کر رہا ہے تو جب اُسکے ذہن پر منجانب اللہ کوئی القا ہوگا تو الفاظ کے ساتھ ہی ہوگا -

اب جبکہ یہ بات بخوبی طور پر فیصلہ پاگئی کہ حکما اور عرفا اور شعرا کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی القا ہوتا ہے اور وہ بھی الہام مستوی
ہوتا ہے اور اُن میں کا امتیاز ونکو راستی کا اور بدوں کو بدی کا ایک ملکہ عطا کیا جاتا ہے اور مناسب حال اُس ملکہ کے وقتاً فوقتاً انکو الہام ہوتا رہتا ہے مثلاً

جیسے دلیل ایجاد کی انکو بھی القا ہی ہوا تھا اور جو نادر بات کا موجد گزرا ہے وہ بھی ان معنوں کر کے ملہم ہی تھا تو وہی اعتراض جسکا ذکر ہم کر چکے ہیں سید صاحب پر وارد ہوگا اگر سید صاحب یہ جواب دیں کہ درحقیقت نفس القا میں تو انبیا اور حکما بلکہ کل افراد مومن برابر ہیں مگر فرق یہ ہے کہ انبیا کا القا ہمیشہ صحیح ہوتا ہے تو ایسے جواب میں سید صاحب کو اس بات کا قائل ہونا پڑیگا کہ وحی نبوت کفار کے الہام سے کوئی ذاتی امتیاز نہیں رکھتے صرف یہ زائد امر ہے کہ انبیا کی وحی غلطی سے پاک ہوتی ہے اور ارسطو اور افلاطون وغیرہ حکما کی وحی غلطی سے پاک نہیں تھی لیکن یہ دعوی بے دلیل ہے بلکہ صریح تحکم ہے کیونکہ اس صورت میں ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ وہ حصہ کثیر حکما کے مواعظ اور نصایح اور اخلاقی باتوں کا جو غلطیوں سے پاک اور قرآن کے موافق ہے اسکو وہ شبہ کلام الہی سمجھیں اور قرآن مجید کے برابر قرار دیویں اور اسکی وحی متلو ہونے پر ایمان لاویں اور دوسرا حصہ جسمیں غلطی ہو اسکو اسی طرح اجتہادی غلطیوں کی مد میں داخل کر دیں جیسا کہ انبیاء سے بھی کبھی اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے اور پھر اس اصول کے لحاظ سے ایسے حکما بلکہ کفار کو بھی نبی سمجھ لیں۔

اب ظاہر ہے کہ درحقیقت یہ ایسا خیال ہے کہ قریب ہے کہ سید صاحب کا ایمان اس سے ضایع ہو جائے بلکہ شاید کسی موقع پر نیوٹن وغیرہ حکما کی وحی کو قرآن کی وحی سے اعلی سمجھنے لگیں۔ افسوس کہ اگر سید صاحب قرآن کے معنے سمجھنے کے لئے قرآن کو ہی معیار ٹھہراتے تو اس ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچ جاتے۔ قرآن نے کسی جگہ اپنی وحی کی یہ مثال پیش نہیں کی کہ وہ اس چشمہ کی مانند ہے کہ جو زمین سے جوش مارتا ہے بلکہ ہر جگہ یہی مثال پیش کی کہ وہ اس بارش کی مانند ہے کہ جو آسمان سے نازل ہوتی ہے۔

اور اگر سید صاحب لکھنے کے وقت کسی صاحب حال سے پوچھ لیتے کہ وحی الہ کیا شے ہے اور کیونکر نازل ہوتی ہے تو تب بھی اس لغزش سے بچ جاتے اس ٹھوکر سے سید صاحب نے ایک جماعت کثیر مسلمانوں کو تباہ کر دیا اور قریب قریب الحاد و دہریت کے پہنچا دیا اور وحی نبوت کی عزت کو کم کر کے اس فطرتی ملکہ تک محدود کر دیا جس میں کافر اور بے ایمان بھی شریک ہیں۔

اسوقت میں محض للہ اپنی ذاتی شہادت سید صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں شاید خدا تعالی ان پر فضل کرے۔ سواے عزیز سید مجھے اس جل شانہ کی قسم ہے کہ یہ بات واقعی صحیح ہے کہ وحی آسمان سے دل پر ایسی گرتی ہے جیسے کہ آفتاب کی شعاع دیوار پر۔ میں ہر روز دیکھتا ہوں کہ جب مکالمہ الہیہ کا وقت آتا ہے تو اول یکدفعہ مجھ پر ایک ربودگی طاری ہوتی ہے تب میں ایک تبدیل یافتہ چیز کی مانند ہو جاتا ہوں اور میری حس اور میرا ادراک اور ہوش گو بگفتن باقی ہوتا ہے مگر اسوقت میں پاتا ہوں کہ گویا ایک وجود شدید الطاقت نے میرے تمام وجود کو اپنی مٹھی میں لے لیا ہے اور اسوقت احساس کرتا ہوں کہ میری ہستی کی تمام رگیں اسکے ہاتھ میں ہیں اور جو کچھ میرا ہے اب وہ میرا نہیں بلکہ اسکا ہے جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو اس وقت سب سے پہلے خدا تعالی دل کے ان خیالات کو میری نظر کے سامنے پیش کرتا ہے جن پر اپنے کلام کی شعاع ڈالنا اسکو منظور ہوتا ہے تب ایک عجیب کیفیت سے وہ خیالات یکے بعد دیگرے نظر کے سامنے آتے ہیں اور ایسا ہوتا ہے کہ جب ایک خیال مثلاً زید کی نسبت دل میں آیا کہ وہ فلاں مرض سے صحت یاب ہوگا یا نہ ہوگا تو جھٹ اس پر ایک گرہ کلام الہی کا ایک شعاع کی طرح گرتا ہے اور بسا اوقات اسکے گرنے کے ساتھ تمام بدن ہل جاتا ہے پھر وہ مقدمہ طے ہو کر دوسرا خیال سامنے آتا ہے اور وہ خیال نظر کے سامنے کھڑا ہوا اور ادھر ساتھ ہی ایک گرہ الہام کا اس پر گرا جیسا کہ ایک تیرانداز ہر یک شکار کے نکلنے پر تیر مارتا جاتا ہے اور عین اسوقت میں محسوس ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ خیالات کا جاری ملکہ فطرت سے پیدا ہوتا ہے اور کلام جو اس پر گرتا ہے وہ اوپر سے نازل ہوتا ہے اگرچہ شعرا وغیرہ کو بھی سوچنے کے بعد القا ہوتا ہے مگر اس وحی کو اس سے نسبت دینا سخت بے تمیزی ہے کیونکہ وہ القا خوض اور فکر کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اور ہوش و حواس کی قائمی اور نفسانیت کی حد میں ہونے کی حالت میں ظہور کرتا ہے لیکن یہ القا صرف اسوقت ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالی کے تصرف میں آ جاتا ہے اور اپنا ہوش اور اپنا خوض کسی طور سے اسمیں دخل نہیں رکھتا اسوقت زبان ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا یہ اپنی زبان نہیں اور ایک دوسری زبردست طاقت اس سے کلام

لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔

ساتواں معیار۔ وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں۔

اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے۔ اور **بغیر نبوّت اور تجدید احکام کے** وہ سب باتیں اُسکو دیجاتی ہیں جو نبی کو دیجاتی ہیں اور اسپر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کیجاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اُس پر وہ سب امور بطور انعام کرام کے وارد ہو جاتے ہیں جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں سو اسکا بیان محض اٹکلیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے۔ اور سُنکر بولتا ہے اور یہ راہ اس اُمت کے لئے کھلی ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وارث حقیقی کوئی نہ ہے اور ایک شخص جو دنیا کا کیڑا اور دنیا کے جاہ و جلال اور ننگ و ناموس میں مبتلا ہے وہی وارث علم نبوت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ بجز مطہرین کے علم نبوت کسی کو نہیں دیا جائیگا بلکہ یہ تو اس پاک علم سے بازی کرنا ہے کہ ہر ایک شخص باوجود اپنی آلودہ حالت کے وارث النبی ہونے کا دعویٰ کرے اور یہ بھی ایک سخت جہالت ہے کہ ان وارثوں کے وجود سے انکار کیا جاوے اور یہ اعتقاد رکھا جاوے کہ اسرار نبوت کو اب صرف بطور ایک گزشتہ قصہ کے تسلیم کرنا چاہئیے۔

جنکا وجود ہماری نظر کے سامنے نہیں ہے اور نہ ہونا ممکن ہے اور نہ اُنکا کوئی نمونہ موجود ہے۔ بات یوں نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اسلام **زندہ مذہب** نہ کہلا سکتا بلکہ اور مذہبوں کی طرح یہ بھی **مُردہ مذہب** ہوتا اور اس صورت میں

اعتقاد مسئلہ نبوت بھی صرف ایک **قصہ** ہوتا جسکا گذشتہ قرنوں کی طرف حوالہ دیا جاتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت اور نبوت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانہ میں منکرین وحی کو ساکت کر سکے اُسی حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلہ وحی برنگ محدثیت ہمیشہ کے لئے جاری رہے۔ سو اسنے ایسا ہی کیا۔ **محدّث** وہ لوگ ہیں جو شرف مکالمہ الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں اور انکا جوہر نفس انبیاء کے جوہر نفس سے اشد مشابہت رکھتا ہے اور وہ **خواص عجیبہ نبوّت کے لئے بطور آیات باقیہ کے ہوتے ہیں تا یہ دقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصہ کے نہ ہو جائے اور یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دُنیا سے بے وارث ہی گذر گئے اور اب انکی نسبت کچھہ رائے ظاہر کرنا بجز قصہ خوانی کے اور کچھہ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی** میں ضرورت کے وقت انکے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے خدا تعالیٰ نے مجھہ کو اِس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کیجاوے سو یہی ہو رہا ہے قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں۔ لطائف اور دقائق کلام ربانی کھُل رہے ہیں نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں

کا خدا تعالیٰ نئے سرے جلوہ دکھا رہا ہے جکی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جسمیں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرہ حب اللہ اور رسول کریم کی ہے وہ اُٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جکی بنیادی اینٹ اسنے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور یہ کہنا کہ اب وحی ولایت کی راہ مسدود ہے اور نشان ظاہر نہیں ہوسکتے اور دُعائیں قبول نہیں ہوتیں ہلاکت کی راہ ہے۔ نہ سلامتی کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کو رد مت کرو اُٹھو آزماؤ اور پرکھو پھر اگر یہ پاؤ کہ معمولی سمجھ اور معمولی عقل اور معمولی باتوں کا انسان ہے تو قبول نہ کرو۔ لیکن اگر کرشمہ قدرت دیکھو اور اسی ہاتھ کی چمک پاؤ جو موید ان حق اور مکلمان الٰہی میں ظاہر ہوتا رہا ہے تو قبول کرلو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بڑا احسان یہی ہے کہ وہ اسلام کو مُردہ مذہب رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمیشہ یقین اور معرفت اور الزام خصم کے طریقوں کو کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ بھلا تم آپ ہی سوچو کہ اگر کوئی وحی نبوت کا منکر ہو اور یہ کہے کہ ایسا خیال تمہارا سراسر وہم ہے تو اُسکے مونہہ بند کرنیوالی بجز اسکے نمونہ دکھلانے کے اور کونسی دلیل ہوسکتی ہے۔ کیا یہ خوشخبری ہے یا بدخبری۔ کہ آسمانی برکتیں صرف چند سال اسلام میں رہیں۔ اور پھر وہ خشک اور مُردہ مذہب ہوگیا۔ اور کیا ایک سچے مذہب کے لئے یہی علامتیں ہونی چاہئیں !!!۔

غرض صحیح تفسیر کے لئے یہ معیار ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ سید صاحب کی تفسیر ان ساتوں معیاروں سے اپنے اکثر مقامات میں محروم و بے نصیب ہے۔ اور اس وقت اس سے تعرض کرنا ہمارا مقصود نہیں سید صاحب کو قانون قدرت پر

بڑا ہی ناز تھا۔ مگر اپنی تفسیر میں وہ قانون قدرت کا لحاظ بھی چھوڑ گئے۔ مثلاً انکا
یہ اعتقاد کہ وحی نبوت بجز اپنے ہی فطرت کے ملکہ کے اور کچھ چیز نہیں اور اسمیں اور
خدا تعالیٰ میں ملائکہ کا واسطہ نہیں۔ کس قدر خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے مخالف
ہے۔ ہم صریح دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے جسمانی قویٰ کی تکمیل کے لئے آسمانی توسط کے
محتاج ہیں۔ ہمارے اس بدنی سلسلہ کے قیام اور اغراض مطلوبہ تک پہنچانیکے
لئے خدا تعالیٰ نے آفتاب اور ماہتاب و ستاروں اور عناصر کو ہمارے لئے مسخر کیا
ہے۔ اور کئی **وسائط** کے پیرایہ میں ہو کر اس علت العلل کا فیض ہم تک پہنچا ہے
اور بے واسطہ ہرگز نہیں پہنچا۔ مثلاً اگرچہ ہماری آنکھوں کو تو نور خداوند تعالیٰ ہی
ملتا ہے کیونکہ وہی تو علت العلل ہے۔ مگر وہ آفتاب کے واسطے سے ہماری آنکھوں تک
پہنچتا ہے ہم ایک چیز بھی نظام ظاہری میں ایسی نہیں دیکھتے جسکو خدا تعالیٰ بلا واسطہ
آپ ہی اپنا مبارک ہاتھ لمبا کر کے ہمیں دیدے۔ بلکہ ہر ایک چیز وسائط کے ذریعہ سے
ہی ملتی ہے۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ہمارے ظاہری قویٰ کی خلقت تام نہیں ہے
یعنے ایسا نہیں ہے کہ مثلاً مستقل طور پر روشن ہوں اور آپکے مجوزہ ملکہ وحی کی طرح
ایسا ان میں ملکہ موجود ہو جو آفتاب کے واسطہ سے ہمکو مستغنی کر دے۔ پھر اس
نظام کے برخلاف بے اصل باتیں آپکی کیونکر صحیح ٹھہر سکیں۔ ماسوا اسکے ذاتی تجارب
کی شہادت جو سب شہادتوں سے بڑھ کر ہے آپکی اس رائے کی سخت تکذیب کرتی ہے
کیونکہ یہ عاجز قریباً گیارہ برس سے شرف مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہے اور اس بات
کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ وحی درحقیقت آسمان سے ہی نازل ہوتی ہے۔ وحی کی
مثال اگر دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھہ دیجائے۔ تو شاید کسی قدر تاربرقی

سے مشابہ ہے جو اپنے ہر یک تغیر کی آپ خبر دیتی ہے - میں نے دیکھا ہے کہ اس وحی کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوتی ہے - ایک خارجی اور شدید الاثر تصرف کا احساس ہوتا ہے - اور بعض دفعہ یہ تصرف ایسا قوی ہوتا ہے کہ مجھ کو اپنے انوار میں ایسا دبا لیتا ہے - کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اسکی طرف ایسا کھینچا گیا ہوں کہ میری کوئی قوت اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی - اس تصرف میں کھلا اور روشن کلام سنتا ہوں - بعض وقت ملائکہ کو دیکھتا ہوں + - اور سچائی میں جو اثر اور ہیبت ہوتی ہے مشاہدہ کرتا ہوں - اور وہ کلام بسا اوقات غیب کی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے - اور ایسا تصرف اور اخذ خارجی ہوتا ہے - جس سے خدا تعالی کا ثبوت ملتا ہے - اب اس سے انکار کرنا ایک کھلی کھلی صداقت کا خون کرنا ہے -

مناسب ہے کہ سید صاحب موت سے پہلے اس صداقت کو آج مان لیں - اور آسمانی وحی کی توہین نہ کریں -

تعجب ہے کہ وہ نظام ظاہری کو تو دیکھتے ہیں اور پھر نظام باطنی کا اسپر قیاس نہیں کرتے - نہیں سمجھتے کہ وہ خدا جس نے ہمارے نظام جسمانی کو اس طرح بنایا - کہ آسمان سے ظاہری روشنی ہمارے لئے اُترتی ہے اور حقیقی موثر آسمانی وسائط کے ذریعہ سے ہمارے جسمانی قویٰ پر اپنا فیض نازل کرتا ہے - اور بغیر واسطہ علل کے کوئی فیض نازل کرنا اسکی عادت ہی نہیں - تو پھر کیونکر وہ خدا ہمارے روحانی نظام میں اس سلسلہ وسائط سے بالکل ہمکو منقطع کر دیوے - کیا جسمانی طور سے ہم اس سلسلہ سے منقطع ہیں - یا درحقیقت ایک سلسلہ وسائط میں بندھے ہوئے ہیں جو علت العلل سے شروع ہو کر ہم تک پہنچتا ہے - اس بحث پر غور کرنیکے لئے ہماری کتاب

+ نوٹ صرف اتنا ہی نہیں کہ ملایک بعض وقت نظر آتے ہیں بلکہ بسا اوقات ملایک کلام میں اپنا واسطہ ہونا ظاہر کر دیتے ہیں - منہ

توضیح مرام اور آئینۂ کمالات اسلام دیکھنے چاہئے - خاصکر فرشتوں کی ضرورت میں جس قدر مبسوط بحث آئینہ کمالات اسلام میں ہے اسکی نظیر کسی دوسری کتاب میں نہیں پاؤگے - اور سید صاحب کی خداشناسی کا اندازہ معلوم کرنیکے لئے یہ اُنکے اقوال کافی ہیں - کہ وہ مخلوقات کو مقدر حقیقی کے تصرفوں اور حکمتوں سے بے نیاز کر بیٹھے ہیں - نہیں جانتے کہ خدا تعالی کی خدائی اُسکی قدرت کاملہ سے وابستہ ہے - اور قدرت اسی کا نام ہے کہ اُسکے تصرفات اُسکی مخلوقات پر ہر آن غیر محدود ہوں بلاشبہ یہ سچ ہے کہ اگر اس مخلوقات کو اُسنے پیدا کیا ہے تو اپنی غیر محدود ذات کی طرح غیر محدود تصرفات کی گنجایش بھی رکھہ لی ہوگی - تا کسی درجہ پر اُسکی خدائی کا تعطل لازم نہ آوے + اور اگر

+ حاشیہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس بات کے ماننے سے کہ خدا تعالی کی غیر متناہی حکمت استحالات غیر متناہیہ پر قادر ہے - حقائق اشیاء سے امان اُٹھہ جاتا ہے - مثلاً اگر خدا تعالی اس بات پر قادر سمجھا جاے کہ پانی کی صورت نوعیہ کو سلب کر کے ہوا کی صورت نوعیہ اس جگہ رکھدے یا ہوا کی صورت نوعیہ کو سلب کر کے آگ کی صورت نوعیہ اُسکی قایم مقام کردے یا آگ کی صورت نوعیہ کو سلب کر کے اُن مخفی اسباب سے جو اُسکے علم میں ہیں پانی کی صورت نوعیہ میں لے آوے یا مٹی کو کسی زمین کی تہ میں تصرفات لطیفہ سے سونا بناوے یا سونے کو مٹی بناوے تو اس سے امان اُٹھہ جائیگا اور علوم وفنون ضایع ہوجائیں گے -

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ خیال سراسر فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالے اپنی مخفی حکمتوں کے تصرف سے عناصر وغیرہ کو صدہا طور کے استحالات میں ڈالتا رہتا ہے ایک زمین کو ہی دیکھو کہ وہ انواع اقسام کے استحالات سے کیا کچھہ بنتی رہتی ہے اُسی سے سم الفار نکلتا ہے اور اُسی سے فاد زہر اور اُسی سے سونا اور اُسی سے چاندی اور اُسی سے طرح طرح کے جواہرات اور ایسا ہی بخارات کا صعود ہوکر کیا کیا چیزیں میں جو آسمان

نعوذ باللہ آریہ ہندوؤں کا قول صحیح ہے کہ پرمیشور ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنیوالا نہیں تو اس صورت میں بلاشبہ ایسا کمزور پرمیشور کسی حد تک کچھ ضعیف سی حکومت کر کے پھر ٹھہر جائیگا۔ اور ایک رسوائی کے ساتھہ اُسکی پردہ دری ہوگی۔ مگر ہمارا خداوند قادر مطلق ایسا نہیں ہے۔ وہ تمام ذرات عالم اور ارواح اور جمیع مخلوقات کو پیدا کرنیوالا ہے۔ اُسکی قدرت کی نسبت اگر کوئی سوال کیا جائے تو بجز اُن خاص باتوں کے جو اُسکی صفات کاملہ اور **مواعید صادقہ** کے منافی ہوں۔ باقی سب امور پر وہ قادر ہے اور یہ بات کہ گو وہ قادر ہو مگر کرنا نہیں چاہتا یہ عجیب بیہودہ الزام ہے جبکہ اُسکی صفات میں کل یوم ہو فی شان بھی داخل ہے۔ **اور ایسے تصرفات کہ پانی سے برودت دور کرے۔ یا آگ سے خاصیت احراق زائل کر دیوے اُسکی صفات کاملہ اور مواعید صادقہ کی منافی**

بقیہ حاشیہ میں پیدا ہو جاتی ہیں اُنہیں بخارات میں سے برف گرتی ہے اور اُنھیں سے اولے بنتے ہیں اور اُنھیں میں سے برق اور اُنھیں میں سے صاعقہ اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ کبھی جو آسمان سے راکھہ بھی گرتی ہے تو کیا ان حالات سے علم باطل ہو جاتے ہیں یا ایمان اُٹھہ جاتا ہے۔

اور اگر یہ کہو کہ ان چیزوں میں تو خدا تعالی نے پہلے ہی سے اُنکی فطرت میں ان تمام استحالات کا مادہ رکھا ہے تو ہمارا یہ جواب ہوگا کہ ہمنے کب اور کس وقت کہا ہے کہ اشیاء متنازعہ فیہا میں ایسا مادہ مختار کہ نہیں رکھا گیا بلکہ صحیح اور سچا مذہب تو یہی ہے کہ خدا تعالی نے جو اپنی ذات میں واحد ہے تمام اشیا کو شے واحد کی طرح پیدا کیا ہے تا وہ موجد واحد کی وحدانیت پر دلالت کریں سو خدا تعالی نے اسی وحدانیت کے لحاظ سے اور نیز اپنی قدرت غیر محدودہ کے تقاضا سے استحالات کا مادہ ان میں رکھا ہے اور بجز اُن روحوں کے جو اپنی سعادت اور شقاوت میں خالدین فیہا

نہیں ہیں تو پھر کیوں تحکم کی راہ سے کہا جاوے کہ ہمیشہ کے لئے اُسپر لازم ہو گیا ہے کہ اُن چیزوں کی خاصیت میں کبھی تصرف نہ کرے!!! - اس لزوم پر دلیل کیا ہے - اور وجہ کیا - اور خدا تعالیٰ کو اس بیوجہ التزام کی جو اُسکی خدائی کو بھی داغ لگاتا ہے ضرورت کیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں سیّد صاحب بھی اس کمزور خیال کے جو دین کو سمجھ گئے ہیں اس لئے اپنے رکیک قول کے قایم رکھنے کے لئے اُنہوں نے ایک اور رکیک عذر پیش کیا ہے - اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کسی جگہ آگ کے گرم ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے - اور کسی جگہ پانی کے سرد ہونے کی طرف ایما فرمایا ہے - اور کبھی کہا ہے کہ سورج مشرق سے مغرب کی طرف جاتا ہے - تو یہ بیانات جو حالات موجودہ کے اظہار کے لئے ہیں سیّد صاحب کی نظر میں بطور وعدہ کے

بقیہ حاشیہ ابد اُسکے مصداق ٹہرائے گئے ہیں اور وعدہ الٰہی نے ہمیشہ کے لئے ایک غیر متبدل خلقت اُن کے لئے مقرر کردی ہے باقی کوئی چیز مخلوقات میں سے استحالات سے بچی ہوئی معلوم نہیں ہوتی بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو ہر وقت ہر یک جسم میں استحالہ اپنا کام کر رہا ہے یہاں تک کہ علم طبعی کی تحقیقاتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تین برس تک انسان کا جسم بدل جاتا ہے اور پہلا جسم ذرات ہو کر اُڑ جاتا ہے غرض اگر پانی ہے یا آگ ہے تو وہ بھی استحالہ سے خالی نہیں اور دو طور کے استحالے اُن پر حکومت کر رہے ہیں ایک یہ کہ بعض اجزا نکل جاتے ہیں اور بعض اجزا جدیدہ آملتے ہیں دوسری یہ کہ جو اجزا نکل جاتے ہیں وہ اپنی استعداد کے موافق دوسرا جسم لے لیتے ہیں غرض اس فانی دنیا کو استحالات کے چرخ پر چڑھائے رکھنا خدا تعالیٰ کی ایک سنت ہے اور ایک باریک نگاہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں بوجہ وحدت مبدء فیض اپنی اصل ماہیت میں ایک ہی ہیں گو اُن چیزوں کا کامل کیمیاگر انسان نہیں بن سکتا اور کیونکر بنے حکیم مطلق نے اپنے اسرار حکمیہ غیر متناہیہ پر کسی دوسرے کو محیط نہیں کیا - اور اگر یہ کہو کہ اجرام علوی میں استحالات کہاں ہیں تو میں

ہیں جن میں تغیر و تبدیل ممکن نہیں اگر استخراج دلائل کا یہی طریق ہے تو سید صاحب پر بڑی مشکل
پڑیگی اور اُنکو ماننا پڑیگا کہ تمام بیانات قرآن کریم کے مواعید میں داخل ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے
جو حضرت زکریا کو بشارت دیکر فرمایا انا نبشرک بغلام حلیم تو بموجب قاعدہ سید صاحب کے چاہیئے
تھا کہ حضرت یحییٰ ہمیشہ غلام یعنے لڑکے ہی رہتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کو غلام کرکے پکارا ہے
اور یہ وعدہ ہوگیا۔ ایسی ہی اور بیسیوں مثالیں ہیں سب کو بیان کرنا صرف وقت ضایع کرنا ہے۔ اگر سید
صاحب کی نظر میں واقعات موجودہ کے بیان کرنے سے آیندہ کے لئے اور ہمیشہ کے لئے کوئی وعدہ
لازم آجاتا ہے تو اُن سے ڈرنا چاہئے کہ ایسا ہی وہ بات بات میں انسانوں پر الزام لگائینگے۔ اور ایک
موجودہ واقعہ کے بیان کرنیکو وہ ایک دائمی وعدہ سمجھ لیں گے۔ میرے نزدیک بہتر ہے کہ سید صاحب

بقیہ حاشیہ کہتا ہوں کہ بیشک اُن میں بھی استحالات اور تحلیلات کا مادہ ہے گو ہمیں معلوم نہ ہو تبھی تو ایکدن زوال پذیر
ہو جائینگے ماسوا اسکے ہزارہا چیزوں کے استحالات پر نظر ڈالکر ثابت ہوتا ہے کہ کوئی چیز استحالہ سے خالی نہیں
سو تم پہلے زمین کے استحالات سے انکار کرو پھر آسمان کی بات کرنا۔ تو کار زمیں را نکو ساختی کہ با
آسمان نیز پرداختی۔ غرض جب انواع اقسام کے استحالات ہر روز مشاہدہ میں آتے ہیں اور وحدت ذاتی
الٰہی کا یہ تقاضا بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام چیزوں کا منبع اور مبدء ایک ہو اور خدا تعالیٰ کی الوہیت تامہ
تبھی قایم رہ سکتی ہے کہ جب ذرہ ذرہ پر اُسکا تصرف تام ہو تو پھر یہ استبعاد اور یہ اعتراض کہ ان استحالات
سے امان اُٹھ جائیگا اور علوم ضائع ہو جائینگے اگر سخت غلطی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم جو کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ
قادر ہے کہ پانی سے آگ کا کام لیوے یا آگ سے پانی کا کام تو اس سے یہ مطلب نہیں کہ اپنی حکمت
غیر متناہی کو اُسمیں دخل نہ دے یونہی تحکم سے کام لے لیوے کیونکہ خدا تعالیٰ کا کوئی فعل آمیزش حکمت
سے خالی نہیں اور نہ ہونا چاہئے بلکہ ہمارا یہ مطلب ہے کہ جسوقت وہ پانی سے آگ کا کام یا آگ سے پانی کا
کام لینا چاہے تو اسوقت اپنی اُس حکمت کو کام میں لائیگا جو اس عالم کے ذرہ ذرہ پر حکومت رکھتی
ہے گو ہم اس سے مطلع ہوں یا نہ ہوں اور ظاہر ہے کہ جو حکمت کے طور پر کام ہو وہ علوم کو ضایع نہیں
کرتا بلکہ علوم کی اُس سے ترقی ہوتی ہے دیکھو مصنوعی طور پر پانی کی برف بنائی جاتی ہے یا برقی روشنی

اپنے آخری دن کو یاد کرکے چند ماہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں - اور چونکہ میں
مامور ہوں اور مبشر ہوں اس لئے میں وعدہ کرتا ہوں کہ سید صاحب
کے اطمینان کے لئے توجہ کرونگا - اور اُمید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کوئی ایسا نشان
دکھلائے کہ سید صاحب کے مجوزہ قانون قدرت کو ایک دم میں خاک میں ملادیوے
اور اس قسم کے کام اب تک بہت ظہور میں آئے ہیں کہ جو سید صاحب کی نظر میں
قانون قدرت کے مخالف ہیں - مگر اُنکا بیان کرنا بیفائدہ ہے کہ سید صاحب
اُسکو ایک قصہ سمجھیں گے - سید صاحب وحی ولایت کی ایسی پیشگوئیوں سے بھی
تو منکر ہیں جو بذریعہ الہام اولیاء اللہ کو معلوم ہوتے ہیں - اور ان کی نظر میں وہ
ایسی ہی خلاف قانون قدرت ہیں جیسا کہ آگ کا اپنی خاصیت احراق کو چھوڑدینا -

---

بقیہ حاشیہ پیدا کیجاتی ہے تو کیا اس سے امان اُٹھ جاتا ہے یا علم ضایع ہو جاتے ہیں -

اس جگہ ایک اور بستر یاد رکھنے کے لایق ہے اور وہ یہ ہے کہ اولیا سے جو خوارق کبھی اس قسم کے
ظہور میں آتے ہیں کہ پانی انکو ڈبو نہیں سکتا اور آگ انکو نقصان نہیں پہنچا سکتی اُسمیں بھی در اصل
یہی بھید ہے کہ حکیم مطلق جسکی بے انتہا اسرار پر انسان حاوی نہیں ہوسکتا اپنے دوستوں اور
مقربوں کی توجہ کے وقت کبھی یہ کرشمہ قدرت دکھلاتا ہے کہ وہ توجہ عالم میں تصرف کرتی ہے اور جن ایسے
مخفی اسباب کے جمع ہونے سے مثلاً آگ کی حرارت اپنے اثر سے رُک سکتی ہے خواہ وہ اسباب اجرام علوی
کی تاثیریں ہوں یا خود مثلاً آگ کی کوئی مخفی خاصیت یا اپنے بدن کی ہی کوئی مخفی خاصیت یا ان
تمام خاصیتوں کا مجموعہ ہو وہ سب اُس توجہ اور اُس دُعا سے حرکت میں آتی ہیں تب ایک خارق
عادت ظاہر ہوتا ہے مگر اس سے حقائق اشیاء کا اعتبار نہیں اُٹھتا اور نہ علوم ضایع ہوتے ہیں بلکہ
یہ تو علوم الٰہیہ میں سے خود ایک علم ہے اور یہ اپنے مقام پر ہے اور مثلاً آگ کا محرق بالخاصیت
ہونا اپنے مقام پر بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ یہ روحانی مواد میں جو آگ پر غالب آکر اپنا اثر دکھاتے ہیں اور اپنے
وقت اور محل سے خاص ہیں اس دقیقہ کو دُنیا کی عقل نہیں سمجھ سکتی کہ انسان کامل خدا تعالیٰ کے

ایسا ہی دعا کی ذاتی تاثیرات بھی جن کے ذریعہ سے وہ مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔
جسکے لئے دعا کی گئی۔ سید صاحب کی نظر میں خلاف قانون قدرت ہیں۔ سو اگر
سید صاحب میرے پاس آ نہیں سکتے تو ان دونوں باتوں میں ہی وعدہ قبول
حق کر کے مجھ کو اجازت دیں کہ اُنکی نسبت جناب الٰہی میں توجہ کر کے جو کچھ ظاہر ہو
وہ شایع کروں اس سے عام لوگوں کو فائدہ ہو جائیگا۔ اگر سید صاحب کی رائے درحقیقت
درست ہے تو میں اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہونگا۔ ورنہ عقلمند لوگ سید
صاحب کے خراب عقیدوں سے نجات پاکر پھر اپنے عظیم الشان خدا تعالیٰ کو پہچان
لیں گے۔ اور محبت سے اُسکی طرف رجوع کریں گے۔ اور دعا کے وقت اُس کی

بقیہ حاشیہ۔ روح کا جلوہ گاہ ہوتا ہے اور جب کبھی کامل انسان پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے کہ وہ اُس جلوہ کا
عین وقت ہوتا ہے تو اُسوقت ہر یک چیز اُس سے ایسی ڈرتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ سے۔ اُسوقت
اُسکو درندہ کے آگے ڈالدو آگ میں ڈالدو وہ اُس سے کچھ بھی نقصان نہیں اُٹھائیگا کیونکہ اس
وقت خدا تعالیٰ کی روح اُس پر ہوتی ہے اور ہر یک چیز کا عہد ہے کہ اُس سے ڈرے۔ یہ معرفت کا ایک
آخری بھید ہے جو بغیر صحبت کاملین سمجھ میں نہیں آسکتا چونکہ یہ نہایت دقیق اور پھر نہایت درجہ قلیل الوقوع
ہے اسلئے ہر ایک فہم اس فلاسفی سے آگاہ نہیں مگر یاد رکھو کہ ہر یک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے
ہر یک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اور ہر یک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اُسکی
حکمت ایک بے انتہا حکمت ہے جو ہر یک ذرہ کی جڑھ تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر یک چیز میں اُتنی ہی
خاصیتیں ہیں جتنی اُسکی قدرتیں ہیں جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا وہ اُس گروہ میں
داخل ہے جو ما قدروا اللہ حق قدرہ کے مصداق ہیں۔ اور چونکہ انسان کامل مظہر اتم
تمام عالم کا ہوتا ہے اسلئے تمام عالم اُسکی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے وہ روحانی عالم کا ایک
عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اُسکی تاریں ہوتی ہیں اور خوارق کا یہی سر ہے۔
ہر کار و بار ہستی اثری ست عارفاں را ۔ از جہاں چہ دید آنکس کہ ندید ایں جہاں را ۔ منہ

رحمتوں سے نا امید نہیں ہونگے۔ اور ہاتھ اُٹھانیکے وقت لذت اُٹھائینگے۔ اور خداتعالیٰ کے وجود کا فایدہ بھی تو یہی ہے۔ کہ ہماری دُعائیں سُنے۔ اور آپ اپنے وجود سے ہمیں خبر دے۔ نہ کہ ہم ہزار ہزار تکلیف سے ایک بت کی طرح ایک فرضی خدا دل میں قائم کریں۔ جسکی ہم آواز نہیں سُن سکتے۔ اور اُسکی نمایاں قُدرت کا کوئی جلوہ نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً سمجھو کہ وہ قادر خدا موجود ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ وما غلّت ایدیہم بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء ویفعل ما یرید۔ وھو علی کل شیءٍ قدیر۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

روئے دلبر از طلبگاراں نمی دارد حجاب — می درخشد در خور و می تابد اندر ماہتاب

لیکن آں روئے حسیں از غافلاں ماند نہاں — عاشقی باید کہ بردارند از بہرش نقاب

دامنِ پاکش ز نخوتہا نمی آید بدست — ہیچ راہے نیست غیر از عجز و درد و اضطراب

بس خطرناک است راہِ کوچۂ یارِ قدیم — جاں سلامت بایدت از خود رویہا سر متاب

تا کلامش فہم و عقلِ ناسزایاں کم رسد — ہر کہ از خود گم شود او یابد آں راہِ صواب

مشکلِ قرآں نہ از ابنائے دنیا حل شود — ذوقِ آں مے داند آں مستے کہ نوشد آں شراب

اے کہ آگاہی ندادندت ز انوارِ دروں — در حقِ ما ہر چہ گوئی نیستی جائے عتاب

از سرِ وعظ و نصیحت ایں سخنہا گفتہ ایم — تا مگر زیں مرہمے بہ گردد آں زخمِ خراب

از دعا کن چارۂ آزارِ انکارِ دعا — چوں علاجِ مے ز مے وقتِ خمار و التہاب

اے کہ گوئی گر دعاہا را اثر بودے کجاست — سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب

ہاں مکن انکار زیں اسرارِ قدرتہائے حق — قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

دیکھو صفحہ ۳۳-۳۴ سراج منیر

(اسکو غور سے پڑھو کہ اس مین آپ لوگونکے لئے خوشخبری ہے)

بخدمت امراء و رئیسان و منعمان ذی مقدرت و والیان ارباب حکومت و منزلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اے بزرگان اسلام خدا تعالی آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگونکو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بنادے میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالی نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے **مامور** کرکے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کیلئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پُرآشوب زمانہ میں **قرآن** کی خوبیاں اور حضرت **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں سو یہ کام برابر دس برس سے ہو رہا ہے لیکن چونکہ وہ تمام ضرورتیں جو ہمکو اشاعت اسلام کے لئے درپیش ہیں بہت سی مالی امدادات کے محتاج ہیں اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا کہ بطور تبلیغ آپ صاحبونکو اطلاع دوں سو سنو اے عالیجاہ بزرگو ہماری لئے اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں یہ مشکلات درپیش ہیں کہ ایسی تالیفات کے لئے جو لاکھوں آدمیوں میں پھیلانی چاہئے بہت سے سرمایہ کی حاجت ہے اور اب صورت یہ ہے کہ اول تو

ان بڑے بڑے مقاصد کے لئے کچھ بھی سرمایہ کا بندوبست نہیں اور اگر بعض پُرجوش مردان دینؔ کی ہمت اور اعانت سے کوئی کتاب تالیف ہو کر شایع ہو تو بباعث کم توجہی اور غفلت زمانہ کے وہ کتاب بجز چند نسخوں کے زیادہ فروخت نہیں ہوتے اور کثر نسخے اسکے یا تو سال ہا سال صندوقوں میں بند رہتے ہیں یا للہ مفت تقسیم کئے جاتے ہیں اور اس طرح اشاعت ضروریات دین میں بہت سا حرج ہو رہا ہے اور گو خداتعالی اس جماعت کو دن بدن زیادہ کرتا جاتا ہے مگر ابھی تک ایسے دولتمند دنمیں سے ہمارے ساتھ کوئی بھی نہیں کہ کوئی حصہ معتد بہ اس خدمت اسلام کا اپنے ذمہ لے لے اور چونکہ یہ عاجز خداتعالی سے مامور ہو کر تجدید دین کے لئے آیا ہے اور مجھے اللہ جل شانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امرا اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کریگا اور مجھے اسنے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھیں گے۔ سو اسی بنا پر آج مجھے خیال آیا کہ میں ارباب دولت اور مقدرت کو اپنے کام کی نصرت کے لئے تحریک کروں۔

اور چونکہ یہ دینی مدد کا کام ایک عظیم الشان کام ہے اور انسان اپنے شکوک اور شبہات اور وساوس سے خالی نہیں ہوتا اور بغیر شناخت وہ صدق بھی پیدا نہیں ہوتا جس سے ایسی بڑی مددوں کا حوصلہ ہو سکے اسلئے میں تمام امرا کی خدمت میں بطور عام اعلان کے لکھتا ہوں کہ اگر انکو بغیر آزمائش ایسی مدد میں تامل ہو تو وہ اپنے بعض مقاصد اور مہمات اور مشکلات کو اس غرض سے میری طرف لکھ بھیجیں کہ تا میں اُن مقاصد کے پورے ہونے کے لئے دعا کروں۔ مگر اس بات کو تصریح سے لکھ بھیجیں کہ وہ مطلب کے پورا ہونے کے وقت کہاں تک ہمیں اسلام کی راہ میں مالی مدد دینگے اور کیا انھوں نے اپنے دلوں

٭ پرجوش مردان دین سے مراد اس جگہ اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ہیں جنہوں نے گویا اپنا تمام مال اسی راہ میں لٹا دیا اور بعد انکے میرے دلی دوست حکیم فضل الدین صاحب اور نواب محمد علی خان صاحب کرئیس مالیر کوٹلہ درجہ بدرجہ تمام وہ مخلص دوست

میں پختہ اور حتمی وعدہ کر لیا ہے کہ ضرور وہ اسقدر مدد دینگے اگر ایسا خط کسی صاحب کی
طرف سے مجھ کو پہنچا تو میں اُسکے لئے دُعا کرونگا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ بشرطیکہ تقدیر
مبرم نہ ہو ضرور خدا تعالیٰ میری دعا سنیگا اور مجھ کو الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگا۔ اس بات
سے نومید مت ہو کہ ہمارے مقاصد بہت پیچیدہ ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے
بشرطیکہ ارادہ ازلی اُسکے مخالف نہو۔ اور اگر ایسے صاحبوں کی بہت سی درخواستیں آئیں
تو صرف اُنکو اطلاع دیجائیگی جنکے کشود کار کی نسبت ازجانب حضرت عزوجل خوشخبری
ملیگی۔ اور یہ امور منکرین کے لئے نشان بھی ہونگے اور شاید یہ نشان اسقدر ہو جائیں
کہ دریا کی طرح بہنے لگیں۔ بالآخر میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ
اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اسکی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں
اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے
ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اُس
ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں
کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جسکی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد
کھلے کھلے دعوی کے ساتھ آتا سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت
کرو گے ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اُسوقت کے علماء کی ناسمجھی اسکی سدِ راہ
ہوئی آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل
نہیں لا سکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دیجاتی ہیں۔ اے
لوگو اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعداء دین کا چاروں طرف سے محاصرہ
ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہو گیا ہے ایسے وقت میں ہمدردی

* چاہئے کہ خط نہایت احتیاط سے بذریعہ رجسٹری سربمہر آوے اور اُس راز کو قبل از وقت فاش نہ کیا جاوے اور اس
جگہ بھی پوری امانت کے ساتھ وہ راز مخفی رکھا جائیگا اور اگر بجائے خط کوئی معتبر کسی میرے پاس آوے تو یہ امر بہت زیادہ موثر ہوگا۔ منہ

ہے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردان خدا میں جگہ پاؤ والسلام علی من اتبع الھدےٰ

بیکسی شد دین احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست — ہر کسی در کار خود با دین احمد کار نیست

ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاران تن بلاؤ — حیف بر چشمے کہ اکنون نیز ہم ہشیار نیست

این خداوندانِ نعمت این چنین غفلت چرا ست — بیخود از خواب ہمہ یا خود بختِ دین بیدار نیست

اے مسلمانان خدارا یک نظر بر حالِ دین — آنچہ می بینم بلاہا حاجتِ اظہار نیست

آتش افتاد است در رختش بخیزید ای یلان — دیدنش از دور کارِ مردمِ دیندار نیست

ہر زمان از بہرِ دین در خونِ دلِ من می تپد — محرمِ این دردِ ما جز عالم الاسرار نیست

آنچہ بر ما می رود از غم کہ داند جز خدا — زہر می نوشیم لیکن زہرۂ گفتار نیست

ہر کسی غمخوارئ اہل و اقارب می کند — ای دریغ این بیکسی را ہیچ کس غمخوار نیست

خونِ دین بینم روان چون کشتگانِ کربلا — اے عجب این مردمان را مہر آن دلدار نیست

حیرتم آید چو بینم بذلِ شان در کارِ نفس — کاین ہمہ جود و سخاوت در رہِ دادار نیست

اے کہ داری مقدرت ہم عزم تائیداتِ دین — لطف کن ما را نظر با اندک و بسیار نیست

بین کہ چون در خاک می غلطد ز جورِ ناکسان — آنکہ مثلش زیرِ گنبدِ دوار نیست

اندرین وقتِ مصیبت چارۂ ما بیکسان — جز دعاے بامداد و گریۂ اسحار نیست

اے خدا ہرگز مکن شاد آن دلِ تاریک را — آنکہ او را فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

اے برادر پنج روز ایامِ عشرت با بود
دائما عیش و بہارِ گلشن و گلزار نیست

راقم

مرزا غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب

مطبوعہ ریاض ہند قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی محمد و آل محمد افضل الرسل و خاتم النبیین

اشتہار

کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں منجانب اللہ اور سچا مذہب جس کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ کو ہر یک عیب اور نقص سے بری سمجھ کر اس کی تمام پاک اور کامل صفتوں پر دلی یقین سے ایمان لاتا ہے فقط **اسلام** ہے جس میں سچائی کی برکتیں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں اور صداقت کی روشنی دن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے اور دوسرے تمام مذہب ایسے ہی بدیہی البطلان ہیں کہ نہ عقلی تحقیقات سے ان کے اصول صحیح اور درست ثابت ہوتے ہیں اور نہ ان پر چلنے سے ایک ذرہ روحانی برکت و قبولیت الٰہی مل سکتی ہے بلکہ ان کی پابندی سے انسان نہایت درجہ کا کور باطن اور سیہ دل ہو جاتا ہے جس کی شقاوت پر اسی جہان میں نشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں

اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے (۱) **اول** تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت میں رجسٹری بھی کرا لے (۲) **دوم** ان آسمانی نشانوں سے کہ جو سچے دین کی کامل سچائی ثابت ہونے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ اس امر دوم میں مؤلف نے اس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تین قسم کے نشان ثابت کر کے دکھلائے ہیں۔ اول وہ نشان کہ **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے جن کو مؤلف یعنی اس خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلیٰ درجہ کے ثبوت سے مخصوص و ممتاز کر کے درج کتاب کیا ہے۔ دوم وہ نشان کہ جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات میں دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائے جاتے ہیں جن کو بیان شافی اور کافی سے ہر یک عام و خاص پر کھول دیا ہے اور کسی نوع کا عذر کسی کے لئے باقی نہیں رکھا۔ سوم وہ نشان جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتے ہیں جن کے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھلایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دعائیں قبول شدہ کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوئی ہیں اور جن کی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریہ وغیرہ) بشہادت رویت گواہ ہیں کتاب موصوف میں درج کئے ہیں اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ **مجدد** وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات **مسیح** بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بہتوں اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بعد و حرمان ہے۔ یہ سب ثبوت کتاب **براہین احمدیہ** کے پڑھنے سے کہ جو منجملہ تین سو جزو کے قریب ۳۷ جزو کے چھپ چکی ہے ظاہر ہوتے ہیں اور طالب حق کے لئے خود مصنف پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کو ہر وقت مستعد اور حاضر ہے وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ولا فخر والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ اور اگر اس **اشتہار** کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو اس کو جواب دینا پڑے گا۔ بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے کہ اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل **محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے کامل و مقدس کلام **قرآن شریف** پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں بالخصوص قوم **انگریز** جنہوں نے ابھی تک اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جس کی شائستہ اور مہذب اور بارحم **گورنمنٹ** نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا ان کے گورے و سپید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں۔ فنسئل اللہ تعالیٰ خیرہم فی الدنیا والآخرۃ اللہم اہدہم وایدہم بروح منک واجعل لہم حظا کثیرا فی دینک واجذبہم بحولک وقوتک لیؤمنوا بکتابک و رسولک و یدخلوا فی دین اللہ افواجا آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین

المشتہر خاکسار مرزا **غلام احمد** از قادیان ضلع گورداسپورہ ملک پنجاب

(بیس ہزار اشتہار چھاپے گئے)

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب

Translation of the Vernacular Notice on reverse.

Being inspired and commanded by God, I have undertaken the compilation of a Book named "Bura ... hia," with the object of reforming and reviewing the religion, and have offered a reward of Rs. 10,000 to ... who would prove the arguments brought forward therein to be false. My object in this Book is to show that ... true and the only revealed religion by means of which one might know God to be free from blemish, and ... ing conviction as to the perfection of His attributes is the religion of Islam, in which the blessings of truth ... like the sun, and the impress of veracity is as vividly bright as the day-light. All other religions are so pal... manifestly false that neither their principles can stand the test of reasoning nor their followers experienc... spiritual edification. On the contrary those religions so obscure the mind and divest it of discernment ... of future misery among the followers become apparent even in this world.

That the Muhammadan religion is the only true religion, has been shown in this boo... ways: (1st), By means of 300 very strong and sound arguments based on mental reaso... ir cogency and sublimity being inferred from the fact that a reward of Rs. 10,000 has ... red by me to any one refuting them, and from my further readiness to have this offer regist... the satisfaction of any one who might ask for it): (2), From those Divine signs which ... ntial for the complete and satisfactory proof of a true religion. With a view to estab... Muhammadan religion is the only true religion in the world, I have adduced under this ... 3 kinds of evidences; (1), The miracles performed by the Prophet during his lifet... er by deeds or words which were witnessed by people of other persuasions and are inse... his book in a chronological order (based on the best kind of evidences): (2), The marks w... inseparably adherent in the Alquran itself, and are perpetual and everlasting, the natu... ch has been fully expounded for facility of comprehension; (3), The signs which by wa... eritances devolve on any believer in the Book of God and the follower of the true Prop... an illustration of this, I, the humble creature of God, by His help have clearly evinced ... to be possessed of such virtues by the achieving of many unusual and supernatural d... foretelling future events and secrets, and by obtaining from God the objects of my pra... all of which many persons of different persuasions like the Aryas, &c., have been eye-... ses (A full description of these will be found in the said book).

I am also inspired that I am the Reformer of my time, and that as regards spiri... ellence, my virtures bear a very close similarity and strict analogy to those of Jesus Christ, ... he same way as the distinguished chief of prophets were assigned a higher rank than th... er prophets, I also by virtue of being a follower of the August Person (the benefacto... kind, the best of the messengers of God) am favored with a higher rank ... t assigned to many of the Saints and Holy Personages preceding me. To follow ... steps will be a blessing and the means of salvation, whereas any antogonism to me ... lt in estrangement and disappointment. All these evidences will be found by perusal of ... k which will consist of nearly 4800 pages of which about 592 pages have been published. ... always ready to satisfy and convince any seeker of truth. "*All this is a Grace of* ... *gives it to whomsoever He likes, and there is no bragging in this.*" "Peace be to all ... owers of righteousness!"

If after the publication of this notice any one does not take the trouble of becoming ... est enquirer after the truth and does not come forward with an unbiassed mind to seek, ... n my challenging (discussion) with him ends here, and he shall be answerable to God.

Now I conclude this notice with the following prayer: *Oh Gracious God gi... pliable hearts of all the nations, so that they may have faith on thy chosen Prop... hammad) and on thy holy Alquran, and that they may follow the commandments conta... in, so that they may thus be benefited by the peace and the true happiness which ... ally enjoyed by the true Muslims in both the worlds, and may obtain absolution and eter... which is not only procurable in the next world, but is also enjoyed by the truthful and ho... le even in this world. Especially the English nation who have not as yet availed themse... he sunshine of truth, and whose civilized, prudent and merciful empire has, by obliging u... erous acts of kindness and friendly treatments, exceedingly encouraged us to try our utm... their welfare, so that their fair faces may shine with heavenly effulgence in the next wo... beseech God for their well being in this world and the next. Oh God guide them and h... with thy grace, and instil in their minds the love for thy religion, and attract them ... power, so that they may have faith on thy Book and Prophet, and embrace thy religion ... ps. Amen! Amen!*

"Praise be to God the supporter of creation!"

(Sd.) MIRZA GULAM AHMAD,

Chief of Kadian, District Gurdaspur, Panjab, In...

اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھہ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور یہ سلب خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیاں جو پیش از وقت دلوں میں پیدا ہوتی ہیں ایسی معدوم ہوجاتی ہیں کہ منصف مزاج اہل الرائے ایک انفعال کے ساتھہ اپنی رایوں سے رجوع کرتے ہیں۔ ماسوا اسکے یہ عاجز بھی تو قانون قدرت کے تحت میں ہے اگر میری طرف سے بُنیاد اس پیشگوئی کی صرف اسی قدر ہے کہ میں نے صرف یا وہ گوئی کے طور پر چند احتمالی بیماریوں کو ذہن میں رکھہ کر اور اٹکل سے کام لیکر یہ پیشگوئی شایع کی ہے تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے کہ انھیں اٹکلوں کی بنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی کردے بلکہ میں راضی ہوں کہ بجائے چھہ برس کے جو میں نے اسکے حق میں میعاد مقرر کی ہے وہ میرے لئے دس برس لکھہ دے لیکھرام کی عمر اس وقت شائد زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے اور اس عاجز کی عمر اسوقت پچاس برس سے کچھہ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے پھر باوجود اسکے مقابلہ میں خود معلوم ہوجائیگا کہ کونسی بات انسان کی طرف سے ہے اور کونسی بات خداتعالیٰ کی طرف سے۔ اور معترض کا یہ کہنا کہ ایسی پیشگوئیوں کا اب زمانہ نہیں ہے ایک معمولی فقرہ ہے جو اکثر لوگ مونہہ سے بولدیا کرتے ہیں میری دانست میں تو مضبوط اور کامل صداقتوں کے قبول کرنیکے لئے یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ شائد اسکی نظیر پہلے زمانوں میں کوئی بھی مل نہ سکے۔ ہاں اس زمانہ سے کوئی فریب اور مکر مخفی نہیں رہ سکتا مگر یہ نور راستبازوں کے لئے اور بھی خوشی کا مقام ہے کیونکہ جو شخص فریب اور سچ میں فرق کرنا جانتا ہے وہی سچائی کی دل سے عزت کرتا ہے اور بخوشی اور دوڑ کر سچائی کو قبول کر لیتا ہے اور سچائی میں کچھہ ایسی کشش ہوتی ہے کہ وہ آپ قبول کرا لیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ زمانہ صدہا

ایسی نئی باتوں کو قبول کرتا جاتا ہی جو لوگوں کے باپ دادوں نے قبول نہیں کی تھیں اگر نئی صداقتوں کا پیاسا نہیں تو پھر کیوں ایک عظیم الشان انقلاب اُسمیں شروع ہے زمانہ بیشک حقیقی صداقتوں کا دوست ہے نہ دشمن اور یہ کہنا کہ زمانہ عقلمند ہے اور سیدھے سادے لوگونکا وقت گذر گیا ہے یہ دوسرے لفظوں میں زمانہ کی مذمت ہے گویا یہ زمانہ ایک ایسا بدزمانہ ہے کہ سچائی کو واقعی طور پر سچائی پاکر پھر اُسکو قبول نہیں کرتا لیکن میں ہرگز قبول نہیں کرونگا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ زیادہ تر میری طرف رجوع کرنیوالے اور مجھسے فائدہ اُٹھانیوالے وہی لوگ ہیں جو نو تعلیم یافتہ ہیں جو بعض اُن میں سے بی اے اور ایم اے تک پہنچے ہوئے ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ یہ نو تعلیم یافتہ لوگونکا گروہ صداقتوں کو بڑی شوق سے قبول کرتا جاتا ہے اور صرف اسیقدر نہیں بلکہ ایک نو مسلم اور تعلیم یافتہ یورپشین انگریزوں کا گروہ جنکی سکونت مدراس کے احاطہ میں ہے ہماری جماعت میں شامل اور تمام صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اب میں خیال کرتا ہوں کہ مینے وہ تمام باتیں لکھدی ہیں جو ایک خداترس آدمی کے سمجھنے کیلئے کافی ہیں آریوں کا اختیار ہے کہ میرے اس مضمون پر بھی اپنی طرف سے جسطرح چاہیں حاشیے چڑہا دیں مجھے اِس بات پر کچھ بھی نظر نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اسوقت اس پیشگوئی کی تعریف کرنا یا مذمت کرنا دونوں برابر ہیں اگر یہ خداتعالی کی طرف سے ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ اُسی کی طرف سے ہے تو ضرور ہیبت ناک نشان کے ساتھ اسکا وقوعہ ہوگا اور دلوں کو ہلا دیگا اور اگر اُسکی طرف سے نہیں تو پھر میری ذلت ظاہر ہوگی اور اگر میں اسوقت رکیک تاویلیں کرونگا تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہوگا وہ ہستی قدیم اور وہ پاک و قدوس جو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے وہ کاذب کو کبھی عزت نہیں دیتا یہ بالکل غلط بات ہے کہ لیکھرام سے مجھکو کوئی ذاتی عداوت ہے مجھکو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے **کامل** اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا ..

...گروہ دوسرا شخص اُنہیں چند آدمیوں سے تہا جن کی نسبت میں اشتہار دیچکا ہوں اور یہ یکشنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا فالحمد للہ علی ذلک۔

پہلے جمع کرالیں اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کیلئے تیار ہوں تو انعامی روپیہ جمع کرا کر

الحمد لله الذي اجزل لنا طوله وانجز وعده واتم
قوله وارى بعض الآيات وافحم المنكرين والمنكرات فاردت
ان اظهر سنا هلم ام مسالك هداه ولم اخل تمتابني نصر الله الكريم دعون
الله الرحيم الى ان ظهرت آية الخسوف والكسوف من الله الرحمن الرؤف فالقى في روعي ان اولف رسالة
في هذا الباب هداية للطلاب فالفتها لله الاحب الاحق وجعلتها حصة من حصتي **نور الحق** وسمها
انعام خمسة آلاف للذين يلغون كغداف والذين يكذبون القرآن ويتبعون الشيطان ويتكلمون
في **بلاغة القرآن** ولا يحسبونه من الله الرحمن واردت بتاليف هذه الرسالة **وحصة الاولى**
ان اظهر جهالة النوكى وضلالة تلك الحمقى واكشف خديعتهم على اولي النهى وارى الحق لمن يرى
وبعد ما ازمعت تاليف هذا الكتاب الهمت من رب الارباب ان الكافرين والمكفرين لا يقدرون على ان يؤلفوا
كتابا مثل هذا في نثرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامي فليات بمثل كلامي
فان المهدي يهدى الى نور لا يهدى اليها غيره ولا يدركه معانده ولو كان على الهوى اسيره وهذا الكتاب الذي هو [illegible]

سمي الحصة الثانية من

نور الحق

هذه رسالة كالعضب الجراز لافحام كل من نهض للبراز واول مخاطبينا بالاطلاع في الانعام المتنصرون الذين
هم كالانعام **وعمادهم** الذي يرى عنقه كالنعام واخوانه الذين يقولون انا نحن المولويون الماهرون في العربية
والعلوم الادبية ثم البطالوي الشيخ **محمد حسين** مضل العوام بكلمات كالسراب او كالجهام ثم بعدهم كل
كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني ارضعت ثدي الادب حوت معرفتي من علوم النخب مع خلافه في الملة
والمشرب فالآن ننتظرهم هل يقومون في الميدان كقيامهم على منبر الافتراء
والعدوان او يولون الدبر ويشددون على انفسهم انهم كانوا من الخائبين

طبع في المطبع مفيد عام في بلدة لاهور في سنة ١٣١١ من الهجرة

تعداد جلد ٣٠٠٠ — قیمت فی جلد ٦/

اعلان

عندنا کتب قد الفنٰها فمن اراد ان یشتریها فلیطلب منا و هی هذه

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	براھین احمدیہ حصہ چہارم	للعہ ۸/
۲	سرمہ چشم آریہ	عا/
۳	آئینہ کمالات اسلام	عا/
۴	التبلیغ (عربی)	۸/
۵	برکات الدعا	۲/
۶	شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان	۶/
۷	حمامۃ البشری الی اهل مکۃ و صلحاء ام القری (عربی)	عمہ/
۸	کرامات الصادقین تفسیر سورۃ الفاتحۃ (عربی)	ملعہ/
۹	فتح اسلام	۴/
۱۰	توضیح المرام	۴/
۱۱	ازالہ اوھام	ے
۱۲	تحفہ بغداد (عربی)	۲/
۱۳	تصدیق البراھین الاحمدیہ تصنیف مولانا المولوی الحکیم نور الدین	للعہ ۸/
۱۴	فصل الخطاب لمقدمۃ اهل الکتاب تصنیف مولانا الموصوف	عا/
۱۵	شحنہ حق (۸/) جنگ مقدس (۷/) تحذیر المومنین (۸/)	

راقم میرزا احمد من قادیان

الحصۃ الثانیۃ من نور الحق

نور الحق کا دوسرا حصّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیۃ الخسوف والکسوف من آیات اللہ الرحیم الرؤف

خسوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے ہے

الحمد للہ المحسن المنّان جالی الاحزان والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
اُس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنیوالا اور غموں کو دور کرنیوالا ہے اور اسکے رسول پر درود اور سلام جو
امام الانس والجان طیب الجنان القائد الی الجنان والسلام علی
انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کیطرف کھینچنے والا ہے اور اسکے ان اصحاب
اصحابہ الذین سعوا الی عیون الایمان کالظمان ونوّروا فی وقت تروق
پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسہ کے طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں
اللیالی بنیری اکمال العمل وتکمیل العرفان۔ وآلہ الذین ھم لشجرۃ
علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے اور اسکی آل پر درود جو نبوت
النبوۃ کالاغصان ولشامۃ النبی کالریحان۔ امّا بعد فاعلموا
کے درخت کی شاخیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کیلئے ریحان کیطرح ہیں۔ اسکے بعد اے بھائیو
یٰمعشر الاخوان وصفوۃ الخلان انّ ایّام اللہ قد قربت وکلمت اللہ تجلّت
اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہوگیا اور

وبدت وظهرت الايتان المتظاهرتان وانخسف النيّران فی رمضان

روشن ہوگیا اور دو ایسے نشان ظاہر ہو گئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف

وجاء الماء لاطفاء النيران فطوبى لكم يا معشر المسلمين وبشرى لكم

رمضان میں واقع ہوگیا اور آگ کے بجھانے کے لئے پانی آگیا سو اے مسلمانو تمہیں مبارک ہو اور اے مومنوں کے

يا طوائف المؤمنين۔

گروہو تمہیں بشارت ہو۔

القصيدة فی الخسوف والكسوف واقتضبتها لقتل السرحان

خسوف کسوف کے بارے میں ایک قصیدہ جس کو میں نے بھیڑیے کے قتل کرنے اور برہ کے بچانے کیلئے

وتنجية الخروف

بے تامل کہہ دیا ہے۔

غسنا النيّران هداية للكودن ۔ يقولان لا تترك هدًى وتديّن

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کیلئے تاریک ہو گئے ۔ اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑ اور دینداری اختیار کر

وانّهما كالشاهدين تظاهرا ۔ هما العدل قد قاما فهل من مؤمن

اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں ۔ وہی گواہ صادق ہیں جو شہادت دینے کیلئے کھڑے ہو گئے پس کیا کوئی [illegible]

وقد فرّ قومی نخوة وتعصّبا ۔ واين المفرّ من الدليل المبيّن

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی ۔ مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے

وتركوا حديث المصطفى خير الورى ۔ فسادًا وكبرًا مع دعاوی التسنّن

اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا ۔ اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا باوجود اسکے کہ اہل سنت ہونے [illegible]

وما بقی للنوكى مفرّ بعده ۔ وانّی اراهم كالاسير المقرّن

اور اسکے بعد نادانوں کے لئے کوئی گریزگاہ باقی نہ رہا ۔ میں انکو اس قیدی کی طرح دیکھتا ہوں جو پابزنجیر ہوں

وقد نبذوا التقوى وراء ظهورهم ۔ والهتهم الدنيا عن المولى الغنی

اور انہوں نے تقوے کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا ۔ اور دنیا نے اُن کو خدا تعالیٰ سے غافل کردیا

ووالله انّ اليوم يوم مبارك ۔ يذكّرنا ايام نصر المهيمن

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے ۔ جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

وهذا عطاء من قدير مكون

اور یہ اس قادر کی عطا ہے جو نیست سے ہست کرنیوالا ہے

ففاضت دموع العین منی تأثرا

سو متاثر ہونیکی وجہ سے میرے آنسو جاری ہو گئے

قد انکسفت شمس الضحی لضیائنا

سورج ہماری روشنی کیلئے کسوف پذیر ہوا

تری انوار الدین فی ظلماتها

تو اسکی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے

ولیس کسوفا ما تری مثل عندم

اور یہ کسوف نہیں جو دم الاخوین کیطرح تجھے نظر آتا ہے

وحمرتها غیظ تری فی خدها

اور اسکی سرخی ایک غصہ ہے جو اسکے رخسار میں نمودار ہے

ظلام منیر یملاء العین قرة

ایک روشن کرنیوالا اندھیرا ہے جو آنکھ کو ٹھنڈک کے ساتھ

ولو قبل رؤیته اناب مخالفی

اور اگر اس سے پہلے میرا مخالف حق کیطرف رجوع کرتا

ولکنه عادا وقفل قلبه

مگر اس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کر دیا

رأیت ذوی الآراء لا ینکرونني

میں نے اہل الرای لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو میرا انکار نہیں کرتے

فان کنت تبغی الله فاطلب رضاءه

سو اگر تو خدا تعالی کی رضا چاہتا ہے تو اسکی رضا ڈھونڈ

بغی خاطب الدنیا الدنیة مالها

دنیا ناکارہ کا طالب دنیا کے مال کو مقصود رکھتا ہے

وفضل من الله النصیر المهون

اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنیوالا ہے

اذا ما رأیت حنان رب محسن

جبکہ میں نے خدائے محسن کی یہ بخشایش دیکھی

لیظهر ضوء ذکائنا عند ممعن

تاکہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو

ولماتها کأنها ارض مخزن

اور ایسا ہی اسکی اس حالت میں جو اسپر پڑ رہی ہے اور وہ ایسا ویرانہ

بل احمر وجه الشمس غضبا علی الذی

بلکہ ایک کمینہ پر غصہ کرنیکی وجہ سے سورج کا چہرہ سرخ ہو گیا

علی جهلات القوم فانظر وامعن

اور یہ غصہ قوم کی بیہودگیوں پر ہے پس دیکھ اور غور سے دیکھ

ویسقی عطاش الحق کاس التیقن

اور حق کے طالبوں کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

لهدی الی الاسرار قبل التفطن

تو شرمندہ ہونے سے پہلے حقانی بھیدوں کو پا لیتا

فقلنا اهلکن فی جهلک المتمکن

سو ہم نے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں مر جا

وذی لوثة یعوی لوجع التسکن

اور ایک غبی آدمی جو عقل کی دولت سے محروم ہے اپنی داری کی درد

وان کنت تبغی النحر فی الحج فامتن

اور اگر تو حج میں قربانی کرنا چاہتا ہے تو منا میں جا

ومن ازمع العقبی فلله یقتنی

اور جو عاقبت کا قصد کرے سو وہ عاقبت کیلئے ذخیرہ اکٹھا

وقد ظهر الحق الصریح ونوره

حق صریح اور اسکا نور ظاہر ہو چکا

فلا تتبعوا جهلا عمایا ضیزی

سو تم اپنی جہالت سے دشمن کے باطل باتوں کی پیروی مت کرو

ایضاً فی الخسوف والکسوف لدعوة الضالین والامر بالمعروف

ظهر الخسوف وفیه نور والهدی

خسوف ظاہر ہو گیا اور اسمین نور اور ہدایت ہے

خیر لنا ولخیرنا امر بدا

یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کیلئے ایک امر ظاہر ہوا ہے

هبّت ریاح النصر من محبوبنا

مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کیطرف سے چلیں

مشمولة قد بردت حر العدا

یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

فی لیلة قدّت ثیاب غمامها

اس رات میں خسوف ہوا جسکے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے

برق الرواعد کان فیها مرجدا

اور بادلوں کی چمک جو انمین تھی وہ دلوں کو ہلا رہی تھی

قمر معین الصادقین مبارک

ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے

حکم مبین الکاذبین تهددا

ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہے جو جھوٹوں کو دھمکی دیکر رسوا کرتا ہے

ردف الکسوف خسوفه من ربنا

خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

لیهین فتّانا شریرا مفسدا

تاکہ خدا تعالی مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے

شمس الضحی برزت برعب مبارز

سورج ایک جنگ کی شکل میں سپاہی کی طرح ظاہر ہوا

افتلک ام سیف مبید جرّدا

کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی۔

سقطت علی راس المخالف صخرة

مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

کالسمهریة شجّه او کالمدی

جس نے نیزے کی طرح یا کاردوں کیطرح اسکے سر کو توڑ دیا

انا صفحنا عن تفاحش قولهم

ہمنے اسکی بدگوئی سے اعراض کیا

قلنا جهول قد هذی متجلدا

ہمنے کہا کہ ایک بیوقوف ہے جو شتابکاری سے بک رہا ہے

لکن مؤیدنا الذی هو ناظر

مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے

ماشاء ان یؤذی العبید مؤیدا

اسنے نہ چاہا جو ایک دروغگو اسکی تائید یافتہ کو دکھ دے

نصر من الله القریب بفضله

یہ خدا تعالی کیطرف سے مدد ہے جو قریب ہے

ان المهیمن لا یؤخر موعدا

خدا تعالی اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا۔

قضى النزاع وشاهدان تظاهرا

فیصلہ ہو گیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایکدوسرے کو قوت دیتے ہیں

قمر كمثل حمامة بدلالها

چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے

قطعاتها تهدي القلوب كأنها

اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ

او مثل واشمة اسف نؤورها

یا اس عورت نگار بند کیطرح جسکا نقش پر کرنیکا دھوان

يا ايها المتجرمون بعجلة

اے وے لوگو جو شتابکاری اور حسد سے باطل الزام لگاتے ہو

كنا نرى اسفا تاجل بهملكم

ہم افسوس سے تمہارے بزرگوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے

وقد استباح الغول جوهر عقله

اور ایک دیو نے اپنے جوہر عقل کا استیصال کر لیا

ان السعيد يجيء ملتقط النهى

سعید آدمی عقل حاصل کرنیکے لئے آتا ہے

انا سلخنا شهر رمضان الذي

ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

القمر سارية ومثل عشية

رمضان کا چاند اس بادل کیطرح ہے جو سر شام آتا ہے اور نیز رات کو بادل کیطرح

هذا من الله المهيمن آية

یہ خداتعالے کیطرف سے ایک نشان ہے

فاسعوا زرافات ووحدانا له

پس ٹولے ٹولے اور اکیلے اکیلے اسکی طرف دوڑو

ليبكت المولى الالد اسمدا

تا خداتعالی ایک بڑے جھگڑالو اور متکبر کو ملزم کرے

شمس بتبشير تشابه هدهدا

آفتاب بشارت دینے میں ہدہد سے مشابہ ہے

زبر تجد نقوش شمس مقتدا

کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب یعنی رسول اللہ صلعم کے نقش کو تازہ کر دیتی ہیں

خد الكنود ودوجها اغيدا

اس ناشکرے کا رخسار بگڑ گیا جو بوجہ نشان نقش و اعداد رخسار کی طرح ہو اور

حسدا تجرم غيمكم وتقددا

تمہارا بادل نابود ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

فاليوم صف المفسدين تبددا

پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہو گئیں

حتى انثنى من امره مترددا

یہانتک کہ وہ اپنے مطلوب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

ولقيطة الشيطان يزري ملحدا

اور شیطان کا پروردہ ملحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے

فيه الخسوف مع الكسوف تفردا

جسکا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

والشمس غاد مدجن قطر الندا

اور سورج اس بادل کیطرح ہے جو صبح آتا ہے اور محیط ہو جو بخشش کا بادل ہے

ليبيد من ترك الهدى متعمدا

تا کہ اسکو ہلاک کرے جو عمداً ہدایت کو چھوڑتا ہے

متندمين وبادرين الى الهدى

اور جبکہ تمہارا دور نا شرمندگی کیساتھ ہو اور ہدایت کیطرف جلدی

ظهرت خطایاکم وحصحص صدقنا
تمہاری خطا ظاہر ہوگئی اور ہمارا سچ کہل گیا

فابکوا کالثکلیٰ فی الزوایا سجّدا
پس اس عورت کیطرح جسکا لڑکا مرجاتا ہے گوشوں مین سجدہ کر کے روؤ

صارت دیار الهند ارض ظهورها
ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونیکا مقام قرار پائے

لیبکّت الرحمٰن غویًّا مفندا
تا کہ خدا تعالی دروغ گو کو ملزم کرے

فاذبتّ الاوهام قصّ جناحها
پس وہموں کے پنکھوں کے پر کاٹ دئیے

رحمًا علی قوم اطاعوا احمدا
اس قوم پر رحم کر کے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی

فتجاف عن ایام فیج اعوج
پس ٹیڑھے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو

حجج خلون تغافلا وتمرّدا
وہ برس ایسے ہین جو تغافل اور سرکشی مین گذر گئے

کانت شریعتنا کزرع معجب
ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کھیتی تھی

فیها تعرّت مثل ازعر ابدا
مگر ان برسون مین ایسی برہنگی اسکی ظاہر ہوئی جیسے جانور جسکے بال نہ ہون اور

العین باکیة علی اطلالها
آنکھ اسکی آثار عمارت پر رو رہی ہے

یا رب فاعمر خربها متوحدا
اے میرے رب اب تو ہی اسکو ویرانہ کو پھر آباد کر

واما تفصیل الکلام فی هذا المقام فاعلموا یا اهل الاسلام
اب ہم اس مقام مین اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہین پس اے اہل اسلام اور رسول

واتباع خیر الانام ان الایة التی کنتم توعدون فی کتاب الله العلام
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنیوالو تمہین معلوم ہو کہ وہ نشان جسکا قرآن کریم مین تم وعدہ دئیے گئے تھے

وتبشرون من سید الرسل نور الله مزیل الظلام اعنی خسوف
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنیوالا ہے تمہین بشارت ملی تھی یعنی رمضان

النیّرین فی شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن قد ظهر فی بلادنا
شریف مین آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جسمین قران نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک مین

بفضل الله المنان وقد انخسف القمر والشمس وظهرت الایتان
بفضلہ تعالی ظاہر ہوگیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے

فاشکروا الله وخروا له ساجدین۔
پس خدا تعالی کا شکر کرو اور اسکے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو
وانکم قد عرفتم ان الله تعالی قد اخبر عن هذا النبأ
اور تمہیں معلوم ہے کہ خدا تعالی نے اس واقعہ عظیمہ کے بارے میں اپنی کتاب
العظیم فی کتابه الکریم وقال للتعلیم والتفهیم فاذا برق
کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کیلئے فرمایا ہے پس جو وقت آنکھیں پتھرا جائینگی
البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول
اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کیئے جائینگے یعنی سورج کو بھی گرہن لگیگا
الانسان یومئذ این المفر فتفکروا فی هذه الآیة بقلب اسلم
تب اس روز انسان کہیگا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے (اس نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے
واطهر۔ فانه من آثار القیمة لا من اخبار القیمة کما هو اجلی واظهر
ساتھ فکر کرو کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہی قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی جیسا کہ عقلمندوں کے
عند العاقلین۔ فان القیمة عبارة عن فساد نظام هذا العالم
نزدیک نہایت صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اصغر کا نظام
الاصغر وخلق العالم الاکبر فکیف یقع فی حالة الفك الخسوف الذی تعرفون بالیقین لا بالشک
توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر پیدا کیا جائے پس کیونکر فک نظام کی حالت میں وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے
علله واسبابه وتفهمون مواقعه وابوابه وکیف یظهر امر لازم
علل اور اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اسکے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں اور وہ امر جو
للنظام بعد فك النظام والفساد التام فانکم تعلمون ان الخسوف
نظام عالم کا ایک لازمہ ذاتی ہے کیونکر بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ خسوف اور
والکسوف ینشاء ان من اشکال نظامیة واوضاع مقررة منتظمة
کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقررہ منتظمہ پر
علی اوقات معینة وایام معروفة مبینة فکیف یعزی وقوعها الی ساعة
موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہیں جو فن ہیئت میں بتلائے گئے ہیں پس کیونکر ان کو اس

لا انساب فيها ولا اسباب ولا نظام ولا احكام فانظروا ان كنتم ناظرين

گھڑی کیطرف منسوب کیا جائے جسمین نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو اگر کچھ سوچ سکتے ہو

ثمّ من لوازم الكسوف والخسوف ان يرجع القمر والشمس الى وضعهما

پھر لوازم خسوف اور کسوف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سورج اور چاند اپنی اصلی وضع کیطرف رجوع کریں

المعروف ويعودا الى سيرتهما الاولى وفي هويتهما داخل هذا المعنى

اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آدیں اور خسوف کسوف کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی

واما تكوير الشمس والقمر في يوم القيمة فهي حقيقة اخرى ولا يرد فيهما

مگر تکویر شمس وقمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے اور تکویر کے وقت نور

نورهما الى حالة اولى بل لا يكون وقوعه الا بعد فك النظام والفساد

شمس وقمر اپنی پہلی حالت کیطرف نہیں آئیگا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام اور فساد تام

التام وهدم هذا المقام وما سماه الله خسوفا وكسوفا بل سماه تكويرا او كشط

اور انہدام کلی کے وقت ہوگا اور اسکا نام خدا تعالی نے خسوف کسوف نہیں رکھا بلکہ اسکا نام تکویر اور کشط کہا ہے

الاجرام كما انتم تقرؤن في كلام الله العلام فثبت من هذا الكلام عند

جیسا کہ تم خدا تعالی کے کلام میں پڑھتے ہو پس اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت

الخواص والعوام ان ما ذكر من الآية في هذه الآية فهو يتعلق بالدنيا

ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف میں یعنے اس آیت میں لکھا ہے وہ دنیا سے تعلق رکھتا

لا بالآخرة وعزوه الى القيمة بناءً على الرواية خطأ في الدراية بل هو

ہے نہ آخرت سے اور قیامت کیطرف اسکو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر

خبر من اخبار آخر الزمان وقرب الساعة واقتراب الاوان كما لا يخفى على

زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں میں سے ایک خبر ہے جیسا کہ تدبر کرنیوالوں پر

المتدبّرين ـ ويؤيده ما جاء في الدارقطني عن محمد الباقر بن زين العابدين ع

پوشیدہ نہیں اور اسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا

لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف القمر

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کیلئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا

لاوّل ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصّف منه واخرج مثله

کہ رمضان کی رات کے اول مین ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینے کے نصف باقی مین سورج گرہن ہوگا

البيهقي وغيره من المحدّثين - وقال صاحب الرسالة الحشريّة

اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب مین ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بہی - اور صاحب رسالہ حشریہ شاہ رفیع الدین

شاه رفيع الدّين الدهلوي الذي هو جليل الشان من علماء الملّة ان

صاحب دہلوی بہی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اُس نے کہا ہے کہ ایک

جماعة من اهل مكّة يعرفون المهدي بالتفرّس التام وهو يطوف بين

جماعت اہل مکہ مین سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لیگی اور وہ اُس وقت رکن اور مقام

الركن والمقام فيبايعونه وهو كاره من بيعت الانام وعلامة هذه القصة

مین طواف کرتا ہوگا تب اُس حالت مین اُسکی بیعت کرینگے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اس سے بیعت کرے

عند محدثي الملّة ان القمر والشمس ينكسفان في رمضان خلا قبل

اور اس قصہ کی علامت جیساکہ محدثین ملت نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سورج کو اُس رمضان مین گرہن لگیگا جو اس

تلك الواقعة واما نحن فما اطلعنا على مسانيد تلك الاثار وطرق

واقعہ سے پہلے گزر چکا ہو مگر ہمنے ان روایتون کے اسانید پر اطلاع نہین پائی اور ان روایات کی توثیق

توثيق هذه الاخبار الا على القدر المشترك الذي عرفناه بتواتر الرواية

کے طریقے ہمین معلوم نہین ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمین علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے

وحسن الدراية ومشاهدة الواقعة وقيام البرهان وقد وافقه نصوص

جسکو ہمنے تواتر روایت اور حسن درایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قایم ہونیسے دریافت کیا ہے اور نصوص

القران ولو باجمال البيان ومع ذلك نرى هذه الاثار وقد ظهر في

قران کریم اُسکے موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان مین ہی ہو اور باوجود اسکے ہم ان نشانون کو دیکھ رہے ہین اور

اهل مكة غلي يصدّق هذه الاخبار وقرئت في مكتوب انهم ينتظرون

اہل مکہ مین ایک جوش پیدا ہوا ہے جو ان خبرون کی تصدیق کرتا ہے اور ہمنے ایک خط مین پڑھا ہے کہ وہ خسوف

الخسوف والكسوف بالانتظار الشديد ويرقبونهما رقبة هلال العيد

اور کسوف کے سخت انتظار کر رہے ہین اور اسکی ایسی انتظار کر رہے ہین جیساکہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے۔

وما بقي فيها بيت الا واهله ينامون ويستيقظون في هذه الاذكار فهذا

اور مکان کوئی ایسا گھر باقی نہیں رہا جس گھر کے باشندے سوتے جاگتے یہی ذکر کرتے ہون سو یہ اس خدا کی

تحريك من الله الذي اراد اشاعة هذه الانوار واني ارى ان اهل مكة يدخلون

طرف سے تحریک ہی جس نے ان نوروں کا پھیلنا ارادہ فرمایا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اہل مکہ خدائے قادر

افواجا في حزب الله القادر المختار وهذا من رب السماء وعجيب في اعين اهل

کے گروہ مین فوج در فوج داخل ہو جاینگے اور یہ آسمان کے خدا کیطرف سے ہے اور زمینی لوگون کی آنکھون مین عجیب۔

الارضين - وذكر بعض المتاخرين ان القمر ينخسف في الثالث عشر من

اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ مین

ليلة رمضان والشمس في السابع والعشرين ولا منافات بينه وبين ما روى

رات کو ہوگا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور باوجود اسکے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اس مین اور

الدارقطني الا قليلا عند المتفكرين فان عبارة الدارقطني تدل بدلالة تصريحة

دارقطنی کے بیان مین سوچنے والون کی نگاہ مین کچھ زیادہ فرق نہیں کیونکہ دارقطنی کی عبارت ایک صریح بیان

وقرينة واضحة صحيحة على ان خسوف القمر لا يكون في اول ليلة رمضان

اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی تاریخ مین ہرگز نہیں ہوگا

اصلا ولا سبيل اليه جزما وقطعا - فان عبارته مقيدة بلفظ القمر ولا يطلق

اور کوئی صورت نہیں کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت مین قمر کا لفظ موجود ہے اور

اسم القمر على هذا النير الا بعد ثلث ليال الى اخر الشهر وسمي قمرا في تلك

اس نیر پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہیں جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے

الايام لبياضه التام وقبل الثلث هلال وليس فيه مقال وهذا امر

اور قمر اسواسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے ضرور ہلال کہلاتا ہے اور اس مین کسیکو کلام نہیں اور یہ وہ امر ہے

اتفق عليه العرب كلهم وجلهم الى هذا الزمان وما خالفه احد من اهل اللسان

جسپر تمام اہل عرب کا اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان مین سے اسکا مخالف نہیں

ولا ينكره الا من فقدت بصيرته ومات معرفته - ولا يخرج كلمة خلاف ذلك

اور نہ انکاری مگر وہ شخص جسکی بصیرت گم ہو گئی ہے اور معرفت مرگئی اور ایسا کلمہ کسی مونہہ سے نہیں

ملا ما مست مال الایمن الی الله لیلتین من اول الشهر هلال وليلة ست وعشرين وسبع وعشرين هلال وما بين ذلك يسمى قمرا۔ وفي الصحاح الشهر والقمر يسمى قمرا بعد ثلث الى اخر الشهر وقال الهلال الى ثلث ليال ثم هو قمر بعد ذلك... مختار الصحاح ... ومنه

من فم الا من فم غمر جاهل او ذی غمر متجاهل ولا تسمعها من افواه

بجز اسکے جو منہ جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ دانستہ اپنے تئین جاہل بناتا ہو اور عقلمندون کے مونہہ سے

العاقلین ۔ فان کنت فی شك فارجع الی القاموس وتاج العروس والصحاح

تو ایسا کلمہ نہین سُنیگا ۔ اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح

وکتاب ضخیم المسمی لسان العرب وجمیع کتب اللغة والادب واشعار

اور ایک بڑی کتاب مسمی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعرون کے

الشعراء وقصائد البلغاء ولك منا الف من الورق المروّج انعامًا ان

شعر اور قدما کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دینگے اگر تو اسکے بر خلاف

تثبت خلاف ذلك کلامًا فلا تحرف کلام سیّد الانبیاء وامام البلغاء

ثابت کر سکے پس تو سید الانبیاء کی کلام اور امام البلغاء کے کلمون کو انکے اصل

والفصحاء واتق الله یا مسکین ولا تجترء فی شان افصح العجم والعرب

معنون سے مت پھیر ۔ اور اے مسکین خدا تعالی سے ڈر اور اس کامل کی شان مین دلیری بت کر

ومقبول الشرق والغرب ایفتی قلبك ویرضی سرّك بان الاعرف الافصح

جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق و غرب مین مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتویٰ دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر

الذی اعطی له الجوامع والکلام الجامع وجعلت کلماته کلها مملوة من

راضی ہے کہ وہ اعرف اور افصح جسکو کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اسکو ملا اور تمام کلمات اسکی فصاحت

غرر الفصاحة ودرر البلاغة والنوادر العربیة واللطائف الادبیة والنکت

اور بلاغت کے موتیون سے اور عربی کے نادر مضمونون سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے نکتون

اللغویة والحقائق الحکمیة هو یبتلی بهذا العثار ویترك جزل اللفظ ویختار

سے اور حقایق حکمیہ سے پُر ہے وہی اس لغزش مین مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑ کر ایک غیر محاورہ

رقیقا سقطا غلطا غیر المختار بل یخالف مسلمات القوم ومقبولات

اور ردی اور غلط لفظ استعمال کرے بلکہ مسلمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے

بلغاء الدیار ویصیر ضحکة الضاحکین ۔ ووالله ما یصدر هذا الخطاء المبین

زمانہ کے مقبول لفظون کو چھوڑدے اور ہنسنے والون کیلئے ہنسی کی جگہ ہو جائے اور بخدا یہ خطاء مبین اور لغزش

والعثار المهين من فطنة خامدة وروية ناضبة فكيف يصدر من فارس

ذلیل کرنے والی کسی منجمد عقل اور سطحی رائے سے بھی صادر نہیں ہوسکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو شہسوار

ذلك الميدان بل سيّد الفرسان ما لكم لا تنظرون عزة الله ورسوله يا معشر

کے میدان کا سوار ہے بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہوگیا جو تم اللہ اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اے

المجترئين أبخلكم احبّ اليكم واعز لديكم من خاتم النبيين الا تعرفون ان هذا اللفظ

دلیری کرنیوالوں کے گروہ کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پیارا نہیں کیا تم

في هذا المحل منكر مجهول لا يعرف استعماله في كلمات اهل اللسان وما اورده

نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اسکا استعمال ثابت نہیں

قط بليغ ولا غير بليغ في موارد البيان وما اخذه عند اضطرار غبي حاطب ليل

اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یابس جمع کرنے والے نے بھی

فكيف سلطان الفصاحة وسيد خيل وقد سبر بذلك غور عقلكم ومقدار

اضطرار کیوقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کسطرح اسکی زبان پر جاری ہوتا جو سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری

نقلكم ومبلغ علمكم وفضلكم وحقيقة ادبكم وحديقة حدبكم فانكم عزوتم

عقلیں آزمائی گئیں اور تمہاری نقل کا اندازہ ہوگیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے

الى سيد الانبياء ما لا تعزى الى جهول من الجهلاء تكاد السموات

اسکی حقیقت سب کھل گئی کیونکہ تم نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کیطرف منسوب نہیں

تنشق من هذا الاجتراء فاتقوا الله ذا الكبرياء ولبوا دعوة الحق

کر سکتے قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدای بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو

تلبية اهل الاهتداء قد وقع واقع فلا تميلوا الى المراء واتبعوا قول النبي

جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہونا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کیطرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی پیروی

الذي اشارته حكم وطاعته غنم ولا تكونوا من الاشقياء ولا يفرط وهمكم

کرو جسکی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری اسکی غنیمت ہے اور بدبختوں میں سے مت بنو اور چاہیے کہ تمہارے وہم

الى الالفاظ من غير دواعي كاشفة الخفاء بل فتشوا الحقيقة واعرفوا

الفاظ کیطرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دور نہ جا پڑیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت

الطريقة بحسن النيات ولا تلاعبوا كالصبيان بالامور الدينيات واي

کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچون کیطرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج وارد

حرج عليكم ان تقبلوا ما بان كالبديهات وتتركوا طرق الاكاذيب و

ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کرلو جو کھل گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کے راہ

التمويهات وانني ناصح امين وربي عالم المخفيات عارف الصادقين

کو چھوڑ دو اور مین تمہارے لئے ناصح امین ہون اور میرا رب عالم المخفیات مجھے دیکھ رہا ہے اور سچا اور جھوٹون

والكاذبين۔

اور کاذبون کو پہچانتا ہے۔

على انني راض بان اظهر الهدى والحق بالدجال ظلما من العدى

اور ان سب باتون کے ساتھ مین راضی ہون کہ ہدایت کو ظاہر کردون اور دشمنون کے ظلم سے دجال کو ساتھ ملایا جاؤن

فالتاويل الصحيح والمعنى الحق الصريح ان المراد من خسوف اول ليلة رمضان

پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہین کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان مین ہوگا اسکو

ان ينخسف القمر في ليلة اولى من ليال ثلث يكمل نور القمر فيها وتعرف ايام البيض

معنے یہ ہین کہ ان تین راتون مین سے جو چاندنی راتین کہلاتی ہین پہلی رات مین گرہن ہوگا اور ایام بیض

ولا حاجة الى البيان ومع ذلك اشارة الى ان القمر اذا خسف في الليلة

کو تو جانتا ہے حاجت بیان نہین - اور ساتھ اسکے اس بات کیطرف بھی اشارت ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی

القمراء الاولى فينخسف في اول وقتها لا بعد مرور زمان۔ كما هو الظاهر عند

رات مین ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہوجائیگا نہ یہ کہ کچھ وقت گذر کر جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت

زكيّ ذي عرفان۔ وكذلك خسف القمر ورآه كثير من اهل هذه

کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتون نے اس ملک کے لوگون مین سے دیکھا

البلدان وحسبك ما رئيت بل برؤيته صليت وتبين الحق المنير

اور جو تو نے آپ دیکھ لیا بلکہ دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے

وتقطعت المعاذير فلا تكن من المرتابين۔

اور حق کھل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے - پس اب تو تردد مت کر

ایا من یدّعی عقلاً و فہماً	الی ما تؤثرن وعثاً و وہماً
اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعوے کرتا ہے	کب تک تو وہم اور پھسلنے کی جگہ کو اختیار کریگا
اتحسب نار غضب اللہ رزقاً	اتجعل سہم قہر اللہ سہماً
کیا تو خدا تعالی کی غضب کے آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے	کیا تو خدا تعالی کے قہر کے تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا یقال ان الخسوف فی اوّل وقت لیلة رمضان ما ظہر الا فی البنجاب وما یلیہ
یہ کہنا درست نہین ہے کہ رمضان کی اول رات مین گرہن صرف پنجاب اور اُسکے قرب وجوار کے ملکون مین ظاہر
من البلدان وما رُئی اثرہ فی غیر ہذہ الاماکن فما تمّ البرہان لانّا نقول
ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکون مین ظاہر نہین ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ ہم کہتے ہین کہ اس
ان المقصد ایضا محدود فی ہذہ البلدان فانہا ہی المظہر للمسیح الموعود
پیشگوئی کا مقصد بھی انہین ملکون مین محدود ہے اسلئے کہ یہی ملک مسیح موعود اور
والمہدی المسعود واما الدیار الأخری فلا مہدی فیہا ولا عیسٰے ولاجل ذلك
مہدی آخر الزمان کیلئے محدود ہے مگر دوسرے ولایتین پس اُنہین نہ مہدی ہے نہ عیسٰی اور اسی جہت
ما ظہر الخسوف ولا الکسوف فی دیار العرب وبلاد الشام لیزیل اللہ ظنون العوام
سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور بلاد شام مین ظاہر نہین ہوا تا کہ خدا تعالی عوام کے ظنون کو دور
ویبطل خیالات المبطلین ۔ والسرّ فی ذلك ان ملکنا البنجاب کان فی علم اللہ
کرے اور باطل پرستون کے خیالات کو دور فرماوے اور اسمین بھید یہ ہے کہ ہمارا پنجاب خدا تعالی کے علم مین
مولداً للمسیح الموعود والمہدی المسعود فاراد اللہ ان یہدی
مسیح موعود اور مہدی مسعود کا مولد تہا پس خدا تعالی نے ارادہ فرمایا
الخلق الیہ بتخصیص الامارات وتعیین العلامات لیعرفوا المدعی بالآیات
کہ نشانون اور علامتون کو خاص کر کے خلقت کو اُسکی طرف رہنمائی کرے تا کہ لوگ مسیحیت اور
والداعی بالکرامات واما اذا فرضنا ظہور آیات المہدی فی ملکنا ہذا
اور مہدویت کے مدعی کو اسکے نشانون اور کرامات سے شناخت کرلین لیکن اگر ہم یہ فرض کرلین کہ مہدی کا نشان
وظہور المہدی فی بلاد اُخریٰ فہذا لیس من المعقول ولیس لہ اثر فی المنقول
تو ہمارے ملک مین ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک مین ہوگا تو یہ خیال معقول نہین ہے اور منقول مین

ومع ذلك لا يوجد فيها من ادعى انه مهدى الزمان ومرسل الرحمان فتعين

اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اسکے دوسرے ملکون مین ایسے شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور رسل

بدليل الخلف صدقنا عند ذوى العرفان فيا متبع العثرات والمعائب امعن

الرحمان ہونیکا دعوی کیا ہو پس دلیل خلف کے رو سے اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوا پس اے لغزشون اور عیبون

فى هذا بالفكر الصائب لعل الله يخلصك من شبكة الشيطين ويسقيك

کے پیروی کرنیوالے اس کلام مین اچھی طرح غور کر شاید خدا تعالی تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین

كاس اليقين - ولا تركن الى اخلاء دنياك فانهم يعادونك اذا الله عاداك

کے پیالے پلادے اور اپنے دنیا کے دوستون کیطرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالی تجھے دشمن

فتبقى مخذولا مردودا وتصير من الملومين - وكم من ندامى + اداروا الكئوسا

قرار دیگا تو وہ بھی تجھ سے دشمنی کرینگے تو پھر تو مخذول مردود رہجائیگا اور ملامت زدہ ہوگا - اور بہت سے حریفان شراب ہین جو

وفى اخر الامر + شجوا الرؤسا + الى ما تداجى شريرا عبوسا + فدع واذكرن

اور آخر مین ایک دوسرے کے سر توڑے - کہان تک تو شریر ظالم سے مدارات کریگا سو چھوڑ اور اس دن کو یاد کر

قمطريرا عبوسا + ولا تخش قوما يبيدون جسما + وخف قهر رب يبيد النفوسا

جو قمطریر اور عبوس ہے اور ان لوگون سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہین اور اس رب سے ڈر جو جانون کو ہلاک کرتا ہے

فثبت من هذا التحقيق اللطيف ان لفظ النصف الذى جاء فى حديث الامام

سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث امام باقر مین آیا ہے

النقى الحفيف ليس المراد منه كسوف الشمس فى نصف ذلك الشهر الشريف كما فهم بعض

اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف مین ہوگا جیساکہ بعض

من ذوى الراى الضعيف واصروا عليه كالغبى السخيف والمعاند العتريف وما فكروا

ضعیف الرائے آدمیون نے سمجھا اور اسپر ایسا ہی اصرار کیا کہ جیسی ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہی

كالعاقلين المنصفين - بل المراد من قوله وتنكسف الشمس فى النصف منه ان يظهر

اور عقلمندون اور منصفون کیطرح نہیں سوچا بلکہ اسکا یہ قول کہ سورج گرہن اسکے نصف مین ہوگا اس سے یہ مراد ہو کہ

كسوف الشمس منصفا ايام الانكساف ولا يجاوز نصف النهار من يوم ثان فانه هو حد الانصاف

سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصف نصف کردے گا اور کسوف کے دنون مین سے دوسرا دن

[illegible]

[illegible]

فكما قدّر الله انخساف القمر في اوّل ليلة من ايام الخسوف كذلك قدّر انكساف الشمس في

پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر

نصف من ايام الكسوف ووقع كما قدّر كما اخبر خير المخبرين - ولا يظهر على غيبه احدًا

کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اسی میں گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے

الا من ارتضى من رسول وهذا نباء عظيم من انباء الغيب وادفع من مبلغ العقول فلا شك

پسندیدہ لوگوں کے جو وہ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا - پس شک نہیں

انه حديث من خير المرسلين - وله طرق أخرى تشهد على صحته وصدّقه القرآن

کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اسکی صحت

فلا ينكره الا الملحد الفتان ولا يكذّب به الا من كان من الظالمين - وقال المعاندون

پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے اسکی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے کوئی تکذیب

والعلماء المتعصّبون ان هذا الحديث ليس بصحيح بل هو قول كذاب وقيح وما لهم بذلك

اور متعصب معاندوں اور متعصب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ کسی جھوٹے بیشرم کا قول ہے اور ان لوگوں کے

من علم كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا وكذبوا ما اظهر الله صدقه وجلّى

پس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو انکے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے

ما كان حديثا يفترى ولكن عميت عليهم وطبع على قلوبهم طبعًا يا حسرة عليهم لم ينكرون

اُس حدیث کی تکذیب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے

الحق معاندين - ما لهم لا يتقون يوم الدين ما لهم لا يفكرون في انفسهم انه حديث قد

لیکن انکی بینائی جاتی رہی اور انکو دلوں پر مہر لگ گئی اُن پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بنکر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا سزا

انار صدقه ولا يصدّق الله قول الكذابين وما كان الله ليطلع على غيبه كاذبا دجّالا عدوّ

کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے کہ یہ ایک حدیث ہے جسکی سچائی ظاہر ہو گئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا

الصادقين وقد علمت ما جاء في كتاب مبين وكيف يكذبونه وان ظهور صدقه يشهد بشهادة

اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے دجال کو جو سچوں کا دشمن ہو اپنے غیب پر مطلع فرماوے اور اس بارہ میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے

واضحة انه كلام رسول صدوق امين - وكان الامام محمد الباقر من ائمة المهتدين

اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیشگوئی کا سچا ہو جانا صاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ حدیث رسول صادق امین کی ہے -

کالتذکرہ میں - منہ

سوتمبر کو دیکھو - منہ

وفلذة الامام الكامل زين العابدين وفي سلسلة الحديث رجال من الصادقين الذين

اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے اور امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ میں سچے آدمی موجود ہیں

كانوا يعرفون الكاذبين وكذبهم وما كانوا مستعجلين - وما كان لهم ان يكتبوا حديثا

ایسے آدمی جو جھوٹوں اور انکے جھوٹ کو شناخت کرتے تھے اور جلد باز نہیں تھے اور انکو یہ بعید تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے

في صحاحهم وهم يعلمون انه لا اصل له بل في رواته رجل من الكذابين الدجالين اخلطوا

صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے اور اسکے بعض راوی کذاب دجال ہیں

الخبيث بالطيب بعد ما كانوا على خبثه مستيقنين وان كان هذا هو الحق فما بال

کیا انہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے خبث پر یقین رکھتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا

الذين خلطوا قذرًا بالماء المعين متعمدين - وهم كانوا اول عالم باحوال الرواة المفترين

کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ ملا دیا اور وہ مفتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے۔

اهم صلحاء عندكم كلا بل هم اول الفاسقين - ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا

کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں نہیں بلکہ اول درجہ کے فاسق ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ

اوكان معين روايات الكاذبين افانت تشهد ان الدارقطني وجميع روايات هذا

باندھتا ہے یا جھوٹوں کی روایتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث

الحديث وناقلوه في كتبهم وخالطوه في الاحاديث من اول الزمان الى هذا الاوان

کے اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ سے اس زمانہ تک

كانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين - وانت تجد كتب القوم مملوة

مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے اور تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث

من الحديث الذي سميته موضوعًا في مقالك مع زيادة علمهم منك ومن امثالك

سے پُر پائیگا جسکا نام تو موضوع رکھتا ہے باوجود اسکے جو ان کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے

ومع زيادة اطلاعهم على حقيقة اشتبهت على خيالك فلا تتبع جذبات نفسك

زیادہ ہے اور پھر وہ تجھ سے زیادہ تر اصل حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب مت ہو

وفكر كالمتقين - افانت تشك في حديث حصحصت صحته وتبينت

اور پرہیزگار بن جا کیا تو اس حدیث میں شک کرتا ہے جسکا صحیح ہونا کھل گیا

طهارته انه ضعيف في اعين القوم او هو مورد اللوم او في رواته احد من

اور جسکی پاکیزگی ظاہر ہو گئی ہے کہ وہ قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اسکے راویوں میں سے

المطعونين أ ذلك مقام الشك ام كنت من المجنونين ـ وقد صدقه الله وانار الدليل

کون مطعون ہے کیا یہ مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہے اور خدا تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی

وبرّء الرواة مما قيل وارى نور صدقه اجلى واصفى فهل بقي شك بعد ما رأيت عظمى الآيات أتشكون

ہے اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کے سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں

في شمس الضحى وتجعلون النور كالدجى أتعاميتم او كنتم من العمين ـ أتقبلون شهادة

پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے

الانسان ولا تقبلون شهادة الرحمان وتسعون معتدين ـ أعنت تعتقد ان الله يظهر

کیطرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف اندھے بنتے ہو یا حقیقت میں اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو اور رحمان کی قبول نہیں کرتے

على غيبه الكذابين المفترين المزورين أتشك في الاخبار بعد ظهور صدقها

اور حد سے بڑھکر دوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور

واذا حصحص الصدق فلا يشك الا من كان من قوم عادين ـ وهذا امر لا يحتاج الى

مزور ہیں کیا تو ان خبروں میں شک کرتا ہے جنکا صدق ظاہر ہو گیا اور جب صدق ظاہر ہو گیا تو صرف وہی لوگ شک کرینگے جو حد سے بڑھتے ہیں

التوضيح والتعريف ولا يخفى على الزكي الحنيف وعلى كل من امعن كالمتدبرين ـ ثم اعلم

اور یہ وہ امر ہے جو توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو امعان نظر اور تدبر

يا ذا العينين ان لفظ النصف لفظ ذو معنيين فكما ان لفظ الاول يدل على اول

کرے پھر اے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں ذو معنیین ہے پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہے

وقت الليلة بالمعنى المعروف ومع ذلك على ليلة اولى من ايام الخسوف فكذلك لفظ

معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے

النصف يدل على نصف ثان من نصفي الشهر الموصوف ومع ذلك على وقت منتصف لايام

سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ ہے جو دوسری نصف پر مہینہ کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ اسکے سورج

الكسوف وهو اول نصفي النهار في الثامن والعشرين ـ واما ايام الكسوف من مواعلام

گرہن کے امر وقت منتصف پر دلالت کرتا ہے جسنے کسوف کے دنوں کو اپنے وقوع سے نصفا نصف کر دیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ دوپہر تک تھی

فاعلم انها عند اهل النجوم ثلثة ايام وهي من السابع والعشرين من الشهر القمري الى التاسع

اور کسوف کے دنوں کی بابت اگر سوال ہو تو جاننا چاہئے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک

والعشرين۔ وتنكسف الشمس في احد منها عند اقتران القمر على شكل خاص بعد تحقق خصائص

اور کسوف یعنی سورج گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اسوقت ہوتا ہے کہ جب بشکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ

كما شهدت عليه تجارب المنجمين۔ فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الانام ان

نجومیوں کے تجارب اسپر گواہی دیتے ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن

الشمس تنكسف عند ظهور المهدي في النصف من هذه الايام يعني الثامن والعشرين قبل

مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنے اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور

نصف النهار وكذلك ظهر كما لا يخفى على اولى الابصار فانظر كيف تمت كلمة نبينا صدقا

اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں پس دیکھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

وعدلا فاتق الله ولا تكن من الممترين۔ ومن ههنا بان ان الذي خالف هذا البيان وزعم

بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنیوالوں میں سے مت ہو اور اس جگہ سے یہ بات کھل گئی کہ جس

ان الشمس تنكسف في السابع والعشرين او في نصف رمضان فقد مان وما فهم قول رسول

شخص نے اسکے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ سورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہو یا پندرھویں رمضان

الله صلعم وما مسّ العرفان بل اخطاء فيه من قلة البضاعة والعيلة كما اخطاء في الخسوف

میں ہو اس نے بڑی غلطی کھائی ہے اور جھوٹ بولا ہے اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب سے

في اول الليلة وما كان من المصيبين وما قلت من نفسي بل هذا الهام من رب العالمين۔

غلطی کی ہے جیسا کہ خسوف قمر کو چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا

وذلك عصر مجموع فيه الناس كما جمع القمر والشمس وقرب البأس فقوموا منتبهين ايها

اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں سب آدمی جمع کئے جائینگے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور سختی کا وقت نزدیک آگیا پس اے لوگو خبردار

الناس ما لكم لا يتركم النعاس ومن كان من عند الله فما له الزوال فامكروا كل المكر ان

ہوکر اٹھو کیا سبب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص خدا تعالی کیطرف سے ہو تو اسکے لئے زوال نہیں ہے پس تم ہر یک مکر کرلو

منكم الجبال ولن تعجزوا الله يا ابناء الضلال انه عزيز ذو الجلال جعل على قلوبكم الاكنة

اور تمہارے مکر ان سے پہاڑ ٹل جائیں اور تم اے گمراہی کے بیٹو خدا تعالی کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب اور صاحب بزرگی ہے تمہارے دلوں پر

فلا تفقهون اسراره وكنتم قوما محجوبين - انما استزلكم الشيطان ببعض ما كسبتم

اُس نے پردہ ڈالدیا اسلئے تم اُسکے بھیدونکو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جنپر پردے پڑے ہوئے ہین شیطان نے تمکو تمہارے

فما فهمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بئس القرين - وان كنتم لا تقبلون ما ظهر

بعض گناہون کی وجہ سے گرا دیا سو تمنے حق کو نہ سمجھا اور شک مین پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے اور جو امر ثابت اور ظاہر ہو گیا

لمنكر وقيح وتظنون انه حديث غير صحيح وانه ليس من خير المرسلين فاتوا

تم اسکو ایک بیجا کیطرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے

بنظير من مثله في حجج خلون من قبل زماننا الى اواننا ان كنتم صادقين - وارونا

پس تم گذشتہ زمانون مین سے اسکی نظیر لاؤ اگر تم سچے ہو اور ہمکو کوئی ایسی

كتابا فيه ذكر رجل ادعى انه من الله الرحمان وانه المهدى المسعود القائم

کتاب دکھلاؤ جس مین ایسے آدمی کا ذکر ہو جو اُسنے دعوے کیا ہو جو مین اللہ تعالی کیطرف سے ہون

من المحسن المنّان وانه المسيح الموعود لاطفاء نائرة اهل العدوان -- وانه ارسل لاصلاح

اور مین ہی مسیح موعود اور مہدی ہون اور اہل ظلم کا شعلہ دور کرنیکے لئے آیا ہون اور مین خدا تعالی کیطرف سے

الزمان ليجدد الدين ويعلم طرق الايمان ثم كان دعواه مقارن هذه الاية من الحكيم

بہیجا گیا ہون تا دین کو زندہ کردون اور ایمانی طریقے سکھلاؤن پس اسکا دعوے اس شان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور

الحنّان وجمع الله في ايام ادعائه الخسوفين في رمضان صادقا كان او من الكاذبين

خدا تعالی اسکے زمانہ مین سورج گرہن کردے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹھا۔

وان لم تاتوا بمثله ولن تاتوا ابدا ولا تملكون الا الزبدا فاعلموا انه اية لي من الله

اور اگر تم اُسکی مثل پیش نہ کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ کے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا پس جانو کہ وہ

الولي هو ربي ايدني من عنده وعلمني من لدنه وتولاني وفتح على ابواب علوم

میرے لئے خدا سے قریب ایک نشان ہے وہ مبارک ہے اُس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دست پکڑا اور اسلئے

الذين خلوا من قبل وجعلني من الوارثين -

مجھپر ان دہتبازون کے علوم کہولدئے جو پہلے گذرے ہین اور مجھے وارثون مین سے کیا

ها انتم كذبتم باية الله وما استطعتم ان تاتوا بمثلها ومنكم

خبردار تمنے خدا تعالی کی آیتون کو تو جھٹلایا اور تکذیب بھی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نہ کر سکے

قوم صدقوا بعد ما امعنوا وحدقوا فايّ الفريقين احق بالامن يا معشر

بعض تم میں سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنیکے بعد تصدیق کی پس اے جلد بازو سوچو اور

المستعجلين - الا تخافون انكم كذبتم حديث المصطفى وقد ظهر صدقه

غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے قریب تر بامن کونسا گروہ ہے کیا تم ڈرتے نہیں کہ تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كشمس الضحى اتستطيعون ان تخرجوا لنا مثله فى قرون اولى القرون في

کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اسکا صدق چاشت کے آفتاب کیطرح ظاہر ہو گیا کیا تم اسکی نظیر پہلے زمانوں میں سے

كتاب اسم رجل ادّعى وقال انى من الله الاعلى وانخسف فى عصره القمر

کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا تم کسی کتاب میں یہ پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعوے کیا کہ میں خدا تعالی کیطرف سے ہوں اور پھر

والشمس فى رمضان كما رأيتم الآن فان كنتم تعرفونه فبينوا يا معشر

اسکے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ تمنے دیکھا پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو

المنكرين - ولكم الف روبية من الورق المروج انعاما منى فخذوا ان تثبتوا

اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملیگا اگر ایسا کر دکھاؤ پس ثابت کرو اور یہ انعام لو

واشهد الله على عهدى هذا واشهدوا وهو خير الشاهدين - وان لم تثبتوا

اور میں خدا تعالی کو اپنے اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے - اور اگر تم ثابت

ولن تثبتوا فاتقوا النار التى اعدت للمفسدين -

نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکوگے تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لیے تیار کیگئی ہے -

قضى بيننا المولى فلا تعص قاضيا

خدا تعالی نے ہم میں فیصلہ کردیا پس فیصلہ کرنیوالے کی نافرمانی مت کر

واطفأ لظى الطغوى وفارق ضاحيا

اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جو لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہو اس سے جدا ہو

وودّع وجود الظالمين وجوّهم

اور ظالموں کے وجود اور انکے بخشش کو رخصت کر دے یعنی چھوڑ دے

ولا تذكرن يسرا وعسرا ماضيا

اور گذشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر

وغادر ذرا اهل الهوا ورضاءهم

اور اہل ہوا کی پناہ اور رضامندی کو چھوڑ دے

وبادر الى الرحمان واطلب تراضيا

اور رحمان کیطرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو

ولا تشظين مثل الشذا وضائع

اور جلنے سے مت عاری ہو جیسے کہ کبھی اور وہ گھوڑا جو بیر...

وكن فى شوارعه ضليعا ناضيا

اور خدا تعالی کی راہوں میں ایک مضبوط گھوڑا اور سب سے آگے نکلنے والا ہو

وان لعنك السفهاء من طلب الهدى

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیری پر لعنت کریں

فکن فی مراضی اللہ باللعن راضیا

سو خدا تعالی کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے لعنت پر راضی ہوجا

ثم اذا کانت حقیقة الکسوف بالتعریف المعروف

پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ

انه هیئة حاصلة من حول القمر بین الشمس والارض فی اواخر ایام

اس ہیئت حاصلہ کا نام ہے کہ جب سورج اور زمین میں چاند حائل ہوجائے اور یہ حائل ہوجانا

الشهر فکیف یمکن ان یتکلم افصح العجم والعرب بلفظ یخالف محاورات

مہینہ کے آخر ایام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہے

القوم واللغة والادب وکیف یجوز ان یتلفظ بلفظ وضع لمعنی عند اهل

وہ ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے بالکل مخالف ہو اور کیونکر جائز ہے کہ ایسا

اللسان ثم یصرفه عن ذلك المعنی من غیر اقامة القرینة وتفصیل البیان

لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے موضوع ہے پھر اسکو بغیر اقامت کسی قرینہ

فان صرف اللفظ عن المحاورة ومعانیه المرادة عند اهل الفن واهل اللغة

کے اس معنی سے پھیرا جائے کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ اور معنی مراد مستعمل سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک

لا یجوز لاحد الا باقامة قرینة موصلة الی الجزم والیقین - وقد ذکرنا ان القرآن

جائز نہیں مگر اس حالت میں کہ کوئی یقینی قرینہ قایم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن

یصدق هذا البیان ولو کان الخسوف والکسوف فی ایام غیر الایام

اس بیان کی تصدیق کرتا ہے اور اگر کسوف خسوف ایسے ایام میں ہوتا جو اسکے لئے

المعتادة بالتقلیل او الزیادة لما سماه القرآن خسوفا ولا کسوفا بل ذکره بلفظ

سنت قدیمہ میں مقرر نہیں ہے تو قرآن اسکا نام خسوف کسوف نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ

اخر وبینه ببیان اظهر ولکن القرآن ما فعل کذا کما انت تری بل سماه

سے بیان کرتا لیکن قرآن نے ایسا نہیں کیا جیسا کہ تو دیکھتا ہے بلکہ اسکا نام

الخسوف خسوفا ليفهم الناس امرًا معروفا نعم ما ذكر الكسوف باسم الكسوف

خسوف ہی رکھا تا کہ لوگوں کو سمجھا دے کہ یہ خسوف معروف ہی کوئی اور چیز نہیں ہاں قرآن نے کسوف کو کسوف کے

ليشير الى امر زائد على المعتاد المعروف فان هذا الكسوف الذى ظهر بعد

لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کیطرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن

خسوف القمر كان غريبا ونادرة الصور وان كنت تطلب على هذا شاهدًا

کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اسپر کوئی گواہ طلب کرتا ہے

او تبغى مشاهدا فقد شاهدت صوره الغريبة واشكاله العجيبة ان كنت

یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے

من ذوى العينين ثم كفاك فى شهادته ما طبع فى الجريدتين المشهورتين

پھر تجھے اسبارہ میں وہ خبر کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار

المقبولتين اعنى الجريدة الانكليزية بانير وسول ملترى كزت المشاعتين

یعنے پانیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھے گئے ہے اور وہ دونو

فى مارچ سنه ۱۸۹۴ والمشتهرتين - واما تفصيل الشهادتين فهو ان

پرچے مارچ ۱۸۹۴ء کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں - اور ان کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ ان دونو

هذا الكسوف الواقع فى ٦ - ابريل سنه ۱۸۹۴ متفرد بطرائفه ولم ير مثله

پرچوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے عجائبات میں متفرد اور غیر معمولی ہے یعنے وہ ایک ایسا کسوف ہے

من قبل فى كوائفه واشكاله عجيبة واوضاعه غريبة وهو خارق للعادة ومخالف للمعمول

جو اسکی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور اسکی شکلیں عجیب ہیں اور اسکی وضعیں غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے

والسنة فثبت ما جاء فى القرآن وحديث خاتم النبيين ولا شك ان اجتماع الخسوف والكسوف فى شهر رمضان

پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جسکا بیان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیا میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں کہ کسوف خسوف اس مہینہ

مع هذه الغرابة امر خارق للعادة واذا نظرت معه رجلا يقول انى انا المسيح الموعود والمهدى المسعود

رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہے اور جبکہ اسکے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہے کہ میں مسیح موعود

والملهم المرسل من الحضرت وكان ظهوره مقارنا بهذه الآية فلا شك انهما امران سمع اجتماعهما فى

اور مہدی ہوں اور خسوف کسوف کے ساتھ اسکا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور ایسے ہیں جو پہلے کسی زمانہ میں جمع نہیں ہوئے جو انکار کرے

[illegible]

وقوعه فی حین من الاحیان۔ ثم لما ظهرت هذه الآیة فی هذه الدیار وهذا

کہ کسی وقت پہلے اس سے یہ کسوف خسوف مدعی مہدویت کے وقوع میں آچکا ہے پھر جبکہ یہ نشان اسی ملک اور اسی مقام

المقام ولم یظهر اثر منها فی بلاد العرب والشام فهذه شهادة من الله العلّام لصدق

میں ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ اسکا نشان نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے

دعوانا یا اهل الاسلام فقوموا فرادیٰ واترکوا من بخل وعاد

صدق دعویٰ پر ایک نشان ہے پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص بخیل اور دشمن ہو اسکو چھوڑ دو

ثم تفکّروا ودعوا عنادا ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة ولا تفسدوا افسادا ولا تعرضوا

پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک مت کرو اور جلدی سے

مستعجلین۔ یا عباد الله رحمکم الله اتقوا الله ولا تتکبّروا وفکّروا وتدبّروا

کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک

ایجوز عندکم ان یکون المهدی فی بلاد العرب او الشام وآیته تظهر

جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اسکا نشان ہمارے

فی هذا المقام وانتم تعلمون ان الحکمة الالهیة لا تبعد الآیات من اهلها

ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اسکے اہل سے جدا نہیں کرتی

وصاحبها ومحلّها فکیف یمکن ان یکون المهدی فی مغرب الارض وآیته

پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اسکا نشان

تظهر فی مشرقها فکفاکم هذا ان کنتم من الطالبین۔

مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم مع ذلک لا یخفی علیکم انّ بلاد العرب والشام خالیة عن

پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے مدعی کے وجود

اهل هذه الادعاء ولن تسمع اثرا منه فی تلک الارجاء ولکنکم تعلمون انی

سے خالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں

اقول من بضع سنین بامر رب العالمین انی انا المسیح الموعود والمهدی

کئی برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی

المسعود وانتم تكفرونني وتلعنونني وتكذبونني وجاءتكم البينات وازيلت

مسعود ہون اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیان تمہارے پاس

الشبہات ثم كنتم على التكفير مصرين - اعجبتم ان جاءكم منذر منكم

پہنچین اور تمہاری شبہات دور کئے گئے اور پھر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے کیا تمنے تعجب کیا کہ تم مین سے ایک ڈرانے

على راس المائة فى وقت نزول المصائب على الملة واشتداد العلة وكنتم

والا صدی کے سر پر آیا اور اُسوقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتین اُتر رہی تہین اور بیماری بہت شدت کر گئی تہی

تنتظرون من قبل كانتظار الاهلة وقد جاءكم فى ايام احاطة الضلالات

اور تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تہے کہ جیسی چاند کی انتظاری کیجاتی تہی اور آنیوالا اس وقت تمہارے پاس آیا کہ جب

وتغير الحالات بعد ما ترك الناس الحقيقة وفارقوا الطريقة الا تنظرون او صرتم

گمراہیٔین محیط ہو چکی تہین اور حالات بدل چکے تہے اُسوقت کے بعد کہ لوگون نے حقیقت کو چہوڑ دیا اور طریقت سے دور

كالعمين الا تذكرون ما قال عالم الغيب وهو اصدق القائلين وبشركم

جا پڑے کیا تم دیکھتے نہین یا تم اندہون کیطرح ہو گئے کیا تم وہ باتین یاد نہین کرتے جو عالم الغیب نے کہین اور اُسنے تمہین ایک

بامام آتٍ فى كتابه المبين وقال ثلة من الاولين

آنیوالے امام کی قرآن کریم مین خبر دی ہے اور کہا کہ ایک گروہ پہلون مین سے اور ایک

وثلة من الاخرين ولكل ثلة امام فانظروا هل فيه كلام فاين تفرون

گروہ پچھلون مین سے ہوگا اور ہر ایک گروہ کے لیئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچ کیا اسمین کوی کلام ہے سو تم

من امام الاخرين -

امام الآخرین سے کہان بہاگتے ہو -

القصيدة

بُشریٰ لكم يا معشر الاخوان	طوبىٰ لكم يا مجمع الخلان
تمہین اے جماعت برادران بشارت ہو	تمہین اے جماعت دوستان مبارک ہو
ظهرت بروق عناية الحنان	وبدا الصراط لمن له العينان
خدا تعالی کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی	اور جو شخص دو آنکہین رکھتا ہے اسکے لیئے راہ کہل گیا

النيّران بهذه البلدانِ

سورج اور چاند کو ان ملکون مین

وبشارة من سيّدٍ خير الورىٰ

اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولها كصاعقة السّماء مهابة

اور انہین صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے

اليوم يوم فيه حصحص صدقنا

آج وہ دن ہے جسمین ہمارا صدق ظاہر ہوگیا

اليوم يبكی كلّ اهل بصيرة

آج ہر یک اہل بصیرت رو رہا ہے

ومصدّقا انوار نبأ نبيّنا

اور دوسرے یہ سبب ہے انوار آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کو تصدیق کرتے ہین

اليوم كل مبايع ذي فطنة

آج ہر یک دانا بیعت کرنے والا

اليوم من عادا رأىٰ خسرانه

آج ہر یک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا

اليوم كل موافق ذي قربة

آج ہر یک موافق ذی قربت نے

ظهرت كمثل الشمس حجّة صدقنا

آفتاب کیطرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی

مات العدا بتفكّن وتندّم

دشمن شرمندگی اور ندامت سے مرگئے

الله اكبر كيف ابدا آيته

کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اُس نے نشان کو ظاہر کیا

خسفا باذن الله فی رمضانِ

باذن اللہ رمضان مین گرہن لگ گیا

ظهرت مطهّرة من الادرانِ

ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی میل اُسکے ساتھ نہین

وتشذّر كتشذّر الفرسانِ

اور سوارون کیطرح ایک رعبناک گردن کشی ہے

قد مات كل مكذّبٍ فتّانِ

اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مرگیا

متذكّرا لمراحم الرحمانِ

اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتون کو یاد کرنا ہے

ومعظّما لمواهب المنّانِ

اور بخشایش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہین

ازداد ايمانا علىٰ ايمانِ

اپنے ایمان مین ایسا زیادہ ہوگیا کہ گویا نیا ایمان پایا

والتاح مقعده من النيّرانِ

اور اُس کا آگ مین ٹھکانا ہونا ظاہر ہوگیا

قد شدّ ربط جنانه بجنانی

اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کرلیا

او كالخيول الصافنات بثنانِ

یا اپنی شان مین ان گھوڑون کیطرح جب قدم کے مقابل پر اٹکا

والحق بان كصارم عريانِ

اور حق ایسا کھل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

كشف الغطا بانارة البرهانِ

برہان کو روشن کرکے پردہ کو کھولدیا

هل كان هذا فعل رب قادر
کیا یہہ خدا تعالی کا فعل ہے

هذا بنجوم او من الجفر الذی
کیا یہہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے

فارجع الی الحق الذی اخزی العدا
سو اُس خدا کی طرف رجوع کر جسنے دشمنوں کو رسوا کیا

الیوم بعد مرور شهر صیامنا
آج رمضان کے گذرنے کے بعد

الیوم یوم طیّب ومبارک
آج دن پاک اور مبارک ہے

من حارب المقبول حارب ربه
جس نے مقبول سے جنگ کیا اسنے اپنے رب سے جنگ کیا

من کان فی حفظ الاله وعونه
جو شخص خدا تعالی کی حفاظت اور مدد میں ہو

کیدوا جمیعا کلکم لاهانتی
تم سب ملکر میری اہانت کے لئے کوشش کرو

قوموا لتحقیری بعزم واحد
تم میرے حقیر کرنیکے لئے ایک ہی قصد کے ساتھ اٹھہ کھڑے ہو

کونوا کذئب ثم صولوا بالمدی
تم بہیڑئیے ہو جاؤ پہر کاردوں کے ساتھ حملہ کرو

هل یستوی اهل السعادة والشقا
کیا سعید اور بدبخت برابر ہو سکتا ہے

الوقت یدعو مصلحا ومجددا
وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے

ام هل تراه مکائد الانسان
یا تو اسکو انسان کا فریب سمجھتا ہے

فکّرت فیه کمفترٍ فتان
جسمیں تو نے مفتریوں فتنہ انگیزوں کیطرح فکر سے کام لیا ہے

واهان کل مکفر لعّان
اور ہر ایک کافر ٹھہرانیوالے لعنت کرنیوالیکو بیعزت کردیا

عید لاقوام لنا عیدان
اور لوگوں کے لئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عید ہیں

یخزی بایته ذوی الطغیان
اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کررہا

فهوی شقا فی هوّة الخسران
سو وہ بدبختی سے زیان کاری کی گڑھے میں گرا

من یهلکنه وان سعی الثقلان
اسکو کون ہلاک کرسکتا ہے اگرچہ جن وانس کوشش کریں

ثم انظروا اکرام من صافانی
پہر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جسنے مجھے اپنی دوستی کیلئے چن لیا

ثم انظروا اعظام من والانی
پہر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے عزت بخشتا ہے جسنے مجھے دوست پکڑا ہے

ثم انظروا اقدام من نلجانی
پہر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا ہمراز ہے

افانت اعمی او اخ الشیطان
کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بھائی

فارنوا بنظر طاهر وجنان
سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

أتظنّ أنّ الله یخلف وعده
کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کریگا
أفأنت تنکر موعد الفرقانِ
کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

یا أیّها النّاس اترکوا طرق الإبا
اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو
کونوا لوجه الله من أعوانی
اور خالصاً للہ میرے انصار میں سے بنجاؤ

یا أیّها العادون في جهلاتهم
اے حد سے لوگوں جو باطل باتوں میں حد سے گزر گئے ہو
توبوا من الإفساد والطغیانِ
فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

لا تغضبوا المولیٰ وتوبوا واتّقوا
اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو
وکخائف خرّوا علی الأذقانِ
اور ڈرنے والوں کیطرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

القمر یهدیکم الی نور الهدیٰ
چاند تمہیں ہدایت کیطرف رہنمائی کرتا ہے
والشمس تدعوکم الی الإیمانِ
اور سورج تمہیں ایمان کیطرف بلا رہا ہے

ظهرت لکم آیات خلّاق الوریٰ
تمہارے فائدہ کیلئے خدا تعالیٰ کیطرف سے نشان ظاہر ہو گئے
في ملککم لمؤیّدٍ سبحانی
وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کیلئے ظاہر ہوئے

هل هذه من قسم عمل منجّمٍ
کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے
أو آیةٌ عظمیٰ عظیم الشّانِ
یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

هذا حدیث من نبیّ مصطفی
یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے
کهف الأنام وسیّد الشجعانِ
پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کے

جلت الفتوح وبان صدق کلامنا
فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا
وتبیّنت طرق الهدیٰ ومکانی
اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

أفبعد ما کشف الغطا بقی الإبا
کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی
ویلٌ لمجترئٍ مصرٍّ جانی
اس شخص پر واویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنیوالا گنہگار ہو

ما کان قطّ ولا یکون کمثله
اس مہینہ کیطرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا
شهرٌ بهذا الوصف في الأزمانِ
اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

شهدت ید المولیٰ فهل منکم فتیً
خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دیدی پس کیا کوئی مرد ہے
یُبدی المحبّة بعد ما عادانی
جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے

وأراد ربي أن يُري آياته

اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے

ويمزّق الدجّال ذا الهذيان

اور دجّال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کردے

أني أري كالميت من أذاني

جس نے مجھے دکھ دیا میں اسکو مردے کی طرح دیکھ رہا ہوں

لا تسمعن أصواته آذاني

اور میرے کان اسکی آواز نہیں سنتے

هذا زمان قد سمعتم ذكره

یہہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سن چکے ہو

من خير خلق الله والقرآن

کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن سے

من فاته هذا الزمان فقد هوى

جسکو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا

واختار جهلا وادي الخذلان

اور اپنی جہالت سے وادیٔ خذلان کو اُسنے پسند کر لیا

كم من عدو يشتمون تعصّبا

بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں نکالتے ہیں

ويرون آياتي ونور بياني

اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں

وخيالهم يطفو كحوت ميّت

اور اُن کا خیال مردہ مچھلی کی طرح تیرتا ہے

لا ينظرون مواقع الإمعان

غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے

شهدت لهم شمس السماء ومثلها

اُنکے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی

قمر فيرتابون بعد عيان

اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہیں

خرجوا من التقوى وتركوا طرقه

تقوے سے خارج ہو گئے اور تقوی کی راہ چھوڑ دی

بوساوس دخلت من الشيطان

باعث اُن وسوسوں کے جو شیطان کی طرف سے اُنمیں داخل ہو گئے

يا مكفري أهل السعادة والهدى

اے وے لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو

اليوم أنزلتم بدار هوان

آج تم ذلت کے گھر میں اتارے گئے

توبوا من الهفوات يغفر ذنبكم

اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گنہ بخشے جاویں

والله برّ واسع الغفران

اور خدا تعالی نیکوکار وسیع المغفرت ہے

قد جاء مهديكم وظهرت آية

تمہارا مہدی آگیا اور نشان ظاہر ہو گیا

فاسعوا بصدق القلب يا فتياني

دوڑو اے میرے جوانو دلی صدق سے کوشش کرو

عندي شهادات فهل من مومن

میرے پاس گواہیاں ہیں پس کوئی ایمان لانیوالا ہے

نور يرى الداني فهل من داني

ایک نور ہے جو نزدیک آنیوالا اسکو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنیوالا ہے

ظهرت شهادات فبعد ظهورها
گواہیان ظاہر ہوگئین سو انکے ظہور کے بعد

ما عذركم فی حضرت السلطان
اللہ تعالی کی جناب مین کیا عذر کروگے

هذا أوان النصر من رب السما
یہہ رب السماء کیطرف سے مدد کا وقت ہے

ذی مصمیات موبق الفتان
جسکے تیر خطا نہین کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

نزلت ملائكة السماء لنصرنا
ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے

رعب العدا من عسکر روحانی
لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے

دخلت بروق الدین فی ارض العدا
دین کی روشنی دشمنون کے زمین مین داخل ہوگئی

وبدا الهدی کالدرر فی اللمعان
اور ہدایت چمکنے والے موتیون کیطرح ظاہر ہوگئی -

افترقبون کظالمین جهالةً
کیا تم ظالمون کیطرح محض اپنے جہالت سے

رجلا حریص السفك والاثخان
ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خونریزی کا حریص اور بہت خونریز ہو

لستم بأهل للمعارف والهدی
تم اس بات کے اہل نہین ہو جو معارف اور ہدایت تمہین معلوم ہو

فتلاعبوا بالدین کالصبیان
سو بچون کیطرح دین کے ساتہہ کہیلتے رہو

لا تعرفون نكات صحف الهنا
تم ہمارے خدا کے صحیفون مین جو معارف ہین انکو پہچانتے نہین

تتلون الفاظا بغیر معانی
اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑہتے ہو

قد جئتكم مثل ابن مریم غربةً
مین ابن مریم کیطرح غریب ہوکر تمہارے پاس آیا ہون

حق وربی یسمعن ویرانی
یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکہہ رہا ہے

السیف انفاسی ورمحی کلمتی
میرے انفاس میرے تلوار ہین اور میری کلمات میری نیزہ ہین

ما جئتکم کمحارب بسنان
اور مین جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتہہ نہین آیا

حق فلا یسع الوری انکاره
یہی سچ ہے پس انکار پیش نہین جاسکتا

فاترك مراء الجهل والکفران
سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چہوڑدے

یا طالب الرحمان ذی الاحسان
اے خدا ذوالاحسان کے طلب کرنیوالے

قم والهًا واطلبه کالظمآن
شیفتہ کیطرح اٹہہ اور پیاسے کیطرح اسکو ڈہونڈہ

بادر الیّ سأخبرنك مشفقا
میری طرف دوڑ کہ مین تجہے شفقت کی راہ سے خبر دونگا

عن ذالك الوجه الذی اصبانی
اس منہ سے جسنے مجہے اپنی طرف کہینچا

احرق قراطیس البغاوۃ والابا

بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلادے

اعطیتُ نوراً من ذکاء مھیمنی

مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے

بارزتُ للّٰہ المھیمن غیرۃ

مین اللہ تعالی کیلئے غیرت کی راہ سے میدان مین نکلا ہون

واللّٰہ انّی اوّل الشجعان

اور بخدا مین سب بہادرون سے پہلے ہون

من کان خصمی کان ربّی خصمہ

جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالی اُسکا دشمن ہوگا

انّی رأیتُ ید المھیمن حافظی

مینے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا

من فضلہ انّی کتبتُ معارفاً

یہ اُسکے فضل سے ہے جو مینے معارف لکھے

یا قوم فی رمضان ظھرت اٰیتی

اے میری قوم میرا نشان رمضان مین ظاہر ہوا

فاقرء اذا ما شئتَ اٰیۃ ربّنا

پس اگر تو چاہے تو ہماری رب کی آیت کو پڑھ

ثمّ الحدیث حدیث اٰل محمّدٍ

پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

ھذا کلام نبیّنا وحبیبنا

یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے

ھذا اشدّ علی العدا وجموعھم

یہ پیشگوئی دشمنون پر بہت سخت ہے

وارکن الی الایقان والاذعان

اور یقین کیطرف جھک جا

لانیر وجہ البرّ والعمران

تا کہ مین جنگلون اور آبادیون کو روشن کرون

ادعو عدوّ الدین فی المیدان

اور دشمن دین کو میدان مین بلاتا ہون

وستعرفن اذا التقا الجمعان

اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونون لشکر ملین گے

قد بارز المولی لمن بارزنی

خدا اُسکے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

ومؤیّدی فی سائر الاحیان

اور ہر ایک وقت مین اپنا موید پایا

اُدخلت بحر العلم فی الکیزان

اور علم کا دریا کوزہ مین داخل کردیا

من ربّنا الرحمٰن والدیّان

خدائے رحمان اور جزائے دہندہ سے

خسف القمر وتجاف عن عدوان

اور وہ آیت یہ ہے کہ خسف القمر اور ظلم سے الگ رہ جا

شرح لما یتلی من الفرقان

قرآن شریف کی آیات کے شرح مین

فافرغ الیہ وخل ذکر اداني

پس اسکی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگون کا ذکر چھوڑ دے

من وقع سیف قاطع وسنان

تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

والحرّ بعد ثبوت امرٍ قاطعٍ
اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد

یُهدیٰ ولا یصغی الی بهتانٍ
ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کیطرف کان نہین دہرتا

لا تعرضوا عنّی وکیف صدودکم
تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے پیچھے ہوئے

عن مرسلٍ یهدی الی الفرقانِ
کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

ما جاءنی قومی شقا وتباعدوا
میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہین آئی اور دور ہوگئی

فترکتهم مع لوعة الهجرانِ
پس مینے باوجود سوزش جدائی انہین چھوڑ دیا

انی رئیت بهجر قومٍ فارقوا
مینے اس قوم کی جدائی مین جو جدا ہو گئی

حالًا کحالات مرسلٍ کنعانی
وہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

وسالت ربّی فاستجاب لی الدعا
اور مینے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی

فرجعت مجلوا من الاحزانِ
پس مین غمون سے نجات یافتہ ہو گیا

انّ العدا لا یفهمون معارفی
دشمن میرے معارف کو نہین سمجھتے

ویکذّبون الحق کالنّشوانِ
اور مستون کیطرح حق کی تکذیب کر رہے ہین

لا ینظرون تدبّرا وتفکّرا
اور تدبر اور تفکر سے نہین سوچتے

وتابطوا الاوهام کالاوثانِ
اور وہمون کو بتون کیطرح اپنی بغل مین رکھتے ہین

انّ العقول علی النقول شواهد
عقلین نقلون پر گواہ ہین

تحتاج انقال الی میزانِ
بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہین

انّ النهی ملکت یدا قلوبنا
عقل کے دونون ہاتھ ہمارے دلون کے مالک ہین

ونری بریق الحق بالبرهانِ
اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہین

انّ العدا یئسوا اذ انکشف الهدی
دشمن نومید ہوگئے جبکہ ہدایت کھل گئی

فالیوم لیس لهم بذاک یدانِ
پس آج انکو اسکے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہین

یا لاعنی خف قهر ربٍّ قادرٍ
اے میری لعنت کرنیوالے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر

واللہ انی مسلم ذو شانٍ
اور بخدا مین ایک مسلمان ذی شان ہون

واللہ انی صادق لا کاذب
اور بخدا مین صادق ہون نہ کاذب

شهدت سماء اللہ والملوانِ
آسمان اور رات دن نے گواہی دیدی

ودعت اہوائی لحُبّ مُہیمنی
حرص ہوا کو میں نے خدا تعالی کیلئے رخصت کر دیا
وترکت دُنیاکم بلطف عنانی
اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وتعلقت نفسی بحضرت ملجائی
اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا
وتبرّءت من کلّ نشب فانی
اور ہر یک مال فانی سے بیزار ہو گیا

لا تعجلوا وتفکروا وتدبّروا
مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو
والعقل کل العقل فی الامعان
اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

ان کنت لا تبغی الہدیٰ وتکذب
اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہے
فاضرّنی بجوارح ولسان
سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

والعن ولعن الصادقین وسبّہم
اور لعنت کرتا رہ اور سچوں کو لعنت کرتا
متوارث من قادم الازمان
قدیم زمانہ سے لوگوں کی ورثہ چلی آئی ہے

لن تعجزوا بمکائد ربّ السما
تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالی کو عاجز نہیں کر سکتے
للہ سلطان علی السلطان
خدا تعالی کا تسلط ہر یک تسلط پر غالب ہے

انظر ذُکاءً ثم قمراً منصفا
سورج اور چاند کو منصف ہونے کی حالت میں دیکھ
ہذان للکذّاب ینخسفان
کیا ان دونوں کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

یا لاعنی خف قہر ربّ شاہد
اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالی سے جو گواہ ہے خوف کر
ویریک آیات من الاحسان
اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

قمر القدیر وشمسہ بقضاءہ
چاند اور سورج کو گرہن لگا
خسفا وانت تصول کالسرحان
اور تو ابھی بھیڑئیے کی طرح حملہ کر رہا ہے

للہ آیات یریہا بعدہا
ان دونوں کسوفوں کے بعد خدا تعالی کے اور بھی نشان ہیں
ہذان قد جاءاک کالعنوان
یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں

ہذا من اللہ الکریم المحسن
یہ خدائے کریم محسن کی طرف سے ہے
فاستیقظوا من رقدۃ العصیان
سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

من کان فی بئر الشقا متہافتا
جو شخص بدبختی کے کنوئیں میں گرنے والا ہو
لا ینتصرن بل یہلکن کالعانی
اسکو مدد نہیں دی جاوے گی بلکہ وہ قیدی کی طرح مر گیا

لا تحسبوا بر الفساد حدیقة

تم اپنے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو

لا تظلموا لا تعتدوا لا تجترؤا

ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو

لا تکفروا یا قوم ناصر دینکم

اے میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ

قد جئتکم یا قوم من رب الوریٰ

اے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کیطرف سے آیا ہوں

ارسلت من ربی لانام فجئتکم

میں خدا تعالیٰ کیطرف بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا

هذا مقام الشکران مغیثکم

یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریادرس نے

یا قوم قوموا طاعة لامامکم

اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبرداری کر کے کھڑے ہو جاؤ

قد جاء یوم الله فارنوا واتقوا

خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو

لا یلهکم غول دنی مفسد

تمہیں کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے

قد قلت مرتجلا فجاءت هذه

میں نے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ

ما قلتها من قوتی لکنها

میں اسکو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر وہ

یا رب بارک ما بوجه محمد

اے خدا محمد صلعم کے منہ کیلئے اسمیں برکت ڈال

عذب الموارد مثمر الاغصان

جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پھلدار ہیں

وتباعدوا عن ذالك اللهبان

اور اُس لہبان سے دور رہو

واخشوا الملیك وساعة اللقیان

اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

بشریٰ لتواب اذا لاقانی

اس توبہ کرنے والے کو خوشخبری ہو جب وہ مجھ سے ملے

فاسعوا الی بستانه الریان

پس خدا تعالیٰ کے تروتازہ باغ کیطرف دوڑو

قد خصکم بعنایة وحنان

تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

وتباعدوا من معتد لعان

اور اُس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنیوالا اور لعنت کرنیوالا ہے

وتستروا بملاحف الایمان

اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کر لو

عن ربکم یا معشر الحدثان،

اے نوعمر لوگو

کالدر دراً وکسبیکة العقیان

موتی کیطرح ہیں یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

درر من المولیٰ ونظم بنانی

موتی خدا تعالیٰ سے ہیں اور میری انگلیوں نے پروئے ہیں

ریق الکرام ونخبة الاعیان

جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدوں سے برگزیدہ ہے

ثم اعلم ان الله نفث فی روعی ان هذا الخسوف والکسوف فی رمضان آیتان مخوفتان لقوم اتبعوا

پھر جان کہ خدا تعالی نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کو ڈرانے کے

الشیطان وآثروا الظلم والطغیان وهیجوا الفتن واحبوا الافتنان وما کانوا منتهین فخوفهم

لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا سو خدا تعالی ان دونوں نشانوں کو ساتھ انکو ڈراتا ہے

الله بهما وکل من تبع هواه وترک الصدق ومان وعصی الله الرحمان فعیناذن الله لئن استغفروا لیغفرن

اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص وہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالی کی نافرمانی کی پس خدا تعالی پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی

لهم ویری المن والاحسان ولئن ابوا فان العذاب قد حان وفیهما انذار للذین اختصموا من غیر الحق

معافی چاہیں تو انکی گناہ بخشی جائیگی اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آگیا اور انہیں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود

وما اتقوا الرب الدیان وتهدید للذی ابی واستکبر وما ترک الحران فاتقوا الله ولا تعثوا فی الارض

ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالی سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا

مفسدین۔ وما لکم لا تخافونه وقد ظهرت آیة التخویف من رب العالمین۔ وقد ثبت فی الصحیحین

سو خدا سے ڈرو اور زمین پر فساد کرنے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کی نشان ظاہر ہو گئے اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت

عن نبی الثقلین وامام الکونین صلی الله علیه وسلم فی الدارین انه قال لتفهیم اهل الایمان ان

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا

الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته ولکنهما آیتان من آیاته یخوف

کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالی کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کیلئے انکو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالے

الله بهما عباده فاذا رأیتموها فافزعوا الی الصلوٰة فانظر کیف وصا سید السادات وخاتم

کے دو نشان ہیں خدا تعالی ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم انکو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت

النبیین۔ وفی الحدیث اشارة الی ان تلک الآیتین من الرحمان مخصوصتان لتخویف عصاة

صلعم نے خوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث میں اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کو ڈرانے کیلئے ہیں اور اسوقت ظاہر ہوتے

الزمان ولا یظهران الا عند کثرة المعاصی وغلو الخلق فی العصیان وکثرت الخبیثات والخبیثین

ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں

ولاجل ذلک امر صلعم عند رؤیتهما لفعل الخیرات والمبادرة الی الصالحات من الصلوات

اور اسی غرض سے رسول اللہ صلعم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں اور نیک کام کیطرف جلدی کریں

والصدقات بامحاض النيات والدعاء والبكاء كالقانتين والقانتات والرجوع الى الله والذكر

جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور اللہ تعالی کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام

والتضرعات والقيام والركوع والسجدات والتوبة والانابة والاستغفار وطلب المغفرة من الغفار والخشوع

اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی

والابتهال والانكسار ومثل ذلك على حسب الطاقة من الاحسان وفك الرقبة والعتاقة ومواسات اليتمى

حسب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غمخواری

والغرباء والتذلل كل التذلل في حضرة الكبرياء رب السموات والارضين فكان السر في

اور جناب الٰہی میں تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی بجاآوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید

هذه الاعمال والخشوع والابتهال ان الشمس والقمر لا تنكسفان الا عند آفة نازلة وداهية منزلة

ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہونیوالی ہو اور کوئی مصیبت

وعند قرب ايام الباس وانعقاد اسباب الشر الذى هى مخفية عن اعين الناس ويعلمها رب العلمين

کا زمانہ قریب ہوا اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف انکو خدا تعالی جانتا ہے

فتقتضى رحمة الله تعالى وحكمته التى ترى اللطف والجمال ان يعلم الناس عند كسوف طرقا هى تدفع

پس خدا تعالی کی رحمت اور اسکی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلاوے جو کسوف

موجباته وتزيل سيئاته فعلمهم هذه الطرق على لسان خير المرسلين - ولا شك ان الحسنات

کے موجبات کو دور کردیں اور اسکی بدیوں کو مٹادیں پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریق سکھلائے اور کچھ شک نہیں کہ بدیاں

يذهبن السيئات وتطفى نيران ادموع المستغفرين - واذا عمل عبد عملا صالحا بامحاض النية

نیکیوں سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں اور جسوقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے

وكمال الطاعة وارضى به ربه بتحمل الاذية فيعارض هذا العمل الذى كسبه الشر الذى انعقد بسببه

اور خدا تعالی کو اس سے راضی کردیتا ہے پس وہ نیک عمل اسکی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جسکے اسباب مہیا ہو گئے ہیں پس خدا تعالی اس

فيجعله الله من المحفوظين - وهذا من سنة الله ان الدعاء يرد البلاء ولا يلتقى دعاء وبلاء الا وان

عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے اور یہ خدا تعالی کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونوں

الدعاء يغلب باذن الله اذا ما خرج من شفتى الاوابين فطوبى للداعين -

جمع نہیں ہوتیں مگر دعا باذن الٰہی بلا پر غالب آتی ہے جبکہ ایسے لبوں سے نکلتی ہے جو خدا تعالی کیطرف رجوع کرنیوالے ہیں پس دعا کرنیوالوں کو خوشخبری ہو

واذا کان کسوف واحد من الشمس والقمر دالاً علی آفات الزمان وموجب انواع البلایا
اور جبکہ ایک گرہن ہی انواع آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جسمین دونون گرہن
والخسران فما بال زمان اجتمع فیہ کسوفان فاتقوا اللہ یا معشر الاخوان ولا تکونوا من
جمع ہوگئے ہون سو خدا تعالی سے ڈرو اور غافل مت ہو
الغافلین۔ لا یقال ان النیرین ینکسفان من اسباب اثبتت بالبرہان وفصلت فی
یہ کہنا بیجا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابون مین
الکتب بتفصیل البیان فما لہا وللآفات تتوجہ الی نوع الانسان عند کثرۃ العصیان لان
درج ہین پس انکو ان آفات سے کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہون کی شامت سے آتی ہین
الامر الذی مثبت عند اولی العرفان ہو ان اللہ خلق الانسان لیدخلہ فی المحبوبین
کیونکہ عارفون کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خدا تعالی نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ اسکو محبوبون
المقبولین او المردودین المطرودین۔ وجعل تغیرات العالم دالۃ علی خیرہ وشرہ ونفعہ
ہین یا مردودون مین داخل کرے اور اللہ تعالی نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر و شر اور نفع
وضرہ وجعل العالم لہ کمثل المبشرین والمنذرین۔ وکلما اراد اللہ من عذاب
اور ضرر پر دلالت کرنیوالے پیدا کئے ہین اور اسکے لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کیطرح بنا دیا ہے اور ہر یک وہ عذاب
وتعذیب اہل الزمان فلا ینزل الا بعد ما اذنبت ایدی الانسان واصر علیہ کاصرار اہل
جو خدا تعالی نے انسانونکی سزا دہی کیلئے مقرر کیا ہے وہ قبل اسکے جو انسان گناہ کرے اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے
الطغیان واعتدی کالمجترئین۔ وقد جعل لکل شیء سببا فی العالمین۔ وجعل کل آیۃ
گذر جائے نازل نہین ہوتا اور خدا تعالی نے عالم مین ہر یک شے کیلئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر یک ڈرانیوالا
مخوفۃ فی الزمان تنبیہا لاہل الشقاوۃ والخسران وانذارا للمسرفین۔ ومبشرۃ
نشان بدبختون اور زیادتی کرنیوالون کیلئے مقرر کیا ہے اور وہ نشان ان کے لئے
للذین نزلوا بحضرۃ الوفاء وحلوا محل الصفاء والاصطفاء منقطعین۔ وہذہ سنۃ
مبشر ہے جو وفا کے آستانہ پر اتر آئے اور صفا اور اصطفا مین منقطع ہوکر نازل ہوئے اور یہ ایک سنت
مستمرۃ وعادۃ قدیمۃ تجد آثارہا فی قرون خالیۃ من حضرۃ متعالیۃ۔ وکذلک جاء
قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ مین خدا تعالی کیطرف سے پایگا۔ اور اسی طرح

فی کتب الاوّلین۔ وان کنت فی شک فانظر الاصحاح الثانی من صحف یوئیل والثانی
پہلی کتابوں میں آیا ہے اور اگر تجھے شک ہے پس تو دوسرا باب یوئیل نبی کی کتاب کا اور
والثلاثین من حزقیل واتق اللّٰہ ولا تتبع سبل المجرمین۔
۳۲ بتیس باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ کی پیروی مت کر۔

وحاصل الکلام ان الخسوف والکسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا فھو
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانیوالے نشان ہیں اور جب یہ دونوں
تھدید شدید من الرحمان واشارۃ الی ان العذاب قد تقرر واکّد من اللّٰہ لاھل
جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ظالموں کے لئے
العدوان ومع ذالک من خواصھما انھما اذا ظھرا فی زمان وتجلیا لبلدان فینصر اللّٰہ
بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اسکے انکے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دونو ملکر کسی زمانہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر انکا
اھلھا المظلومین۔ ویقوی المستضعفین المغلوبین ویرحم قوماً اوذوا وکفروا
ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں انکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے
ولعنوا من غیر حق فینزل لھم آیات من السماء وحمایات من حضرۃ الکبریاء ویخزی
گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سو انکی تائید کیلئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکروں
المنکرین المعادین ویحکم بالحق وھو احکم الحاکمین۔ ویقضی بین المتشاجرین
اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے اور نزاعوں کا تصفیہ کر کے تجاوز کرنیوالوں
ویقطع دابر المعتدین۔ فتصیبھم خجالۃ واجحام وتندم وانھزام وکذالک یجزی
کی بیخکنی کر دیتا ہے سو انکو ایک شرمندگی اور زد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ
الکاذبین یحب الضعفاء الاتقیاء ویجیح اصل المفسدین الذین یترکون
جھوٹوں کو سزا دیتا ہے کمزوروں اور نیکبختوں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بیخکنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح
وصایا الحق ومواقعھا ویقفون ما لیس لھم بہ علم ویقولون اٰمنّا بالقراٰن
اور اُن کے مواقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جنکا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لائے
وما ھم بمؤمنین یصرّون علی امور لا یعلمون حقیقتھا وامروا بالتزام طرق التقوی
حالانکہ نہیں ایمان لائے اُن امور پر اصرار کرتے ہیں جنکی حقیقت کی انہیں خبر نہیں اور حکم تھا کہ تقوی کے طریقوں کو لازم پکڑو

فترکوھا وکفروا اخوانہم للمومنین - اولئک یئسوا من ایام اللہ وبشاراتھا
سو انہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بھائیوں کو کافر ٹھہرایا - یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دنوں اور انکی بشارتوں سے ناامید ہو گئے
ونبذوھا وراءھا بعد المبعدین - وسیعلمون کیف یکون مآل المفتتنین للخائنین -
اور ان کو بہت دور ڈالدیا پس عنقریب جان لینگے کہ فتنہ پردازوں اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے
ومن خواص ھذین الکسوفین انہما اذا اجتمعا
اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ
فی رمضان الذی انزل اللہ فیہ القرآن - فیشیع اللہ بعدھا العلوم
رمضان میں جمع ہوں وہ رمضان جسمیں قرآن نازل ہوا سو انکے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلائے گا
الصادقۃ الصحیحۃ ویبطل البدعات الباطلۃ القبیحۃ ویھوی الناس الی
اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان
امامہم باستعدادات شتی وتجری من العلوم الحقۃ انھار عظمی ویتوجہ
تجلی دکھلائے گا وہ نہایت مہربانی کی تجلی ہوگی اور زمین میں اسکی مثل نہ پائی جائیگی اور لوگ اپنے امام کیطرف مختلف استعدادوں کے
الخلق من القشر الی اللب ومن البغض الی الحب ومن المجاز الی الحقیقۃ ومن
ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہریں جاری ہونگی اور لوگ چھلکے سے مغز کیطرف توجہ کرینگے اور بغض سے حب کیطرف پھرینگے اور مجاز
التیہ الی الطریقۃ ویتنبہ الذین اخطأوا مشربہم من الحق والصواب
سے حقیقت کیطرف آئینگے اور آوارہ گردی سے راہ راست کیطرف رخ کرینگے اور جنہوں نے اپنے مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائینگے
ویرجع الذین سرحوا افکارھم فی مرعی التباب ویتندم الذین ضاع من ایدیہم
اور جو ہلاکت کیطرف گئے تھے وہ پھر رجوع کرینگے اور جن کے ہاتھوں سے امام کی تعظیم ضایع ہو گئی وہ شرمندہ ہونگے اور جنہوں نے
تعظیم الامام ویتطہر الذین تلطخوا من انواع الآثام ویہیج تلک التاثیرات
ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اٹھاوینگے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے
فی قوی الافلاک بحکم مالک الاحیاء والاھلاک فیمتلأ العالم من التوحید
کے قویٰ میں جوش میں آئینگی اس مالک کے حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس یہ عالم توحید اور معرفت کے
وانوار العرفان ویخزی اللہ حماۃ الشرک والکذب والعدوان وتاتی ایام جذبات اللہ
نور سے بھر جائیگا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹھ اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کریگا اور بعد گمراہی کے جذبات الٰہی

بعد ایام الضلال وتجد کل نفس ما تلیق بها من الکمال فمن کان حریا بمعارف

کے دن آئینگے اور ہر یک نفس اُس کمال کو پالے گا جو اسکی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف

التوحید یعطی له غض طری من حقائق الکتاب المجید ومن کان مستعدا للعبادات

کے لائق ہوگا اُسکو تازہ بتازہ حقائق قرآن شریف عطا ہونگے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا

یُعطی له توفیق الحسنات والطاعات ویجعل الله مقام المجدد مرکز البلاد ومرجع

اُسکو حسنات کی توفیق دی جائیگی اور خدا تعالی مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کریگا اور مرجع عباد

العباد ویبلغ اثره الی اقصی الارضین۔

ٹہرائیگا اور زمین کے کنارون تک اُسکا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الی الله المطاع

پس خلاصہ کلام یہ کہ اس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص مین سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالی کیطرف

وحسرة المتکبرین ویسر المنکسرین لله فیهما تجلیات جمالیة وجلالیة فلا تعجب فان الحضرة

لوگون کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہونگے اور شکستہ دل راحت پائینگے اور خدا تعالی کو اس کسوف خسوف مین تجلیات جمالی اور جلالی ہین

متعالیة فتقدیم القمر علی الشمس اشارة الی تقدیم التجلی الجمالی وانکساف الشمس بعده اشارة

پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کیطرف اشارہ ہے اور پھر اُسکے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کیطرف اشارہ

الی التجلی الجلالی فاتقوا ان کنتم متقین وفی هذا التجلی الجلالی والجمالی اشارة الی ان مهدی

ہے اور اس جلالی اور جمالی تجلی مین اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ مسیح آخر الزمان دونون

آخر الزمان ومسیح تلک الاوان یوصف بکل نوع فقر وسیادة ویعطی نصیبا معتدا به من کل سعادة ویُصبغ

نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر یک سعادت مین سے اُسکو نصیب ہوگا

بصبغ القمریین والشمسیین والجمالیین والجلالیین باذن احسن الخالقین۔

قمریون اور شمسیون اور جمالیون اور جلالیون کے رنگ دیا جائیگا

فلا تتیهوا فی بوادی الوسواس واعلموا ان مقت الله اکبر من مقت الناس

پس تم وسوسون کے جنگلون مین آوارہ مت پھرو اور یقینا سمجھو کہ خدا تعالی کا غضب انسانون کے غضب سے زیادہ ہے

فلا تتبعوا خطوات الخناس واتونی مومنین۔ وادعو الله ان یهب لکم فهما

پس تم خناس کی پیروی مت کرو اور مومن بنکر میرے پاس آجاؤ اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا تعالی تمہین سمجھ

وبصرًا ولسانًا وقلبًا واذنًا ووجدانًا ويهديكم ويجعلكم من المهتدين۔ علموا

اور زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مندوں میں کر دے۔ اے

يا معشر الغافلين ان الله لا يضيع الدين وقد جرت سنّته واستمرت عادته

غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سنت اور عادت اسیطرح پر جاری

انه اذا جاء زمان الظلام وجعل دين الاسلام غرض السهام وطال عليه السنة الخواص والعوام

ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجاوے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھہرایا جاوے اور اسپر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں

واختار الناس طرق الارتداد وافسدوا في الارض غاية الافساد فتوجه القيومية

اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کر لیں اور زمین میں غایت درجہ کا فساد ڈالدیں پس قیومیت الٰہیہ توجہ

الالٰهية الى حفظه وصيانته ويبعث عبدًا لاعانته فيجدد دين الله بعلمه وصدقه

فرماتی ہے کہ تا دین کی حفاظت کرے اور کوئی بندہ اسکی اعانت کیلئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق

وامانته ويجعل الله ذلك المبعوث زكيًّا وبالفيوض حريًّا ويكشف عينه ويهب له

اور امانت کے ساتھ تازہ کر دیتا ہے اور خدا اُس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اسکی آنکھ کھولتا ہے اور اُس کو تازہ

علمًا غضًّا طريًّا ويجعله لعلوم الانبياء من الوارثين۔ فياتي في حلل تقابل حلل

بتازہ علم بخشتا ہے اور نبیوں کے علموں کا اُسکو وارث ٹھہراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرایوں میں آتا ہے جو

فساد الزمان وما يقول الا ما علّمه لسان الرحمان وتعطى له فنون من مبدء

فساد زمانہ کے پیرایوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اُسے سکھایا ہوا اور مبدء فیضان سے کئی

الفيضان على مناسبات فساد اهل البلدان ثم لا تعجب من انّ روحانية القمر

قسم کے علم اوسکو دئیے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی روحانیت

تقبل بعض انوار الله في حالة الانخساف وروحانية الشمس في وقت الانكساف

حالت انخساف میں کچھ انوار الٰہی قبول کر لیتی ہے ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی۔

فان هذا من اسرار الٰهية وعجائبات ربانية فلا تكن من المرتابين۔

کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بھیدوں اور عجائبات میں سے ہے پس اسمیں شک مت کر۔

وربما يختلج في قلبك انّ القرآن لا يشير الى رمضان فاعلم

اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گذریگا کہ قرآن رمضان کیطرف اشارہ نہیں کرتا پس جان لے

ان الفرقان ذکرہ علی الطریق المجمل المطوی وھو کاف للبصیر الزکی ولا حاجة الی

کہ قرآن نے مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے اور کسی تفصیل

تفصیل وتبیین۔

کی حاجت نہیں۔

واما اذا سئلت شیئا عن تفصیله فاعلمك اقل من قلیله فاعلم

لیکن اگر تو کچھ اسکی تفصیل چاہے سو مین کمتر از کم تجھے بتلاتا ہون سو جان کہ خدا تعالی نے

ان الله تبارك وتعالی اسّس نظام الدین من رمضان فانه انزل فیه القرآن

دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس مین قرآن نازل کیا ہے

فلما ثبتت خصوصیة ھذا الشھر المبارك بنظام الدین وفیه لیلة القدر

پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے مین لیلۃ القدر ہے

وھو مبدءٌ لانوار الدین المتین وثبت ان العنایة الالٰھیّة قد توجھت

اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ رمضان مین ہے نظام خیر کی

الی نظام الخیر فی رمضان واجرت الفیضان فبان ان الله لا یتوجه لی

طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداء فیضان کا اسی مہینہ سے ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالے

اعانة النظام فی اٰخر ایام الظلام الا فی ذالك الشھر المبارك للاسلام وقد عرفت

اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت صرف رمضان مین ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا

ان الانخساف والانکساف توجه جمالی وتجلی جلالی وفیه انوار للنشاءة ثانیة

ہے کہ خسوف اور کسوف جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہہ تجلی نشاۃ ثانیہ اور تبدلات

وتبدلات روحانیة وھو لبنة اولی لتاسیس نظام الخیر وتعمیر المساجد وتخریب

روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور

الدیر وتغلب فیه القوی السماویة علی القوی الارضیة والانوار المسیحیة علی الحیل الدجالیة

دیر کے خرابی کیلئے اور اسمین آسمانی قوتین زمینی قوتون پر غالب آجائینگی اور مسیحی نور دجالی حیلون سے

وتری الله خلقه سراجا وھاجا فیدخلون فی دین الله افواجا وکان قدرا مقضیا من رب العالمین

بڑھ جائینگے اور خدا تعالی اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائیگا پس وہ فوج در فوج دین الٰہی مین داخل ہونگے۔

القصیدہ

قد جاء یوم اللہ یوم اطیب

خدا کا دن آگیا جو پاک دن ہے

بشری لذی رشد یقوم ویطلب

اس رشید کو خوشخبری ہو جو کھڑا ہوا ہے اور اسکو ڈھونڈتا ہے

سبقت ید اجبّارنا سیف العدا

ہماری جبار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے

فتری العدوّ النکس کیف یترّب

پس تو دشمن ضعیف کو دیکھیگا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

وانا المسیح فلا تظنن غیرہ

اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر

قد جاءك المہدی وانت تکذّب

تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے

ہل غادر الکفار من نوع الاذی

کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے

ام لا تری الاسلام کیف یذوّب

یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

حلّت بارض المسلمین جموعہم

مسلمانوں کی زمین میں انکے گروہ نازل ہوئے

وخبیثہم یوذی النبیّ ویأشب

اور انمیں سے جو پلید ہے وہ نبی صلعم کو دکھ دیتا اور عیب لگاتا ہے

انّی اری ایذاءہم وفسادہم

میں ان کے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں

ویذوب روحی والوجود یتقبّب

اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سوراخ ہوتا ہے

عینی جرت من قطر دمع عینہا

آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے

قلب علی جمر الغضا یتقلّب

دل افروختہ کوئلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے

من کلّ قنّات وجبل شاہق

تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے

وشوامخ نسلوا وطیء المجنب

اور اونچے پہاڑوں کے دشمن دوڑے اور عرب کی سرحد تک پہنچ گئے

وعلی قنان الشامخات مصیبۃ

اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے

عظمی فاین الوہد منہم تہرب

پس نشیب انکے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

ریح المصائف قد اطالت لہبہا

گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کر دئے

من سومہا وسہامہا نتعجّب

انکے چلنے اور اسکی لو سے ہم تعجب کرتے ہیں

ما بقی من سبب ولا من رمّۃ

کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا

الا الّذی ہو قادر ومسبّب

مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شبوا لظی الطغوی فبعد ضرامه

انھون نے حد سے بڑھنے کی آگ کو بھڑکا دیا سو اسکی بھڑکنے کے بعد

حرق کجبل ساطع اسنامه

یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اسکی چوٹی ہے

انی اری اقوالهم کاسنة

مین انکی باتون کو برچھیون کی طرح دیکھتا ہون

او کابن عم المرهفات کلالة

یا وہ دور کے رشتہ سے تلوارون کے چچیرے بھائی ہین

ظلعوا الی ظلم وزیغ جنشنة

کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کیطرف مایل ہو گئے

واری الذی الغول یهوی نحوهم

اور مین کینہ دیو کو دیکھتا ہون جو انکی طرف جھکتا ہی

ابل من الفاقات احنق صلبها

ایک اونٹ ہے جو فاقون سے اسکی کمر دبلی ہو گئی

لیسوا من الاسرار فی شئ هدی

اسرار ہدایت مین سے انکو کچھ بھی حصہ نہین

ما امنوا حتی اذا خسف القمر

ایمان نہ لائے یہانتک کہ چاند گرہن ہوا

یئسوا من الرحمان والکلم التی

خدا تعالی سے نومید ہو گئے اور نیز ان کلمون سے

اولم تکن تدری قلوب عدا الهدی

کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہین انکے دل نہین جانتے

اولم تکن عین البصیر رقیبنا

کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاڑ نہین رہی

هاج الدخان وکل طرف یشعب

دھوان اٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

فتن تبید الکائنات وتنهب

یہ وہ فتنے ہین جو ہلاک کرتے جاتے اور لوٹتے جاتے ہین

تؤذی القلوب جروحها وتعذب

دلون کو انکے زخم دکھ دیتے ہین اور عذاب پہنچاتے ہین

او کالسهام المصمیات تتبب

یا وہ ان تیرون کیطرح جو خطا نہین کرتے ہلاک کرنیوالے

والی کلام یؤذین ویحرب

اور اس کلام کیطرف مایل ہو گئے جو دکھ دیتی اور غصہ دلاتی ہی

والی اشائب قومهم یتاشب

اور ان جماعتون مین ملتا ہے۔

فاختار ادیار القوت یکسب

سو اس نے گرجا اختیار کیا تا قوت حاصل کرے

ما ان اری امن بالدقائق یارب

مین انہین کوئی نہین دیکھتا جو باریک باتون کو شناخت کرے

علهت قلوب المنکرین وانبوا

منکرون کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کیے گئے

کانوا علیها قائمین وثربوا

جنپر قایم تھے اور سرزنش کیے گئے

ان المهیمن مخزین من ینکب

کہ خدا تعالی راہ سے پھرنیوالے کو رسوا کرتا ہے

هل یستوی الاتقی ورجل لحوب

کیا پرہیزگار اور گنہگار دونون برابر ہو سکتے ہین

ظهرت علامات الخسوف بليلة
چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما ہین

طلق لذیذ والرواعد تصخب
ظاہر ہو گئین اور بادل آواز کر رہے ہین

متفرق غیم السماء وزجله
بادل الگ الگ ہین اور انکی جماعتین سفید ہین

بیض کأن نعاج واد تسرب
گویا جنگل کی بھیڑین ایک طرف چلی جاتی ہین

طورا تری مثل الظباء بحسنها
بعض وقت تو یہ بادلوں کے ٹکڑے ہرنون کیطرح اپنے حسن مین ظاہر ہوتے ہین

اخری کآرام تمیس وتهرب
اور کبھی کم عمر ہرنون کیطرح ناز سے چلتے اور بھاگتے ہین

قمر کظعن والسحاب قرامها
چاند ہودج نشین عورتون کیطرح ہے اور بادل اس ہودہ کا پردہ

والریح کلتها لینهی الاجنب
اور ہوا اسکا بار کیئے رہتی تاکہ اجنبی کو روکا جاوے

صبت علی قمر السماء مصیبة
آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی

وکمثلنا بزوال نور یرعب
اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے

انی اری قطرا لدیه کانه
مین مینہہ اسکے پاس دیکھتا ہون گویا کہ وہ

یبکی کرجل ینهبن ویخیب
اس شخص کیطرح روتا ہے جو لوٹا جاوے اور نومید کیا جاوے

یا قمر زاویة السماء تصبرن
اے گوشہ آسمان کے چاند

مثلی فید رکک النصیر الاقرب
میری مانند صبر کر پس خدا تیری مدد کریگا

ابشر سینحسر الظلام بفضله
خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائیگی

ان البلیة لا تدوم وتذهب
مصیبت ہمیشہ نہین رہتی اور چلی جاتی ہے

ان المهیمن لا یضیع ضیاءه
خدا اپنی روشنی کو دور نہین کرتا

فلکل نور حافظ ومورب
اور ہر ایک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کرنیوالا

هذا ظلام الساعتین وانی
یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور مین

من برهة ارنو الدجی واعذب
ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھہ رہا ہون اور دکھ اٹھا رہا ہون

تلج السحاب لتبکین تالما
تو بادل مین داخل ہوتا ہے تاکہ درد دل سے رو دے

والصبر خیر للمصاب واصوب
اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

ذرفت عیونك والدموع تحدرت
تیرے آنسو جاری ہو گئے

من مثلك الاواب هذا عجب
اور یہ تیرے جیسے اواب سے عجیب ہے

هلا سألت مجربا عند الاذى
تو نے دکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پوچھا

تبکی على هذا القليل من الدجى
تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے

اثنی على رب الانام فانه
میں خدا تعالی کی تعریف کرتا ہوں

قمر السماء مشابه بقريحتي
آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے

نصعت مقاصد ربنا بخسوفه
اُسکے گرہن سے ہماری خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے

ظهرت بفضل الله فی بلداننا
خدا کے فضل سے اُسکے بڑے نشان

قمر کمثل ظعينة فی ظعنها
چاند ایسا ہی جیسے ہودہ میں ہودہ نشین عورت

ودق الرواعد قد تعرض حوله
بادلوں کا مینہ اس کے گردا گرد ہے

غيم كاطباق تصر خيامه
بادل طبق بر طبق سے اسکے خیموں کی آواز آ رہی ہے

قمر بحليته مشاكهة الدم
چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے

فی جلهتيه بدا السحاب كانه
اسکے دونوں کناروں میں اس طرح سے بادل ہے گویا وہ

قد صار قمر الله مطعون الدجى
خدا تعالی کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

ولكل امر عقدة و مجرب
اور ہر یک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک تجربہ کار

سرنا بجوف الليل يامتاوب
ہم تو رات کی وسط میں پھر رہے ہیں اے رات کو جاگنے والے

ابدا نظيری فی السماء فاطرب
جو اس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

كطليح اسفار السرى يتطرب
اُس اونٹ کی طرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے

فاطلب هداه وما اخالك تطلب
سو اسکی ہدایت کو ڈھونڈھ اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے

ايأته العظمى فتوبوا وارهبوا
ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اس سے ڈرو

شاقتك جلوته وفيها ترغب
اسکا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

ارزامها فی كل حين يعجب
ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

رعد كمثل الصالحين یأوب
اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

وجه كغضبان يهول ويرعب
غصہ والوں کے طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے

كفف على ايدى التی هی تغضب
سوئی کے نقش کے دایرے میں اس طرح سے کہ ہاتھ میں جو غصہ میں ہو

ليل منير كافر فتعجبوا
چاندنی رات اندھیری رات بنگئی پس تعجب کرو

انی اراہ کنؤی دار خربة

مین اسکو خراب شدہ گہر کی خندق کیطرح دیکھتا ہون

کسفت ذکاء اللہ بعد خسوفه

پہر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

کسفت وظہر الکدر فی اجزاءھا

گرہن لگا اور اسکے تمام کنارون مین گرہن ظاہر ہو گیا

حتی اشتبہت فی الساعتین کغاسق

یہانتک کہ دو گہنٹہ مین شب تاریک کے مشابہ ہو گیا

وتبیّنت صور الظلام کانہا

اور اندہیری کی کئی صورتین ظاہر ہوئین گویا کہ سورج نے

النیّران تجاوبا فی امرنا

سورج اور چاند ہمارے امر مین متفق ہو گئے

لما رئیت النیرین تکسّفا

جبکہ مینے دیکہا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

ففہمت من لطف الکریم خطتی

پس مین خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام مین سمجھ گیا

النیّران یبشّران بنصرنا

سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہین

یا معشر الاعداء توبوا واتقوا

اے دشمنون کے گروہ توبہ کرو اور بچو

لم یبق الا مثل طلل یشجب

صرف نشان کیطرح باقی رہ گیا ہے جو غمگین کرتا ہے

انی اراہا مثل دارٍ تخرب

اور مین اسکو دیکہتا ہون جیسا کہ گہر خراب شدہ

عفت الانارة مثل ماء ینضب

اور روشنی اس طرح دور ہو گئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جاوے

ضاہت نذیرا یکفرن ویکذب

اس نذیر سے مشابہ ہوا جسکو کافر ٹہرایا گیا

القت یدا فی اللیل او ہی کوکب

اپنا ہاتہ رات مین ڈالدیا یا وہ ایک ستارہ ہے

قام الشہداء وزال الہیدب

اور گواہون کیطرح کہڑی ہو گئی اور شک کا بادل دور ہو گیا

وانار وجہہما وزال الغیہب

اور پہر دیکہا کہ ان دونون کا منہ روشن ہو گیا اور تاریکی جاتی رہی

ان السنا بعد الدجی مترقب

کہ اندہیری کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

غربا ونیّر دیننا لا یغرب

وہ دونو غروب ہو گئے اور ہماری دین کا نیر غروب نہین ہو گا

واللہ انی مرسل ومقرب

اور بخدا مین بہیجا گیا ہون اور قریب کیا گیا ہون

ان کان زعم العلم علة کبرکم

اگر تمہاری تکبر کا سبب علم کا زعم ہو

فاتوا بمثل قصیدتی وتعربوا

تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور عرب بنکر دکہاؤ

هذا ما اردنا لازالتنا وهامكم وتسكتيكم وانحا مكم فاقطعوا

یہ وہ ہے جو ہمنے تمہارے وہموں کے دور کرنے کیلئے اور تمہارے ساکت کرنیکے لئے ارادہ کیا ہے

خصامكم واجتنبوا آثامكم وفكروا على وجه الجد لا العبث واخشوا جلال

پس اپنے جھگڑوں کو ختم کرو اور گناہوں سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالیٰ

الله لاقول الشيخ والحدث وايها الشيخ ضعيف النظر تب فانك عن الحق تميل

کے جلال سے ڈرو نہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے

وتعال اعالج عينيك وعندى الكحل والميل ويزيل الله بلبالك ويصلح ما عرى

پاس آ کہ میں تیری آنکھوں کا علاج کر دوں اور میرے پاس سرمہ اور سلائی بھی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بیقراری کو دور

بالك ان كنت من الطالبين - ولا تقل اني اعلم علوما كذا وكذا فانا نعرفك ونعلم

کر دیگا اور تیری دل کو درست کر دیگا بشرطیکہ تو طالب حق بنیگا اور یہ بات مت کہہ کہ میں فلاں فلاں علم جانتا ہوں کیونکہ ہم تجھے

من انت ولا تخفى وعهدى بك سفيها فمتى صرت فقيها الا تترك فضولك ولا

جانتے ہیں کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہیں اور میں تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تو کب سے عالم

تغادر غولك الست من المستحيين

فاضل ہو گیا کیا تو اپنی فضولیوں کو نہیں چھوڑیگا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہو گا کیا تو حیا کرنیوالوں میں سے نہیں ہے

وقد طويت ذكر اخبار المهدى فى هذا الكتاب فانى فصّلته فى كتب

اور میں نے مہدی کا ذکر اس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اسکو دوسری کتابوں میں

اخرى للاحباب الا انى ذكرت فى هذا اٰية عظيمة هى اوّل علامة لظهوره واول سهم

مفصل طور پر لکھدیا ہے خبردار ہو کہ میں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے ایک پہلی نشانی ہے

من الله لتائيد ما موره فان النيّرين قد خسفا ورئ هما كل ذى عينين فنابا

اور مامور کے مدد کرنیکے لئے خدا تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر ایک آنکھوں والے نے انکو دیکھ لیا

مناب عدلين فتوبوا واذكروا قول سيّد الثقلين وقد حصحص المصدق فلا ينكره

پس وہ دونوں دو عادل گواہ کے قائمقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اس کو کوئی انکار نہیں کریگا بجز اس شخص

الا متبع المين فلا تفرحوا بما لديكم ولا تصفقوا بيديكم ولا تمشوا مزهوين مرحين

کے جو جھوٹ کا پیرو ہو پس اپنی خیالات سے خوش مت ہو اور تالیاں مت بجاؤ اور نازمیں خوش ہوتے ہوئے اکڑ کر مت چلو

متغامزين بعينيكم ولا تغردوا بملاء شدقيكم ولا ترقصوا ولا تخالفوا بين رجليكم

اور یا چہین چہر کر سر و دست لگاؤ اور مت ناچو کیونکہ خدا تعالے نے تمہین رسوا کیا اور تمہارے تجاوز

فان الله قد اخزاكم واراكم جزاء اشتطاطكم وجادكم فلا تحاربوا الله ان كنتم

کا بدلہ تمہین دیا اور تمہین دشمن پکڑا پس خدا تعالی سے لڑائی مت کرو اگر تم پرہیزگار

متقين - وان كنتم تظنون ان المهدي والمسيح يخرجان بالسيف والسنان

ہو - اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھہ نکلین گے

ويصبغون الارض بالسفك والاثخان فما نشأ هذا الوهم الا من سوء جهلاتكم

اور زمین کو خون ریزیون سے پر کر دین گے سو یہہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے

وزيغ خيالاتكم وما كان الله مهلك اهل الارض قبل اتمام الحجة وتكميل الموعظة

اور تمہارے کچے خیال اسکا موجب ہین اور خدا تعالی ایسا نہین ہے جو دنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دے کیا وہ بیخبر

ومهلك عباده وهم كانوا غافلين غير مطلعين - الا ترون المغربيين من

بندون کو ہلاک کریگا　کیا تم انگریزون کی قوم کو نہین

الاقوام الانكليزية والملل النصرانية ما بلغهم شيء من معارف القران ودقائق

دیکھتے کہ قران ابتک ان تک نہین پہنچا اور دقایق فرقان

الفرقان وتالله انهم كالصبيان غافلون من اسرار دين الرحمان ايجوز قتل الصبيان

سے بے خبر ہین اور بخدا وہ بچون کیطرح ہین جو الله تعالی کے بہیدون سے غافل ہین کیا تمہارے نزدیک

عندكم بينوا ان كنتم تعلمون قوانين الدين المتين - ستقولون هذا دجال يخالف

بچون کا قتل کرنا جائز ہے اسکا جواب دو اگر تم شریعت کے قانونون سے واقف ہو - عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے کہ

عقائدنا القديمة ويبدل الاصول العظيمة فاعلموا ان الله لا ينزل اٰياته لتائيد الدجال

ہمارے عقاید قدیمہ کی مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولون کو بدلاتا ہے - سو تم جان لو کہ خدا تعالی دجال کی تائید مین

ولا يؤيد من كان اهل الضلال فاعلموا اني لست بكذاب ولا اتبع طرق تباب ولكنكم كنتم قوما

نشان ظاہر نہین کرتا اور گمراہون کی مدد نہین کرتا سو مین کذاب نہین ہون اور نہ ہلاکت کے طریقے کی پیروی کرتا

عمين والله يعلم ما في قلبي وقلبكم ويعلم الكاذبين - يوخر الذين عصوا لاجل

ہون بلکہ تم اندہے ہو گئے ہو اور خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ میرے دل مین ہے اور تمہارے دل مین ہے اور نیز جہوٹون کو جانتا ہے

[illegible]

بعد ود فاذا تمت الحجة وانكشفت المحجة فيتوجه رجز الله الى العادين سنة

پس جب حجت پوری ہو گئی اور راہ کھل گیا تب اُنکا عذاب اُنکی طرف توجہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتی ہین

قد خلت من قبل الا ترون سوانح المرسلين ـ ثم انكم تعلمون ان الذين جعلهم

یہ ایک سنت ہے جو پہلے گذر چکی ہے کیا تم رسولون کی سوانح نہین دیکھتے پہر تم یہی جانتے ہو کہ خدا تعالی نے انگریزون

الله حاكمين فى دياركم لا ترون منهم الا كرم الطبع ولا يؤذونكم باللذع والقذع

کو تمہاری ولایت مین حاکم ٹہرا دیا ہے تم بجز نیک ذاتی کے اُنسے کچھہ نہین دیکھتے اور دل کہانے اور گالیان دینے

واذا تحكموهم فيعدلون ويحققون ولا يعدلون ويحافظون ولا ينهبون

سے وہ تمہین ستاتے نہین اور جب تم انکو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہین اور تحقیق کرتے ہین اور ظلم نہین کرتے اور تمہاری

واذا سألتموهم فيعطون ولا يمنعون ولا شك انهم يحسنون ولا يظلمون ولا يمنعوننا

نگہبانی کرتے ہین اور مال کو نہین لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہین اور کچھہ شک نہین کہ وہ احسان کرتے ہین اور ظلم

من شعائر ديننا اينما يعقد شسع او يشد نسع ولا يبطشون جبارين ـ فاحسنوا

نہین کرتے اور ہمارے دین کے شعار سے اس قدر مدت تک بھی ہمین منع نہین کرتے جس مدت تک جوتی کی دوال کو گرہ دیجاوے

الى الذين احسنوا اليكم والله يحب المحسنين ـ واشكروا الله انه اعطاكم حكاما

یا گھوڑی کے تنگ کو کھینچا جاوے اور ظالمون کی طرح حملہ نہین کرتے سو تم اُن سے احسان کرو جو تم سے احسان کرتے ہین اور خدا احسان

لا يؤذونكم فى دينكم ولا يزجرونكم من اشاعة براهينكم فتفكروا ولا تعثوا فى الارض

کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور خدا کا شکر کرو جو اُس نے تمکو ایسے حاکم دئے جو تمہین تمہارے دین مین دکھہ نہین دیتے اور دلائل دین کے

مفسدين ـ وان كنتم تبكون من صفر يديكم ومن رقع نعليكم فعسى ان يغنيكم

شایع کرنے سے تمکو نہین روکتے سو تم سوچو اور زمین مین فساد کرتے مت پھرو اور اگر تم اسلئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتھہ خالی ہین اور تمہارا

الله من فضله ويعطيكم من منه فتوبوا اليه واصلحوا فانه يتولى الصالحين ـ

جوتا پھٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالی اپنے فضل سے تمکو غنی کردے اسکی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحون کو دوست رکھتا ہے

قوموا لاشاعة القرآن وسيروا فى البلدان ولا تصبوا الى الاوطان وفى البلاد

قرآن کے شایع کرنیکے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہرون مین پھرو اور اپنے ملکون کیطرف میل مت کرو اور انگریزی ولایتون

الانكليزية قلوب ينتظرون اعانتكم وجعل الله راحتهم فى معاناتكم

مین ایسے دل ہین جو تمہاری مدد کے انتظار کر رہے ہین اور خدا نے تمہارے رنج مین انکی راحت رکھی ہے

فلا تصمتوا صموت من رأی نعاما و دعی و تعاما الا ترون بکاء الاخوان فی تلک

پس تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے کیا تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے

البلدان و اصوات الخلان فی تلک العمران اصرتم کالعلیل و صار کسلکم

اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح ہو گئے اور تمہاری سستی اندرونی

کالداء الدخیل و نسیتم اخلاق الاسلام و رفق خیر الانام و صارت عادتکم

بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دیئے اور تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری

سهوسة المحیا و سهوکة الریا و یبرح حکم السبیر المطوح من البنات والبنین۔ قوموا

عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہو گئی اور تم نے مومنوں کا خلق بھلا دیا اے لوگو

لتخلیص العانین و هدایة الضالین ولا تکبوا علی سیفکم و سنانکم واعرفوا

قیدیوں کے چھوڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور تلواروں نیزوں پر افروختہ ہو کر مت گرو اور اپنے

اسلحة زمانکم فان لکل زمان سلاح آخر و حرب آخر فلا تجادلوا فیما هو اجلی واظهر ولا شک

زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک الگ ہتیار اور الگ لڑائی ہے

ان زماننا هذا یحتاج الی اسلحة الدلیل والحجة والبرهان لا الی القوس والسهم

پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ

والسنان فاعدوا للاعداء ما ترون نافعا عند العقلاء ولن یمکن ان یکون

کا محتاج نہیں پس تم دشمنوں کے لئے وہ ہتیار طیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجت

لکم الفتح الا باقامة الحجة وازالة الشبهة وقد تحرکت الارواح لطلب صدق

قایم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو اور بلا شبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنیکے لئے

الاسلام فادخلوا الامر من ابوابه ولا تتیهوا کالمستهام فان کنتم صادقین و فی

حرکت میں آگئی ہیں پس تحصیل مقصد کیلئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور صلاحیت کی

الصالحات راغبین فابعثوا رجالا من زمرة العلماء لیسیروا الی البلاد الانکلیزیة

طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تا کہ واعظ بنکر انگریزی ملکوں کی طرف

کالوعظاء لیتموا علی الکفرة حجج الشریعة الغراء و یؤیدوا زمر الاصدقاء و یقوموا

جائیں اور ان کافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں اور انکی مدد کے لئے

لهم معاونین ۔ الامر الذی اراه خیرا وانسب واصلح واصوب فهو ان ینتخب لهذا

کھڑے ہو جائیں اور وہ طریق کہ میں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس مہم کے لئے

المهم رجل شریف عارف لسان الانکلیزیة کمحبی فی الله المولوی حسن علی فانه من ذوی الهمة

کوئی آدمی ماہر زبان منتخب کیا جائے جیسا کہ محبی فی اللہ مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت میں سے ہے

وانه صالح لهذه الخطة ومعدن لکل تقی زکی وجری لاشاعة الملة ولکن هذه المنیة لا تتم الا بهمم

اور وہ اس امر کے لئے لائق ہے اور باوجود اسکے نیکبخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ہے لیکن یہ مراد بجز متمول لوگوں کی

رجال ذوی مال الذین یبذلون جهدهم لخدمة القوم ولا ینظرون الی

ہمت کے پوری نہیں ہو سکتی یعنی ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں اور کسی کی ملامت کی پروا

اللائم واللوم وتعلمون ان هذا السفر یحتاج الی زاد یکفی ورفیق یعلم العربیة

نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو

ویدری فتعاونوا باموالکم وانفسکم ان کنتم تحبون الله ورسوله ولا تقعدوا مع

جو عربی دان ہو سو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اگر تم اللہ اور رسول کے محب ہو اور نکمے ہو کر

القاعدین ۔ واعلموا ان الاسلام مرکز وعمود للعالم الانسانی لان الملك

مت بیٹھو اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کیلئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک

الجسمانی ظل للملك الروحانی وجعل الله سلامته فی سلامته وکرامته فی کرامته

کے لئے تابع ہے اور خدا تعالی نے جسمانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے

وکذلك جرت سنة رب العالمین ۔ وان الله اذا اراد ان یعلی قوما فیجعل لهم

اور اسیطرح سنت اللہ واقع ہوئی ہے اور خدا تعالی جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشی

هممًا فی الدین وغیرة للصراط المتین فقوموا للاعداء ولکن لا کالسفهاء بل

تو انکو دین میں عالی ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کیطرح بلکہ

کالعقلاء والحکماء ولا تختیروا ظلما ولا یخطر فی بالکم هواه بل اطیعوا الله واتبعوا

عقلمندوں اور حکیموں کیطرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہئے کہ تمہارے دل میں اسکا خیال ہو نہ آوے بلکہ خدا تعالے

هداه والله یحب الطاهرین ۔ فالرجاء من حمیتکم الاسلامیة وغیرتکم الدینیة

کی فرمانبرداری کرو اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ ۔ اور خدا تعالی پاکوں کو دوست رکھتا ہے پس تمہاری حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے

ان اعدوا الاسباب كالعاقلين لا كالجاهلين والمجانين ولا شك ان تفهيم

کر عقلمندون کیطرح اسباب تیار کرو نہ جاہلون اور مجنونون کیطرح اور کچھ شک نہین کہ گمراہون کا سمجھانا عالمون

الضالين الغافلين واجب على العلماء العارفين فقوموا لله واشيعوا هداه ولا

پر فرض ہے پس خدا تعالی کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ اور اسپر

ترجوا عليها اجراء من سواه وارسلوا في تلك الديار وبلاد اهل الانكار رجلين

کسی اور کے بدلہ کی امید مت رکھو اور ان ولایتون مین دو باخبر آدمی بہیجو اور اگر

عارفين وان كنتم تشاورونني وتستلونني فقد قلت وبينت لكم اسم رجل

مجھ سے مشورہ طلب کرو سو مین ایسے آدمی کا نام بیان کر چکا ہون جکا مین فضل

رئيت فضله وعلمه ومتانته وحلمه براى العين ثم انه يحتاج الى رفيق اخر او رفيقين

اور علم اور متانت اور حلم دیکھا ہے ہان وہ ایک یا دو ایسے رفیقون کا محتاج ہے

من الذين كانوا في لسان العرب ماهرين وفي علم القران متبحرين فاعينوه في هذا

جو لسان عرب مین ماہر اور علم قران مین بہت وافر حصہ رکھتا ہو سواے مسلمانون اسکو اس بات

يا معشر المسلمين - فان فعلتم وكما قلت عملتم فتبقى لكم ماثر الخير الى اخر

مین مدد دو پس اگر تمنے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار

الزمان وتبعثون مع احباء الرحمان وتحشرون في عباد الله المجاهدين

تمہاری باقی رہیگی اور تم مقبولون کے ساتھ اٹھائے جاؤگے سو جوانمردی دکھلاؤ خدا تعالی تمپر

فاسعوا رحمكم الله وقوموا لله قانتين اقول لكم مثلا فاستمعوا له كالمنصفين - كل

رحم کرے اور فرمان بردار بنکر اٹھ کہڑے ہو - مین ایک مثال کہتا ہون منصفون کی اسکو سنو - ہر ایک

رجل يرضى ان يبذل كلما يملكه لينجو مثلا من مرض احتباس الضراط فما لا اير

انسان اسبات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کرکے مثلا حبس ریح کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے

لاعانة الدين والصراط اليس عنده قدر الصراط كقدر الضراط فتفكروا كالمستحيين

کہ کسی طرح ہوا خارج ہو جاوے پھر اسپر کیا پڑ گیا ہے کہ دین کی اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر راضی نہین ہوتا کیا دین اسکے

ثم اعانة الدين من اعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح مع جميل الذكر و

نزدیک اس بدبودار ہوا کے بھی برابر نہین جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پھر دین کی مدد کرنا ایک بڑا بھاری ذریعہ صلاح و فلاح

طيب الثناء واللحوق بالاولياء ليس من البرّ ان يّكفر بعضكم بعضا ويعتدى

لوگون کی تعریف اور اولیا مین داخل ہو جانا اسکے علاوہ ہے یہ تو نیکی کی بات نہین کہ بعض تم مین سے بعض کو کافر ٹہرا دین

كذوى العدى ولن يترك اعداء خيرالانس في الجان ولكن البرّ من جاهد في سبيل الله جهادًا يناسب طور

اور ظالمونکیطرح زیادتی کرین اور رسول اللہ صلعم کے دشمنون کو چہوڑ دین مگر نیکی کی بات یہہ ہے کہ خدا تعالی کی راہ مین ایسی کوشش کرین جو مناسب زمانہ ہو

الزمان فاطلبوا عملا مبرورًا عند الله ان كنتم تطلبون مرضات الرحمان

سو تم عمل مبرور کے طالب بنجاؤ اگر تم خدا تعالی کی رضامندی کے طالب ہو اور

وخذوا سير الصالحين ـ

نیکون کی سیرتین اختیار کرو

يا معشر الاخوان قد ضعف ديننا الذى ما يسبقه النيّران وكثرت المفاسد

بہائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑہکر تہا ضعیف ہوگیا اور مفاسد زمانہ

في الزمان وهذا امر لا يختلف به اثنان ولا تنطق بما يخالفه شفتان وترون

مین بہت پہیل گئے اور یہہ وہ بات ہے جسمین دو آدمی بہی اختلاف نہین کرتے اور اسکے مخالف دو لبین نہین

انّ القوم قد وقعوا في انياب غول الضلال وبدت الوجوه على اقبح المآل

بولتین اور تم دیکہتے ہو کہ ہماری قوم گمراہی کی شیطان کے دانتون کے نیچے ہے اور بری شکلین ظاہر ہوگئی ہین اور ہم اپنے

وقد ضعفنا في كلياتنا وجزئياتنا فالعياذ بالله من شر المآل وليس لنا وسيلة

کلیات جزئیات مین کمزور ہوگئے پس بد انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤن سے نجات پانیکے لئے بجز دعا کے اور کوئی وسیلہ

لرفع هذه الغوائل والوبال من غير رفع كف الابتهال فقد جاء وقت بذل الهمّة

نہین سو وہ وقت آگیا جو ہمت اور غیرت اور حمیت کو مردون کیطرح کام

وصرف الحمية والغيرة كالرجال وان لم تسمعوا فعليكم ذنب الغافلين ـ

مین لاوین اور اگر تم اب بہی نہ سنو تو غافلون کا گناہ تمہاری گردن پر ـ

الا ترون الى شيوننا المتنزلة وايّامنا المدبرة ومصائبنا اللاحقة ما نزلت هذه

کیا تم تنزلی حالتون اور ادبار کے دنون کو نہین دیکہتے اور ان مصیبتون کو نہین دیکہتے جو لاحق ہین

البلايا الا لغفلتنا وتغافلنا في ملّتنا وعسى ان يرحم الله ان كنتم تائبين ـ

یہ بلائین صرف ہماری غفلت کی وجہ سے آتری ہین اور عنقریب ہے کہ خدا تمپر رحم کرے اگر تم توبہ کے ساتھ اسکیطرف رجوع کرو

ومن ذهب الى البلاد الانكليزية خالصاً لله فهو احد من الاصفياء وان ادركه

اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکون کیطرف خالصاً لله جائے گا پس وہ برگزیدون مین سے ہوگا اور اگر

الوفات فهو من الشهداء فيا حماة الملة ويا اهل الغيرة والحمية ويا انصار الشريعة

اسکو موت آجائیگی تو وہ شہیدون مین سے ہوگا۔ سوائے حامیان ملت اور اے صاحبان غیرت اور حمیت

المحمدية اعرفوا الزمان فان الحين قد حان وهذا هو الزمان الذی کنتم تؤملونه

اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو کیونکہ وقت آگیا اور یہ وہی زمانہ ہے جسکو آپکے تم امیدوار تھے اور یہ

وهذا هو الاوان الذي ما زلتم ترجونه وهذا هو المهدی الذی تنتظرونه

وہی وقت ہے جسکی امیدین ہمیشہ سے تھین اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار مین تم تھے

ان القمر والشمس ينخسفان والليل والنهار يشهدان فهل انتم تأتونی

دیکھو چاند اور سورج کو گرہن ہوگیا پس اب بھی آؤ گے یا نہیں۔

یا معشر الاخوان او تولون مدبرين۔ ها انتم وجدتم ما كنتم فقدتم فبادروا

خبردار تم نے وہ زمانہ پالیا جو کھویا تھا۔ سو

الى الفضل الذي نزل اليكم والمجدد الذي بعث لديكم فلا تشكوا ولا ترتابوا وقوموا

اس فضل کیطرف دوڑو جو تمپر اترا اور اس مجدد کیطرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک و شبہ مت کرو اور ان

بهمم تزول بها الجبال وتهرب الافيال ولا تحقروا ايام الله فيحل بكم غضبه ويتوجه

ہمتوں کے ساتھ اٹھو جن سے پہاڑ دور ہو جاتے ہین اور ہاتھی بھاگتے ہین اور خدا تعالی کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور

اليكم لهيبه فاتقوا مقت الله ولا تكونوا مجترئين۔

اگر ایسا کیا تو تمپر غضب نازل ہوگا سو خدا تعالے کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔

واني سمعت ان بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء يقولون ان

اور مینے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہین کہ اگرچہ

الخسوف والكسوف فی رمضان وان كنا نجد مؤيده الفرقان ومع ذلك يوجد

چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان مین ہوگیا اور ہم قران کو اس پیشگوئی کا موید بھی پاتے ہین اور اخبار

فی الاخبار ویتلی في الآثار ولكنا لسنا بمطمئنين وعالمين بانه ما وقع في اول الزمان

اور آثار مین بھی یہ پیشگوئی موجود ہے مگر ہمکو یہ تسلی نہین کہ کبھی پہلے زمانہ مین یہ واقع نہین ہوا

وما ثبت عز ابنا عند اهل الادیان فکیف نکون مستیقنین۔

اور اسکی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہین پس ہم کیونکر یقین کرین

اما الجواب فاعلموا ایھا الجھلاء والسفھاء ان ھذا حدیث من خاتم

مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی

النبیین وخیر المرسلین وقد کتب فی الدار قطنی الذی مر علی تالیفہ ازید من

کیطرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہ حدیث دار قطنی مین لکھی ہے جسکی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ

الف سنۃ فاسئلوا المنکرین فانکنتم من المرتابین فاخرجوا لنا کتابا او جریدۃ یوجد فیہ

گذر ابیں پوچھلو اور اگر تمہین شک ہے تو ہمارے لیے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جسمین تمہارا دعوے

دعواکم ببرھان مبین واتوا بقائل یقول انی رئیت مثل ھذا الخسوف

صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے اور کوئی ایسا قایل پیش کرو کہ اس قسم کا خسوف اور

والکسوف قبل ھذا ان کنتم صادقین۔ ولن تستطیعوا ولن تقدروا علی

کسوف اسنے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو اور تمہین ہرگز قدرت نہین ہوگی کہ اُسکی

ذالک فلا تتبعوا الکاذبین الم تعلموا ان علماء السلف کانوا منتظرین لھذہ الایۃ

نظیر پیش کر سکو پس تم جھوٹون کی پیروی مت کرو کیا تمہین معلوم نہین کہ علما سلف اس نشان کے منتظر تھے

ومراقبی ھذہ الحجۃ قرنا بعد قرن وجبلۃ بعد جبلۃ فلو وجدوھا فی قرن لکانوا

اور اس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بہ پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اسکو کسی قرن مین

اول الذاکرین فی کتبھم وما کانوا متناسین۔ فانھم کانوا یعظمون ھذا الخبر

پاتے تو ضرور اُسکا ذکر کرتے اور فراموش نکرتے کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے

الماثور ویحصون فی ترقبۃ الایام والشھور وینتظرونہ کالمغرمین۔ وکانوا یحنون

اور اسکے انتظار مین دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اسکی انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے

الی رویۃ ھذہ الایۃ ویحسبون رویتھا من اعظم السعادۃ فما رؤھا مع مساعی

کی آرزو رکھتے تھے پس انہون نے اپنے زمانون مین اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے

کثیرۃ وانظار متتابعۃ انیرۃ ولو رؤھا لذکروھا عند ذکر ھذہ الاخبار وتدوین

تو ضرور اُس کا ذکر کرتے۔

هذه الآثار وانت تعلم ان تالیفاتهم سلسلة متتابعة لا یغادر قرنا من القرون
اور تمہیں معلوم ہے کہ انکی کتابین سلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہین
الی زماننا الموجود المقرون ومع ذلك لا نجد فیها اثرا من ذکر وقوع هذه الآیة
مگر انہین ان نشان کا کچھ ذکر نہین کیا گیا
افانت تظن انهم ما ذکروها من حجب الغفلة وان کنت تزعم کذلك فهذا بهتان
تیرا یہہ ظن ہے کہ انہون نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تونے
مبین وکیف تظن هذا وانت تعلم انهم کانوا حریصین علی
بہتان باندہا اور کس طرح تو ظن کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے
جمع حوادث الزمان ومجهشین بتدوین ما الحقها النیران ۔ فمن زعم انه
اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے انکے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے پس جس شخص نے یہ گمان کیا کہ
وقع فی وقتٍ من الاوقات فقد تبع المفتریات وآثر علی قول رسول الله صلی
کہ یہ خسوف کسوف پہلے بھی واقع ہو گیا ہے اُسنے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
الله علیه وسلم اراجیف الکاذبین وها انا اقول علی رؤس الاشهاد لجمیع
وسلم کی بات پر جھوٹھون کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو مین گواہون کے روبرو کہتا ہون
اهل البلاد انه من انکر هذه الآیة من ذوی شنان فلیس عنده من برهان
کہ جو شخص اس نشان کا انکار کرے تو اُسکے پاس کوئی دلیل نہین
ولا یتکلم الا من ظلم وعدوان فان عندنا شهادة کل زمانٍ الکتب موجودة
اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابین موجود مین
والمعاذیر مردودة وقد کتبنا هذا لایقاظ النائمین ۔
اور جو عذر کوئے ہین مردود مین اور یہ رسالہ ہمنے سوئے ہوئی کو جگانے کے لئے لکھا ہے
ایها الناس اقبلوا ولا تقبلوا ان الآیة قد ظهرت والحجة
اے لوگو تم قبول کرو یا نکرو بیشک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت
قد تمت ولن تستطیعوا ان تخرجوا لنا نظیرا آخر لهذا الخسوف والکسوف
پوری ہو گئی اور تمہین طاقت نہین کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو

فلا تعرضوا عن اٰیۃ اللہ الرحیم الرؤف وھذا اٰخر کلامنا فی ھذا الباب

پس خدا تعالی کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے

ونشکر اللہ علیٰ تالیف ھذا الکتاب ونصلی علیٰ رسولہ خاتم النبیین واٰخر

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالی کا شکر کرتے ہیں اور ہم خدا تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین ۔

القصیدہ

فدتک النفس یا خیر الانام

تیرے پر جان قربان ہوا اے بہتر مخلوقات

رئینا نور نبأ لک فی الظلام

ہمنے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا

رئینا اٰیۃ تسقی وتروی

ہمنے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے

وتشفی الغافلین من السقام

اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

رئینا النیرین کما اشرتا

ہمنے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تونے اشارہ کیا تھا

قد انخسفا لتنویر الانام

بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

بحمد اللہ قد خسفا وکانا

شکر خدا تعالی کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا

شریکی محن ایام الصیام

اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے

اتانا النصر بعد ثلث مائۃ

ہمیں خدا تعالی کی مدد

وبعد مرور مدۃ الف عام

تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی

بدا امر یعین الصادقینا

وہ امر ظاہر ہوا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے

ولا یبقی شکوک ذوی الخصام

اور جھگڑنے والوں کے شکوں کو باقی نہیں رکھتا

بدا بطل یحارب کل خصم

وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر یک دشمن سے لڑائی کرتا ہے

ویضرب بالصوارم والسہام

اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

فلیس لمنکر عذر صحیح

پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہیں ہے

سوی التسویل زورا کالحرامی

سوا اسکے جو چوروں کی طرح جھوٹی باتیں آراستہ کرے

فهذا يوم تهنيةٍ وفتحٍ

پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے

ونجية الخلائق من اثام

اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

اذا ما عيّ قومي من جوابٍ

جسوقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آگئے

فمالوا نحو هذي كالجهام

سو ہمکواس کیطرف مائل ہو گئی جیسے وہ بادل جسمین پانی نہو

وقالوا اٰية لبني حسين

اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کیلئے ہے

ومنهم نرقبن بعث الامام

اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونیکی امید کیجاتی ہے

فقلت اخشوا الٰهًا ذا اجلالٍ

پس مینے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو

وفرّوا نحو عيني بالأوام

اور میرے چشمہ کیطرف پیاس کے ساتھ دوڑو

ولا يدري الخفايا غير ربّي

اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا

وما الاقوام الّا كالاسامي

اور قومیں صرف نام ہیں

ونحن الوارثون كمثل ولدٍ

اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں

ورثنا كلّ اموال الكرام

اور بزرگون کے تمام مال کے ہم وارث ہوگئے

فتوبوا واتّقوا ربًّا قديرًا

پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈرو

مليك الخلق والرسل العظام

جو خلقت اور رسولون کا بادشاہ ہے

ومن رامًا فاين يفرّ منّا

اور جو شخص ہمسے تیر اندازی کرے ہم سے کہان بھاگیگا

وانا النازلون بارض رامي

کیونکہ ہم تیر چلانے والون کی زمین پر اُترینگے

وردنا الماء صفوًا غير كدرٍ

ہم پانی مین وارد ہوگئے جو مصفا اور غیر مکدر ہے

ويشرب غيرنا وشل الاجام

اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلون کا پانی پیتے ہین

اتاني الصالحون فبايعوني

نیک لوگ میرے پاس آئے اور اُنہوں نے بیعت کی

وخافوا ربّهم يوم القيام

اور خدا تعالی سے اور جزا سزا کے دن سے ڈرے

واما الطالحون فاكفروني

جو تباہ کار تھے سو اُنہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا

ولعنوني وما فهموا كلامي

اور میرے پر لعنتیں کیں اور میری کلام کو نہ سمجھا

وافتوا بالهوا من غير علمٍ

اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا و ہوس کے فتوے لکھا

وقالوا كافرٌ للكفر كامي

اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لئے گواہی کو چھپانے والا

۲ وايّ ثبوت نسب عند قوم

اور کس قوم کے پاس اپنی نسب کا ثبوت ہے

سوا الدعوى كاوهام المنام

بجز دعوی کے جو خواب کی وہمون کیطرح ہے

وصالوا کالافاعی او ذیاب

اور سانپوں کی طرح انہوں نے حملہ کیا یا بھیڑیوں کی طرح

لقد کذبوا وخلاقی یراھم

انہوں نے جھوٹ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھ رہا ہے

فلا واللہ لست ککافرینا

پس یہ بات نہیں اور بخدا میں کافر نہیں

واصبانی النبیّ بحسن وجہ

اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وذکر المصطفیٰ رَوْح لقلبی

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

وخصمی یلعن من غیر حقّ

اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے

سیبکی حین یضحکنا القدیر

سو وہ اُس دن روئے گا جس دن خدا تعالیٰ ہمیں ہنسائیگا

یخیّبنی عدوّی من ورائی

میرے پیچھے سے دشمن مجھے نومید کرتا ہے

وانی سوف یدرکنی الہ

اور عنقریب خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا

اانت تکذبن ایات ربّی

کیا تو خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہے

وان اللہ للصدّیق حامی

اور راستبازی کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرنیوالا ہے

وللشیطان صاروا کالغلام

اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فدت نفسی نبیًّا ذا المقام

میری جان اُس نبی پر قربان ہو جو صاحب مقام محمود ہے

اریٰ قلبی لہ کالمستہام

میں اپنے دل کو اپنے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں

وصار لمہجتی مثل الطعام

اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہو

ویا من مکر ربّ ذی انتقام

اور خدا تعالیٰ کے مکر سے جو ذوانتقام ہے اپنے تئیں امن میں

وقلنا الحق من غیر احتشام

اور ہم نے بغیر کسی سے شرم کرنیکے سچی بات کہی ہے

یبشر ذو العجائب من قدامی

اور میرے آگے سے میرا رب مجھے خوشی دے رہا ہے

علیم قادر کہفی مرامی

اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

اانت تعادین سبل السلام

کیا تو اسلام کے راہوں کا دشمن ہے

لنا من ربّنا نور عظیم

ہمارے لئے ہمارے رب کی طرف سے نور عظیم ہے

نریک کما یری برق الحسام

ہم تجھے دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی

الاشتهار

لتبكيت النصارى وتسكيت كل من بارا

قالت النصارى ان لنا نصابًا تامًّا ونصيبًا عامًّا من العربية وقد لحقت بنا من
المسلمين جماعة سابقون فى العلوم الادبية وجمّ غفير من اهل الفنون الاسلامية
وقالوا ان القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح وكنّا على عيوبه مطّلعين - والفوا كتبًا
واشاعوا فى البلاد ليضلوا الناس ويكثروا افساد الارتداد وقالوا انا نحن كنا من فحول
علماء الاسلام وافاضل الكرام العظام وفكرنا فى القرآن ونظرنا الى الكلام فما وجدنا
بلاغته وفصاحته على مرتبة الحسن التام وملاحة النظام كما هو مشهور عند العوام
بل وجدناه مملوًّا من اغلاط كثيرة والفاظ ركيكة وحشية وليس فى دعواه من الصادقين
وكذٰلك حقّروا كتاب الله المبين وكانوا فى سبّهم وطعنهم معتدين - فالهمنى
ربّى لاتمّ حجة الله عليهم وارى الخلق جهل الفاسقين -
فالّفت هذه الرسالة وجعلتها حصّتين حصّة فى رد كلماتهم وحصة
فى اٰية الكسوفين - واُقسم بالذى انزل الفرقان واكمل القرآن لقد كان كلّهم جهلاء
وما مسّوا العلم والعرفان ومن قال انى عالم فقد مان - فمن ادعى منهم ان له دخل

فی العربیۃ ویدطولیٰ فی العلوم الادبیۃ فاحسن الطرق لاثبات براعتہ وتحقیق
صناعتہ ووزن بضاعتہ ان یتصدی ذلک المدعی لتالیف مثل ذلک الکتاب وانشاء
نظیر ھذا العجاب بالتزام الارتجال والاقتضاب وانی امہل النصاری من یوم
الطبع الی شہرین کاملین۔ فلیبادر من کان من ذوی العلم والعینانین وقد الہمت
من ربی انہم کلہم کالاعمیٰ ولن یاتوا بمثل ھذا وانہم کانوا فی دعاویہم کاذبین
فہل منہم من یبارز برسالۃ ویجلی فی ہیجاء البلاغۃ عن بسالتہ ویکذب الہامی ویاخذ
انعامی ویتحامی اللعنۃ ویعین القوم والملۃ ویجتنب طعن الطاعنین۔ وانی
فرضت لہم **خمسۃ الاف** من الدراہم المروجۃ بعہد مؤکد من الحلف بکل
حال من الضیق والسعۃ بشرط ان یاتوا بمثلہا فرادی او باعانۃ کلمن عادلہم
وان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انہم جاہلون کذابون وفاسقون خبّابون اذا ما غلبوا اخلبوا
لا یعلمون شیئا من علوم ھذہ الملۃ ومعارف تلک الشریعۃ یؤذون المسلمین من غیر حق ولا یرتاعون قہر رب العالمین

ما للعدا مالوا الی الاھواء	مالوا الی امرالہم وعلاء
عادوا الٰہاً واسع الآلاء	مولیً ودودًا حاسم اللاواء
ملک العلیٰ ومطہر الاسماء	اھل السماح واھل کل عطاء

الراقم

میرزا غلام احمد القادیانی عفی عنہ

۱۸ مئی ۱۸۹۴ء روز جمعہ

الحاشية المتعلقة بصفحه ۹۸ نمبر ۱

اعلم ان للمخالفين اعتراضات وشبهات في هذا المقام وكلها دالة على قلة التدبر وشدة الحمق
كاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح في الرواة واما الجواب فاعلم انا لا نسلم جرح الجارحين وقدح
القادحين وهو غير ثابت عند المحققين - قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبإ فتبينوا
ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين - فالاية تدل على ان شهادة الفاسقين لا يجوز ان تقبل الا
بعد تحقيق يجعل المحقق كالمطمئنين - فاذا تقرر هذا فنقول ان من الاحكام القرانية والتاكيدات
الفرقانية ان نحسن الظن في مومن ونقول ان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من هذه الرواة الا بعد
تحقيق يكفي للاثبات والا فكيف يمكن ان يروي الدارقطني من فاسق كذاب عمدا ويجعل نفسه
من الفاسقين - فلا شك انه بنى امره على الخبر والسبر فتفكر بالانصاف والصبر ولا تكن من
الزائغين - وكيف يجترء قلب مومن ان يدخل مثله في اهل الفسق والعدوان ويجترء على سب
اهل الصلاح والايمان ويحسبه من الخائنين المفسدين - فالامر الحق الذي لابد من قبوله
والنور الذي يزيل الشك من حلوله ان الدارقطني ما وجد في الرواة شيئا يعزى الى الهنات
وروى شهرة الحديث بالعينين فناب العيان مناب العدلين -

واما اذا فرضنا ان الدارقطني رأى رواة هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير
تحقيق كالمفترين الملحدين فهذا امر يجعله اول المتلطخين بالسيئات ويثبت انه كان خارجا من
دائرة الصلاح والتقاة بل كان شرا مكانا من الرواة فانه اخذ رواية رجل كان زائغا كذابا و
راوي الموضوعات وكان يضع للروافض وكان دجال الكذب زمانه ونابح المفتريات وكان من المشهورين
المعروفين المطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس من الغزنويين - فما ظنك اتحسب الدارقطني رجلا
فاسقا وخارجا من الديانة والدين -

ثم اعلم ان القرآن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين بل يقول ان جاءكم
فاسق بنبإ فتبينوا يعني اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين -
فمن حسن الظن ان نقر بان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من الرواة الا بعد ما حقق الامر وراهم

كالثقات وسائر من المطمئنين وتجد في البخاري بعض الرواة مطعونين بزيغ المذهب واتباع السيئات وللحديث
طرق اخرى من الثقات فلتنظر ما اخرجه نعيم بن حماد وابو الحسن الخيري في الجزئيات روايتا
عن علي بن عبد الله بن عباس فتفكر كذوي الدرايات واخرج مثله الحافظ ابو بكر بن احمد
بن الحسن وكذلك عن كثير بن مرة الحضرمي والبيهقي والقرآن مهيمن على كلها بالبينات
المحكمات فمن ينكره الا من قسى قلبه وهوى في هوة التعصبات وما لمح طعم التحقيقات وما غاص
في لجة الادراكات وما استخرج خبايا النكات وما يمم الحق كالمسترشدين - وشهرة الحديث
مع كثرة طرقه تدل على انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن لك خصم كلمن علم وتعلم - والا
فاي حاجة للجماعة الى ارتضاع كاس الاغيار الم تكن بكافية احاديث خير الرسل لهداية الابرار
فلم جمعوا اقوالا ما كانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل وتلبيس وفعل
الشياطين - ولا يفعل هكذا الا الذي سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك اهلها كالدجالين -
واما الذي اعطى حظا من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف ويستحي من الله
ولا يضع غير الوحي في موضع وحي الله ولا قول الانسان في مقام قول الرحمان كالمجترئين وتجد كثيرا من المرسلات في اثار افضل
الرسل خير الكائنات وما قال الراوون انهم القائلون وهي اقوالهم او اقوال امثالهم من اهل
الصلاح والثقات بل ذكروها بيقين تام وتعظيم واكرام لا ينبغي لقول احد من الصلحاء الا
لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين -

فهذا دليل اكبر وبرهان اعظم على انهم ما ذكروا احديثا من قسم المرسل
الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول الله خاتم النبيين - وان سبب
الارسال شهرة الخبر الى حد الكمال وكلما هو مشهور ومتعارف ومذكور في الرجال فلا
يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع آثار من الاحاد ليزول مظنة التحريف والالحاد
وخطاء الراوين - وكاين من الاخبار المشهورة المسلمة لا نشك فيها ولا نحسبها من المفترية
بل نحسبها يقينا من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا نثبت انها من الاحاديث
المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين -
ثم اعلم ان الاحاديث التي تشتمل على الامور الغيبية والاخبار

المستقبلة ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكملها الراوون بل المعيار الحقيقي
الكامل ان نطابق تلك الاخبار واقعات متقصودة وامورًا موعودة معهودة ولا يبقى فرق
عند المتدبرين - ومن الغى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجهل الناس بطرق
التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثارًا ظنية ويتبع اخبارًا ضعيفة شكية ولا يهدى الى طرق
المهتدين - وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه
بالمشاهدة كالانباء المستقبلة اذا بان صدقها بالمعاينة وشتانها من احسن الخالقين - وهم يقرؤن حديث
خير البرية ان الخبر ليس كالمعاينة ويعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى المنقولات بالمعاينات
وقال تنبيهًا للمعرض المائن ليس الخبر كالمعاين فرغب السامعين فى ان يقدموا شهادة المعاينين
ومن ادهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة واوقاتها
المقدرة ليس ببعيد من الله خالق السموات والارضين - وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله
صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الرحمان فكيف لا تنكسف فى آخر الزمان
باذن رب العالمين - ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح ومن
كلمات المفترين -

وذكر ابن تيمية ان هذا القول عن الواقدى فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدى
ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعًا وقول القايل ان الشمس
كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال فى عشرين - ثم مع ذلك قد شهد الاستقراء
الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان القمر لا ينخسف الا فى ايام كمال
النور والشمس لا تنكسف الا فى اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنت رب العالمين -
وكذالك ظهر بناء الخسوف والكسوف على هذه السنة القديمة والعادة
المستمرة الظاهرة فاي ضرورة اشتدت لكى نحرف المعنى الصحيح المعلوم واى مصيبة
نزلت لكى نبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التى اراد الله ظهورها فلا تكذبوا
بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الثابت الموجود والمعاين المشهود - وقد بسطنا كلامنا
دعوة للطالبين واثبتنا الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلف الامة فهل

من رجل يتق الله ويختار سبيل الصالحين ـ

ومن اوهامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد المصطفى بل هو قول الامام الباقر ولا خبر فيه اسم سيد الورى واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو من شأن النبيين ـ وما قال الامام الباقر رضي الله عنه انه قولي وما عزاه الى نفسه فهذا هو الدليل القطعي على انه قول خير المرسلين والدليل عليه انه من عادات السلف انهم اذا نطقوا في الدين بقول وما نسبوا القول المنطوق الى انفسهم ولا الى غيرهم من المومنين ـ وما بحثوا فيه كالمستدلين بل نطقوا كالمقلدين فيعلمون من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكرونه مرسلاً اشارة الى شهرته التي تغني من الاضطرار الى تفتيش استاد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجت عما داخر هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من الممترين ـ

ومن اعظم اوهامهم الذي نشأ من اتباع الظن والهوى وما مس ثدى الصدق ومصاص النوى بل يتصافى من الطوى انهم يقولون ان المهدي كانت علامات قريبة من الآتين فلا نقبلك ولا نصدق دعواك ابدا الا بعد ان نراها كلها برأي العين واما قبل ظهورها فلا نظنك الا مفتريا وناحت المين ومن الكاذبين وهيهات ان نرا جعك مقتنعا ونعلق بك تعلقنا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيك ولن نتقبل قبلها ما يخرج من فيك بل نحسبك من المفسدين ـ اما الجواب فاعلم ان هذه كلها اوهام كالسراب اختلبها اولئك الملاء واستعذبوا مين العذاب وقام العلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق وكذبوا كلام الصادق الصادع وقلبوا الحق كالدجال الفتان واغروا في الافتنان وجاؤا بتلبيس مبين ـ والحق الذي يلمع كذكاء ويثير الفلق بضيائه فهو ان الآثار المشتملة على الانباء المستقبلة ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها آيات بينات ومنها كمتشابهات فالخبر الذي حصحصت انوار ظهوره وتبينت لمعات نوره وبان صدقه وحقيقته وانكشفت سكته وطريقته وعرفه عقول الاكياس وشهد عليه شهداء القياس فظهر له سمت احسنة من حلية الصداقة وقد فتشت وحققت على حسب الطاقة وما بقي كسترد ولغز او كلام موجز بل استبان الحق ولمع الصدق وجمع كلما يشفي العليل ويروي الغليل وما حزب من المعاشين ـ فهذا الخبر قد دخل في سلسلة البينات ولا يتطرق ضعف اليه ولو خالفه احد من الرواة وروايات الثقات فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبديهيات

لاتزيف بالنظريات مثلا ان كنت تعلم انك حي وبقيد الحيات فكيف تصدق موتك بكثرة
الشهادات فكذلك اذا حصحص امر وبان فلا يقال ان راويه كان كاذبا فكذب في مان واذا بلغت
الانباء الى مرتبة البينات فلا تحتاج صدقها الى تحقيق تقوى الروات بل هذه حيل وضعت لاخبار
ماخوذة من الاحاد ولو كانت متواترة ما كانت محتاجة الى هذا العماد وصدق البينات بين
كالشمس في نصف النهار ولايكذبها الا من كان جاهلا او من الاشرار واما الاخبار التي ما بلغت
الى هذه المرتبة فهي لاتطفئ نور البينات المشهورة البديهة ولو كانت مائة الف في العدة فانها
ليست عينة الانوار بل في حجب الاستتار ولو فرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الروات فلا تزول
منها الحقائق الثابتة كالمرئيات بل نؤولها ونحتاج حينئذ الى التاويلات فان الاحاد من الاخبار
ما بلغت الى حد التواتر عند اولى الابصار فصدقها اعتبارية لا حقيقية كالامور المجربة فانا
لانعرفها الا باعتبار رواة ظننا انهم من اهل التقوى والضبط والحفظ والمعرفة ونسبة هذه القاعدة
الى تحقيقات مبنية على المعاشة كنسبة التيمم الى الوضوء عند اهل التحقيق والخبرة فالذي
فتح الله عليه ابواب الحقائق من وسايل حقيقية كاشفة للغطاء او من الهامات صحيحة صريحة
منزهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لا يتوجه الى ما يخالفه ولا يوثر الظن على اليقين وانتم
يا متبعى الظنون قد نسيتم الحق عمدا وتخيرتم الظنيات متعمدين اوكدا ونسيتم الذي يعلم رشدا وقد
قال ان الظن لا يغني من الحق شيئا والقول الثابت بوسائل حقيقية لا اعتبارية يشابه محكمات
الفرقان والامر الذي لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القران فالذين في
قلوبهم مرض يتبعون المتشابهات ويتركون المحكمات البينات ومن لم يبلغ كلامه الى اليقين التام
مملو من انوار فما هو الا كسمار في الدبا ثم ان نجعل المتشابهات تابعة للبينات فاذا وجدنا ان واقعة
من الواقعات قد تبينت وانوار صدقه ظهرت فعلينا ان نؤول كلما يخالفه من الروايات ونجعله
تحتها بحسن النيات ومن لم يقتد بهذه القاعدة فلم تزل نفسه في غي حتى تهلكه غيه بيدي الجهلات
والعاقل المتدبر ينظر في كيفية تحقق الاخبار الا في صور كثرة الاثار فاذا رأى خبرا من الاخبار المستقبلة
والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالامور البديهية المحسوسة فلا يبالي آثارا ما ثبتت لو هذه الآتية
ولو كانت رواتها كلهم ثقاتا ومن الزمر المسلمة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامور الثابتة وحسبه

كالامتعة الردية ولا يشترى الاحتمالات الضعيفة بالامور البينة القوية الواضحة ويعلم ان الخبر
ليس كالمعاينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلة فان الامر الذي ثبت بالدلايل القاطعة
كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المخبر كالمعاين عند المحققين - انسيت قول خاتم النبيين او كنت
من الجاهلين - والذين يجوزون تقديم الآثار الضعيفة على الاخبار الثابتة المتشهودة يعجبنى كيف ساغ لهم
ذلك بعد ما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف قنعوا على الظنون بعد ما جاء الحق وتجلت انوار اليقين
هذا وقد امررنا النظر على آثارهم وامعنا فى اخبارهم فما وجدنا فى ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفى روايات
المهدى كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذى ذكرته والمعيار الذى قررته خير
ومبارك للذين يريدون تنقيح الامور والتفصى من الزور والمحذور وهو انفع واطيب فى اعين المحققين
وقول فصل للمتنازعين فعليك ان تحقق امرا من الامور حتى تظهر كالبينات ولا يبقى فيه رايحة من المتشابهات
فاذا رأيته انه حصحص وما بقى فيه ظلام الخفاء وظهر كظهور الضياء فاجعله قيّما وبعلا للمتشابهات التي
ما انكشفت كالبينات فان انتظم بينهما الوفاق والائتلاف والتبرى والانطلاق وعليك ان تؤمن
بالبينات المحكمات على وجه البصيرة مع الاتباع والاقتداء وترد علم حقيقة المتشابهات الثابتة الى حضرة الكبرياء
مع ايمانك المجمل بتلك الانباء وهذا هو طريق الاتقاء وسيرة الاتقياء وهذا هو القانون العاصم من الخطاء
او المنجى من بلية تشاجر الاراء واذا راينا بناء الكسوف والخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلك البناء ثابتا معا وكا
كالدر المكنون فكلما رأينا من رواية لا توافقه ولا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القياد او كدابة كثيرة الشراد
فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات وتب مما فات كالصالحين واما قولك ان الحديث
يدل على خسوف القمر فى اول الليلة فهذا جهل وحمق ونبكى على عمرك وعلى هذا الغفلة يا مسكين انظر فى الكتاب المسمى
لسان العرب الذي لم يؤلف مثله عند اهل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهل الناس فى غرة
الشهر وقيل يسمى هلالا لليلتين من الشهر ثم لا يسمى به الى ان يعود فى الشهر الثانى وقيل يسمى به ثلث ليال
ثم يسمى قمرا وقيل يسماه حتى يحجر وقيل يسمى هلالا الى ان يبهر ضوءه سواد الليل وهذا لا يكون الا فى الليلة السابعة
قال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الاكثر ان يسمى هلالا ابن ليلتين فانه فى الثالثة يتبين ضوءه
فانظر يا ذى العينين انكنت من الطالبين -

والآن نرسم لك جدولا ونريك ان رسول الله صلعم ما سمى القمر في ليلة اولى من الشهر قمرا بل سماه هلالا فان كنت تنكره فاخرج لنا خلاف ذلك والا فاقبل ما ثبت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت من المومنين - (ز)

نمبر شمار		صفحه	في اى مقام	المطبع	حصة من متن الاحاديث
١	صحيح البخارى	٢٥٥	كتاب الصوم باب رؤية الهلال	احمدى ميرٹھ	قال ثنى عقيل ويونس لهلال رمضان الخ
٢	//	//	// //	//	قول النبى صلعم اذا رايتم الهلال فصوموا
٣	//	٢٥٦	// //	//	لا تصوموا حتى تروا الهلال الخ
٤	صحيح مسلم	٣٤٧	كتاب الصيام باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال	الفاروقى دهلى	عن ابن عمر عن النبى صلعم انه ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال
٥	//	//	// //	//	قال رسول الله صلعم الشهر تسع وعشرون فاذا رايتم الهلال
٦	//	//	// //	//	قال رسول الله صلعم اذا رايتم الهلال
٧	//	٣٤٨	//	//	ذكر رسول الله صلعم الهلال
٨	//	//	باب بيان ان لكل بلد الخ	//	واستهل على رمضان وانا بالشام فرايت الهلال
٩	//	//	// //	//	ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال
١٠	//	//	// //	//	قال ترائينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال الخ
١١	//	//	// //	//	انا راينا الهلال فقال بعض القوم الخ
١٢	//	٣٤٩	// باب بيعنى قوله صلى الله الخ	//	قال اهللنا رمضان
١٣	سنن دار قطنى	٢٣٢	كتاب الصيام باب الشهادة على رؤية الهلال	فاروقى دهلى	فقال من راى الهلال
١٤	//	//	// //	//	وانهما اهلاه بالامس
١٥	//	//	// //	//	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رايتم الهلال
١٦	//	//	// //	//	اذا رايتم الهلال
١٧	//	//	// //	//	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
١٨	//	//	// //	//	راى الهلال
١٩	//	٢٣٣	// //	//	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
٢٠	//	//	// //	//	انهما اهلاه
٢١	//	//	// //	//	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رايتم الهلال
٢٢	//	//	// //	//	انهما اهلاه بالامس
٢٣	//	//	// //	//	فشهد عند النبى صلعم بالله لاهلا الهلال امس

نمبر	نام کتاب	صفحہ	فی ای مقام	المطبع	حصة من متن الاحادیث
۲۴	سنن ابو داؤد	۲۳۲	کتاب الصیام باب شهادة علی رؤیة الهلال	فاروقی دهلی	انهم راوا الهلال -
۲۵	″	″	″	″	فشهدوا انهم راوا الهلال بالامس -
۲۶	″	″	″	″	ان رجلا شهد عند علی بن ابی طالب علی رؤیة هلال رمضان
۲۷	″	″	″	″	قال الشافعی فان لم تر العامة هلال رمضان -
۲۸	″	″	″	″	قال الشافعی من رای هلال رمضان وحده فلیصمه ومن رای هلال شوال
۲۹	″	″	″	″	قال مالک فی الذی یری الهلال رمضان -
۳۰	″	″	″	″	ومن رای هلال شوال -
۳۱	″	″	″	″	قد راینا الهلال -
۳۲	″	″	″	″	قال اهللنا هلال ذی الحجة -
۳۳	″	″	″	″	راینا الهلال فقال بعضهم هو لثلث وقال بعضهم لیلتین
۳۴	″	″	″	″	انا راینا الهلال -
۳۵	″	۲۳۴	″	″	قال اهللنا هلال رمضان -
۳۶	″	″	″	″	واستهل علی رمضان وانا بالشام فرایت الهلال
۳۷	″	″	″	″	ذکر الهلال حتی رایتم الهلال
۳۸	″	″	″	″	رجلان یشهدان عند النبی صلی الله علیه وسلم انهما اهلاه بالامس
۳۹	″	۲۳۵	″	″	اصبح رسول الله صلعم صائما صبح ثلثین یوما فرای هلال شوال
۴۰	″	″	″	″	قال رای هلال شوال
۴۱	″	″	″	″	حتی تروا الهلال
۴۲	″	″	″	″	سالت الزهری عن هلال شوال
۴۳	ترمذی	۱۳۱	ابواب الصوم باب ما جاء فی احصاء هلال	فخر المطابع دهلی	احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۴	مشکوة	۱۶۹	کتاب الصوم باب رؤیة الهلال	بمبئی ۱۳۲۵ھ	قال رسول الله صلعم لا تصوموا حتی تروا الهلال
۴۵		″	″	″	قال رسول الله صلعم احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۶		″	″	″	انی رایت الهلال یعنی هلال رمضان
۴۷		″	″	″	قال ترای الناس الهلال
۴۸		۱۶۷		″	تراینا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال
۴۹	″	″	″	″	بعض القوم هو ابن لیلتین -
۴۹	″	″	″	″	اهللنا رمضان -

الكلى
الكلام

في تنبيه المكفّرين المجترئين و اتمام الحجة على المزوّرين المكذّبين

اعلموا ان هذا الكتاب يودّب كلمن اجترء على اولياء الرحمان وغفل عن مراتب اهل العرفان
وقد الفت حصتيه بفضل الله المنّان فهما كرامتان لعبد لا يعلم شيئًا الا ما علّمه الهام القدير الحنّان
وان الله يريد قوما بلغوا فى الاخلاص مقاما لم يبلغه احد من اهل الزمان ويعطى لهم ما لم يعط
احد من نوع الانسان ويجعل بركة فى افعالهم واقوالهم ونورًا فى انظارهم وافكارهم ويرى الخلق
انهم كانوا من المؤيّدين المقبولين - وكذالك جرت سنته واستمرت عادته انه يكرم المتقين و
يهين الفاسقين ولا يضيع عباده المخلصين واذا اعطاهم امرًا لاظهار كراماتهم واعلاء
مقاماتهم فالمخالفون لا يقدرون ان ياتوا بمثله ولو افنوا اعمارهم فى الافكار واهلكوا انفسهم فى
الانظار وما كان لعبد ان يبارز الله وعباده المنصورين فان العلم الماخوذ عن المحدثات لا يساوى
علما حصل من رب الكائنات وهل يستوى البصير والذى كان من العمين - وهل يستوى الذين
يتمتعون ببركات السماء والذين هم اهل الارضين كلا بل يجعل الله لاوليائه فرقانا ويزيدهم علما
وعرفانا ويعينهم فى طرقهم كلها رحمة منه وحنانا ويبطل كيد المفسدين واذا اراد الله ان يخزى
عبدا من العباد فيجعله من اعداء اوليائه ومن اهل العناد فيتكلم فيه ويؤذيه وتخرج كلمات
الشر منه فيه وربما يجهل ربه لقلة فهمه وكثرة وهمه وعجزه عن ادراك السر وصبانيه لعلو معا
فاذا فهم الحقيقة وما اختار الطريقة فيسقط من عين رعايت الرحمان وينزع الله منه نور الايمان
ويلحقه بالخاسرين وهذا نوع من انواع كرامات الاولياء فان الله يخزى لاكرامهم كل اهل الدعاوى
والرياء فالذين يرمونني بالكفر والزندقة ويحسبونني من الكفرة الفجرة كالشيخ البطالوى
ذى النخوة والبطالة وكل من افتى بكفرى ونسبنى الى الفسق والضلالة وما حمل كلماتى على المحامل

الحسنة فها انا ادعوهم كلهم كدعوتي للنصارى لهذه المقابلة وانا ديهم لهذه المناضلة ان كانوا
من الصادقين وعلمت من ربي انهم من المغلوبين ۔ ووالله اني لست من العلماء ولا من اهل الفضل
والدهاء وكلما اقول من انواع حسن البيان او من تفسير القرآن فهو من الله الرحمان وكلما اخطأت
فيه فهو مني وكلما هو حق فهو من ربي وان ربي اروانی من كاس العرفان ومع ذلك ما ابرء نفسي
من السهو والنسيان وان الله لا يتركني على خطاء طرفة عين ويعصمني من كل مين ويحفظني
من سبل الشياطين ۔ فيا اهل الاهواء والدعاوى والرياء ان كنتم تحسبون انفسكم من اولی العلم
والفضل والدهاء او من الصلحاء والاولياء والاتقياء او من الذين يسمع دعاءهم كالاحباء فأتوا
بمثل ذلك الكتاب في جميع الانحاء وارونی علمكم وقدركم في حضرة الكبرياء وان لم تفعلوا ولن
تفعلوا يا معشر السفهاء فتأدبوا مع اهل الحق والنور والضياء ولا تعتدوا وكل الاعتداء وما هذا الا
صنيعة رب القوي لا فعل الغريب الضعفاء وان الكرامات تظهر في وقت توهين الاعداء وان عباد الله
ينصرون عند انتهاء الجور من اهل الجفاء واذا بلغ الظلم غايته فيدركهم رداء السماء فتوبوا من المعائب
والعثرات وبادروا الى الحسنات والصالحات وان الحزامة كل الحزامة في قبول الكرامة فاقبلوها من
قبل الندامة واتقوا سواد الخزي والملامة ونكال القيامة فطوبى لكم ان جئتم كالتائبين المتندمين

وهذا خاتمة النصيحة وتحدي العدا واتمام الحجة والسلام على من
قبلنا قبل المذلة وترك سبيل المجرمين وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العالمين ۔

الراقم الحقير
المفتقر الى الله الصمد غلام احمد عافاه الله وايد

وكان هذا مكتوبا في ذی القعدة سنة ١٣١١ه من
هجرة نبي العهد ومقبول الاحد
صلى الله عليه وسلم من الازل الى الابد

تنبیہ المعتدین فی ترغیب المسلمین

من تصنیف مولانا مولوی شاہ محمد عزیز الدین صاحب گہٹالہ قادری رئیس ارکاٹ محلہ چندا پیٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارباب عقل اور اصحاب بصیرت پر ظاہر ہو - کہ اسلام کے خیرخواہ مولوی محمد حسین صاحب نے عوام مسلمانوں کی اپنی
جو بسبب نافہمی خدا کے کلام کے نہایت بدحالی میں ہیں - ایک کتاب موسومہ بہ رہبر اسلام چھ حصوں میں
کمال درستگی اور نہایت مستحکم دلائل کے ساتھ تحریر فرما کر چھپوائی ہے - جو مولوی صاحب ممدوح سے قیمتاً ۲ر
اس پتہ سے مل سکتی ہے (لوگا ریلوی اسٹیشن ضلع رنگون ملک برہما) جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے
کہ بلا فہمید معنی الفاظ عربی سے نماز ادا نہیں ہوتی - ترجمہ قرآن کا قرآن ہے - جو شخص عربی زبان
نہ سمجھتا ہو اوس کو اپنی مادری زبان میں نماز گذارنا فرض ہے - کیونکہ ایسے شخص کی بغیر اسکے نماز درست نہیں
ہوتی - ان امور کو ایسی خوش اسلوبی سے دلائل قویہ کے ساتھ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ جس کی مطالعہ سے ہر ذی
عقل کمال رغبت سے اوس کی جانب رجوع کئے بغیر نہیں رہ سکتا - بے شبہ وہ کتاب رہبر اسلام
ہے - اور اوس کا مضمون آمد ہے آورد نہیں کتاب رہبر اسلام محرر سطور کے اوس فتوے سے متفق ہے
جو گذشتہ برسوں میں محرر سطور نے دیا تھا اور جس کی مخالفت مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے اور علماء نے

کی تھی اور جن کی فتوؤں کو محرر سطور نے دلائل قویہ سے سچا رد کر کے ایک رسالہ موسوم بہ تنبیہ الاخوان فی وجوب
قرات ترجمۃ القرآن لکھا تھا جس سے وہ لوگ حق کے قائل ہوئے تھے (چنانچہ اوس کے جواب میں اب تک بھی کچھ
نہیں لکھا ہے) آمدم بر سر مطلب - اگر یہ طریقہ ترجمہ خوانی کا کتاب رہبر اسلام سے ہندوستان
اور برہما وغیرہ میں اکثر جا رواج پانے لگا (جس کے لیے محرر سطور کا ترجمہ پارہ عم موافق وضع قرآنی
کے مقفی اور مسجع بغیر کم و زیادہ الفاظ کے خالص ترجمہ ہی نہایت مفید ہے) اور عقلمند لوگ اس طریق خیر کے
تابع ہوئے جاتے ہیں جو مخالفوں سے دیکھا نہیں جاتا ہے اور شاق گذرتا ہے - چنانچہ ان دنوں مولوی
مشتاق احمد صاحب - (مدرس عربی ہائی سکول لودیانہ) کے رگ تعصب کو جنبش ہوئی -
تو کتاب رہبر اسلام کے رد میں برائے نام انہوں نے ایک رسالہ موسوم ہادی انام
در تردید کتاب رہبر اسلام لکھا - سبحان اللہ کیا خیرخواہی اہل اسلام کی لی ہے - افسوس بے شمار مسلمان کی

ناسمجھی قرآن سے تباہ ہو رہے ہین مگر بعض لوگ حق بات کے رد کرنے مین غرضہات نفسانی سے باز نہین آتے
ہین۔ ایسی حق اور راست بات کو رد کرنے پر شاید انکو ان وہمون نے گرفتار کیا ہوگا کہ اگر ہم رد نہ کرینگے تو لوگ
سمجھینگے کہ ہم بڑے نادان تہے جو ایسی بہتر بات کو آجتک نہین رواج دیا یا عموما لوگ قرآن و حدیث کے مطلب سے
واقف ہوجانے سے ہماری قدر گہٹ جائے گے یا ہمارے باپ دادا کا خراب طریقہ جو آج تک تہا
گم ہوجاویگا یا ہمارے باپ دادا سب نادان ٹہرینگے وغیرہ وغیرہ (العیاذ باللہ) وہ رسالہ **ہادی
انام** نہین بلکہ گمراہ کنندہ خاص و عام ہے اکثر مقام پر اوس رسالہ مین اگر ہم غور کرین تو مولف کے دعوی کو
دلائل سے کچھہ مناسبت نہین مگر بہ تکلیف مولف نے بخیال اپنے خویش موافق کیا ہے جنکا بیان بہ تفصیل بجز
فضول طوالت کے اور کچھہ نہین ہے اگر ہم مولف کے دلائل کو بیان کرتے تو عاقل مسلمان اوسکے مطالعہ سے
بجز تضیع اوقات اور ملال طبع کے کچھہ حاصل نہین کر سکتے ہین اسواسطے ہم اونکے نفس دعوون کو دلائل قاطعہ
سے رد کرتے مین۔ کیونکہ انہون نے بہی ایسا ہی کیا ہے کہ رسالہ **رہبر اسلام** کے دلائل جو قرآن و صحیح احادیث
اور معتبر فقہا کے اقوال سے ہین انکا جواب نہین دیا ہے صرف مجرد دعوون کی بنا پر نام تردید کی ہے
افسوس صد افسوس مولف **ہادی انام** نے کہین عجیب عقلی توجیہات اور کہین بعض علما کے اقوال سے
تاویل و تاویل کرکے اپنے دعوے موافق کیا ہے اور یہہ خیال نہین کیا کہ اگر کوئی مولوی حتی کہ امام ائمہ
اربعہ خدا اور رسول کے حکم کے خلاف حکم کرے یا کوئی فقیہہ اپنے امام کے خلاف حکم کرے تو وہ قابل
اعتبار اور لائق اعتماد کبہی نہین ہوسکتا۔ واضح رہے کہ مولف نے اپنی رسالہ **ہادی انام** کو مندرجہ ذیل
چار دعوون سے مکرر سہ کرر بیان کرکے بہر دیا ہے **پہلا دعوی** یہہ ہے کہ ترجمہ قرآن کا قرآن نہین
ہان قرآن وہی ہے وہ منظوم عربی ہے معنے کے ساتہہ **دوسرا دعوی** یہہ ہے کہ ترجمہ قرآن نماز مین پڑہنا
درست نہین **تیسرا دعوی** یہہ ہے کہ امام اعظم رح نے خود اپنے قول سے پہر کر صاحبین کے قول پر رجوع کیا ہے
چوتہا دعوی یہہ کہ جو کوئی عربی سے معنی نہین جانتا اوسپر ترجمہ قرآن کا پڑہنا فرض نہین۔ اب
پہلے یہہ بات جاننا چاہیے کہ قرآن کا ترجمہ قرآن ہے۔ اور اوسکو قرآن کہنا درست ہے انکار اوسکا کفر
ہے کیونکہ **امام اعظم** نے اوسکو آیت قرآنی سے ثابت کیا ہے کہ ترجمہ قرآن کا قرآن ہے وہ آیت یہہ ہے
انہ لفی زبر الاولین یعنے قرآن یہہ کتب آسمانی مین ہے (قرآن کتب اولین مین ہے) انتہی مراد یہہ
کہ معنی قرآن کے اگلی کتب آسمانی مین ہین پس خدا تعالے نے قرآن کے معنی کو قرآن کرکے تعبیر کیا اس لیے
ترجمہ کو قرآن کہنا سزاوار ہوا۔ اور صاحب **ہدایہ** نے بہی اس آیت سے دلیل گردانا ہے چنانچہ
لکہا ہے ولابی حنیفہ قولہ تعالے انہ لفی زبر الاولین ولم یکن فیہا بہذہ اللغۃ

یعنی ابو حنیفہ کی یہہ دلیل ہے۔ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ یعنی نہین تہا قرآن کتب آسمانی مین اس زبان سے یعنے
عربی زبان مین اور آیت اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ کی بیان مین ملا جیون تفسیر احمدی مین کہتا ہی کہ ہی کے معنے
صاحب کشاف اور مدارک اور یہہ ایہ لئے دلیل لی ہی کہ (ترجمہ قرآن کا قرآن ہی) گو وہ ترجمہ کسی زبان مین
کیا جاوی۔ اور یہہ آیت دلیل ہے جواز قرأت فارسی قرآن کے ترجمہ سے جو نماز پڑہی جاوے اسلئے کہ نہین تہا
قرآن کتب آسمانی مین الفاظ عربی کے ساتھہ (انتہی) شرح نقایہ والے نے کافی سے نقل کیا ہے کہ
امام ابو حنیفہ کے پاس ترجمہ پڑہنا مطلقاً جائز ہے جبکہ یقین ہو کہ یہہ قرآن کا ترجمہ ہی (انتہی) عینی
شرح بخاری مین ہی کہ عیاض نے کہا ہی کہ حدیث مین ابو ہریرہ کے جو آیا ہی کہ پہر تکبیر کہو اور پڑہو وہ جو
میسر ہو قرآن سے یعنی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یہہ حجت ہی اوسکے لئے جو جائز جانتا ہی قرأت نماز کو فارسی
مین۔ الخ پس وہ اور علماء اشاعرہ جو مقتدا ہین علماء سنت جماعت کی۔ انکا مذہب یہی ہی کہ دراصل قرآن کے
معنی قرآن ہی اور نظم پر اطلاق پایا ہی مجازاً جیسا شرح مسلم الثبوت مین عبد العلی نے نقل کی ہی (لاکن سنت
کو وہ غیر مرغوب سمجہتا ہی) پس ہمکو اصل دلیل مقصود ہی اوسکی پائے ہے۔ مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا
کہ ترجمہ قرآن قرآن ہی اور جو کوئی اوسکے خلاف کہتا ہو اوسکا قول باطل ہی اور ترجمہ قرآن کا نماز مین پڑہنا جائز
ہی۔ اسی سبب سے ائمہ اربعہ کے پاس متفق علیہ ٹہرا ہے جسکا آگے اظہار ہوگا۔

دوسرا دعوی یہہ ہی کہ ترجمہ قرآن نماز مین پڑہنا درست نہین اور اس سے نماز جائز نہین ہوتی یہہ
بہی غلط سراسر باطل ہے اور اعتقاد اسکا کفر ہی کیونکہ یہہ گویا انکار ہوتا ہے حدیث صحیح کا جسکی صحیح ہونے پر
چارون امام اور صاحبیہ نے اتفاق کیا ہی اور ابتدا اسکی قصہ حدیث کا یہہ ہی کہ چند لوگون نے (جو ملک
فارس مین مسلمان ہوئے تہے) زبان عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے حضرت کی وقت مین سلمان فارسی کو (جو
حضرت کے صحابی تہے) لکہا کہ اگر سورہ فاتحہ کا ترجمہ فارسی زبان مین لکہہ کے آپ روانہ کرین تو ہم اسکو
اپنی نماز مین پڑہا کرین تب حسب اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ فاتحہ کا فارسی
ترجمہ انہون نے لکہکر انکو بہیجا تہا جسکو وہ لوگ اپنی نماز مین پڑہا کرتے تہے۔ یہہ حدیث امام اعظم کے
نزدیک صحت کو پہونچی ہے اور امام اعظم نے موافق اس حدیث کے ترجمہ قرآن کا نماز مین پڑہنا
ضرورت و بے ضرورت ہو جائز کہا ہے۔ کیونکہ اس حدیث مین ترجمہ پڑہنے کے لئے کوئی قید درج نہین ہے لاکن
امام اعظم کے دو شاگرد یعنے صاحبیہ نے ضرورت ہو تو پڑہنا جائز اور ضرورت نہ ہو تو پڑہنا جائز نہین سمجہا ہی
کیونکہ لوگ عربی کے معنی نہ جاننے کی سبب سے اون لوگون نے ترجمہ سورہ فاتحہ کو طلب کیا تہا اور اس ضرورت
کی سبب سے حضرت نے اونکو اجازت دی تہی مگر صاحبیہ کا یہہ قیاس قیاس مع الفارق ہی اور امام کا مذہب

اصل حدیث کے موافق ہے چنانچہ حدیث مین کوئی قید مذکور نہین ہے پس امام کا مذہب یہہ ہے کہ عربی سے منی
جاننے والا بھی قرآن کا ترجمہ نماز مین پڑہے تو جائز ہے اور امام کے پاس قرآن اور ترجمہ دونوں ایک حکم رکھتے ہین
اور صاحبین کے نزدیک عربی کے معنی جاننے والا اگر قرآن کا ترجمہ نماز مین پڑہے تو جائز نہین یہی اختلاف
ہے امام اور صاحبین کے مذہب مین جو بعض علما یہہ کہتے ہین اور کہہ گئے ہین - کہ اگر عربی تلفظ کسی کے زبان سے ادا نہو
تو وہ شخص ترجمہ قرآن سے نماز پڑہے - یہہ ایک حق پوشی اور مکر و روک ہے اور صریح حق پر پردہ ڈالا ہے مین
کہتا ہون کہ دنیا مین سوائے گونگون ہکلون اور خورد سال بچون کے کیا کوئی ایسا بھی انسان ہے جسکی
زبان سے کسی قسم کے بھی الفاظ نکلوائے جائین اور اوسکی زبان سے نہ نکلین - ہم ابھی بیان کر آئے ہین کہ
اس حدیث مین جسمین سلمان فارسی کا سورہ فاتحہ کا ترجمہ اپنے قوم کو بھیجنے کا ذکر ہے اوسکی صحت چارون
امام کے نزدیک تسلیم کی جاچکی ہے (جو آگے درج ہے) تو اب ہر شخص یہہ سمجہہ سکتا ہے کہ جو کوئی
عربی نہین سمجہتا ہے اگر وہ ترجمہ قرآن کا نماز مین نہ پڑہے تو اوسکی نماز باطل ہے اسلیے کہ باوجود ضرورت کے
اسپر عمل نہین کرنے والا عاصی اور اسکا منکر بدعتی اور زندیق ہے اب ہم اوس حدیث کو جسکا ذکر اوپر کر
آئے ہین اس عبارت پر نقل کرتے ہین سنئے کتاب **نہایہ مبسوط** جو امام بیہقی کی تصنیف ہے اور بڑی
معتبر کتاب ہے اور جسکے شارح امام **فخر الاسلام** ہین اور جسکی شرح کا نام **کشف** ہے اوس کتاب مین
لکہا ہے - والوجہ منہ استدل بما روی ان الفرس کتبوا الی سلمان الفارسی ان
یکتب لہم الفاتحۃ بالفارسیۃ فکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم بنام یزدان بخشایندہ بخشایش گر
الی آخر الحدیث - فکانوا یقرأون ذلک فی الصلوٰۃ وبعد ما کتب عرض علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ثم بعثہ الیہم ولم ینکر علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ابو حنیفہ نے استدلال
کیا ہے دربارہ قرآن کا ترجمہ نماز مین پڑہنا جائز ہونے مین اس حدیث سے کہ چند اہل فارس نے سلمان فارسی کو
لکہا کہ نماز مین ہمارے پڑہنے کے لیے ترجمہ فارسی سورہ فاتحہ کا لکہکر بہیجو پس لکہا (سلمان فارسی نے)
بسم اللہ الرحمن الرحیم - بنام یزدان بخشایندہ بخشایش گر - (الی آخر) پہر وے پڑہتے تہے اسکو
نماز مین) پہر اوس ترجمہ کو حضرت کے حضور مین پیش کرنے کے بعد اوسکو جانب اون لوگون کی روانہ کیا - اور
نہین منع کیا حضرت نے اس کاروائی کو (انتہی) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نے ترجمہ خوانی
کو جائز رکہا ہے اور نماز مین ترجمہ پڑہنے کے لیے کوئی قید نہین لگائی ہے اس حدیث سے مخالفون
کے اقوال ذیل باطل ٹہرتے ہین - (۱) اول قرآن نظم عربی ہے " (۲) ترجمہ قرآن قرآن
نہین " (۳) ترجمہ نماز مین پڑہنے کی ہمیشہ عادت کرنا منع ہے " (۴) ترجمہ قرآن کا لکہنا حرام
ہے - اسواسطے کہ حضرت صلعم نے اوسکے لکہنے کی اجازت نہین دی " (۵) اگر بخوبی عربی الفاظ

کسی شخص کی زبان سے نکلتے ہون یعنے الفاظ سورہ فاتحہ پڑھ سکے تو اوسکو ترجمہ سے نماز پڑہنا درست نہین"
(۶) اگر کوئی بے قصد ترجمہ نماز مین پڑھگیا تو جائز ہے اگر عمداً اور قصداً پڑھا تو زندیق ہے قتل کیا جائے
یا دیوانہ ہے اوسکی دوا کیجاوے" انہین اقوال کو ہادی الانام مین اوسکے مولف نے نقل کرکے دلیلاً پیش کیا ہے
اسی تمام اقوال اور قیود خلاف حدیث مندرجہ بالا ہے۔ کیونکہ حضرت صلعم نے ترجمہ پڑہنے کے لیے کوئی قید
نہین لگائی ہے جو ایسے اقوال اور قیود کو حق سمجھتا ہے وہ نادانی اور سخت غلطی کرتا ہے کیونکہ امام اور صاحبین
اور دوسرا کوئی امام بہی نماز ترجمہ سے پڑہنے مین کسی قید کا قائل نہین۔ صاحب ہدایہ نے جو لکہا
کہ ترجمہ نماز مین پڑہنا جائز ہے لیکن اوسکا پڑہنے والا گنہگار ہوتا ہے الخ جائے تعجب ہے کہ جو امر جائز ہو اوسکے
کرنے سے گنہ کیسے ہو سکتا ہے کیا گناہ جائز کہا گیا ہے اگر گنہ تہا تو جائز کیون ہوا اب مین کہتا ہون
ترجمہ نماز مین پڑہنا سنت ہے اور سنت تین طور سے ثابت ہوتی ہے قولاً فعلاً رضاءً یعنے حضرت
جسکو آپ کرین اور جسکے کرنے پر حکم فرماوین اور جس بات پر راضی ہووین پس ترجمہ کی سنت دو طور
سے ثابت ہوتی ہے ایک یہہ کہ حضرت کی اجازت سے سلمان فارسی نے ترجمہ لکہا تہا۔ دوسرا یہہ
کہ حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے لکہنے پر اور نماز مین پڑہنے پر راضی ہوئے (جیسا کہ
اوپر اظہار ہو چکا ہے) پس مذکورہ قیود جو رسالہ ہادی الانام مین درج ہین وہ بالکلیہ باطل ہین صحیح ہو
کہ امام اعظم کے پاس قرآن کا ترجمہ خواہ کسی زبان مین ہو بعذر یا بے عذر نماز مین پڑہنا درست ہے مراد یہہ ہے کہ اگرچہ
معنی جاننے والا عجمی قرآن کا ترجمہ نماز مین اپنی زبان مین پڑہے تو بہی درست ہے اور یہہ امام کا مذہب موافق سنت کے ہے
اسلیے حضرت نے ترجمہ سے نماز پڑہنے کے لیے کوئی قید نہین بیان فرمائی اوس وجہ سے امام اعظم اس امر کو مطلق اور بلاقید
رکہا اسی بارہ مین فتاوی عالمگیری لکہا ہے ولا یجوز القراءۃ بالفارسیۃ الا بعذر عند
ابی یوسف و محمد وبہ یفتی یعنے نہین جائز ہوتا قرآن کا ترجمہ پڑہنا نماز مین عربی کے عوض فارسی سے بغیر
کسی سبب اور ضرورت کی نزدیک ابو یوسف اور امام محمد کے اور اس پر فتوا ہوا ہے۔ ویجوز عند ابی حنیفۃ
بالفارسیۃ وبای لسان کان وہو الصحیح یعنے جائز ہے امام ابو حنیفہ کے پاس خواہ فارسی ترجمہ سے خواہ اور
کسی زبان مین نماز پڑہی جائے اور یہی صحیح ہے اور صاحب شرح نقایہ نے فتاوی ظہیریہ سے نقل کیا ہے
کہ امام ابو یوسف بہی امام اعظم سے متفق ہو گئے تہے کہ ترجمہ مطلقاً (بعذر یا بے عذر) نماز مین پڑہنا جائز ہے
اگر یہہ صحیح ہے تو اب صرف امام محمد ایک شاگرد امام اعظم کے نزدیک یہہ بات رہ گئی۔ کہ بلا عذر ترجمہ سے نماز نہ پڑہی
جائے فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے کہ اسیطرح ہی مجمع البحرین اور کتاب اسرار مین اور یہی
مذہب مختار ہے (انتہا) شرح کنز عینی مین ہے کہ ویجوز عند ابی حنیفۃ مطلقاً ولا یجوز عند
ہما الا بعذر وبہ قالت الثلاثۃ یعنی جائز ہے ترجمہ قرآن کا نماز مین پڑہنا امام ابو حنیفہ کے پاس

خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو اور نہیں جائز ہی صاحبین کے پاس مگر ضرورت پر اور اسیطرح کہا تینون امامون نے اور معراج الدرایہ
شرح ہدایہ مین ہے وعندهما لا یجوز الا بعذر وبه قال الشافعی ومالک واحمد یعنی نزدیک صاحبین کے
نہین جایز ہوتا ہی ترجمہ قرآن کا نماز مین پڑہنا مگر ضرورت کے وقت اور یہی کہا امام شافعی رح اور مالک اور امام
احمد حنبل نے جسقدر اوپر بیان کرچکا ہون اوس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جو کوئی عربی سے معنی نہین معلوم کرسکتا یعنی معنی
سمجھنے مین جو عاجز ہے اوسکو ویسے عربی کے عوض قرآن کا ترجمہ نماز مین پڑہنا جائز ہے نہ صرف میرے پاس بلکہ چارون امامون کے
پاس اور صاحبین وغیرہ کے پاس بہی متفق علیہ ہی پہر جو کوئی اوسپر عمل کرنا بہتر سمجھے وہ عاصی ہے اور اوسکا منکر بدعتی
اور زندیق ہے۔

تیسرا دعوی مولف ہادی الانام کا یہہ ہی کہ امام ابو حنیفہ اپنے قول سے پہر گئے تہے اور صاحبین کے مذہب پر رجوع کر گئے تہے
اس موقعہ سے عدم جواز ترجمہ کا کچہہ ثابت نہین ہوتا۔ اگرچہ علماء نے اسمین ایک غلو کیا ہی لاکن فی التحقیقت رجوع کی
روایت غلط ہے نہ امام نے کسی اپنی تصنیف مین اسکو لکہا نہ صاحبین نے - کوئی کہتا ہی کہ نوح ابن مریم نے اوسکو نقل کیا ہے
جیسے شرح مغار مین اور تتمہ نے نقل کیا ہی کوئی کہتا ہی کہ رازی نے نقل کیا جیسا سراج الوہاج ہی
اور فی الحقیقت وہ ایک بے اصل روایت ہی جسکو کوئی نہین سوچتا کہ نوح کون شخص تہا یا رازی نے کیا کہا تہا
اور اوسکا کہنا صحیح ہی یا غلط اور صاحب کتاب نے خود اوس سے سنا یا کسی اور سے سنا ایسی بے حقیقت روایت
پر علما کا ایک غلو چل رہا ہی اور آبائی خراب تقلید کیجا رہی ہے۔

چوتہا دعوی - یہہ کہ جو کوئی قرآن عربی کے معنے نہین جانتا اسپر ترجمہ قرآن نماز مین پڑہنا فرض نہین ہے
یہہ دعوے بہی سراسر غلط ہی قرآن کے معنی جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اور قرآن جو نازل ہوا ہی صرف معنی
جاننے کے لیے نازل ہوا ہے نہ فقط لفظ جپنے کے لیے خدای تعالے قرآن مین سورہ زخرف مین فرماتا ہی
انا جعلناه قرآنا عربیا لعلکم تعقلون یعنی مقرر ہم نے گردانا اوسکو قرآن عربی مین تاکہ تم
سمجھو مراد یہہ کہ قرآن جو عربی مین نازل ہوا تہا فقط معنی جاننے کے لیے تہا تاکہ عرب اوسکے معنے اچہی طرح
جانین نہ فقط زبان عربی کی فضیلت کے سبب سے تہا (کیا عرب کے کافرون کی عربی زبان پہلے نہ تہی
یا اب تک نہین ہے) اور خدای تعالے فرماتا ہے - وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه یعنے
نہین بہیجا ہمنے کسی پیغمبر کو مگر زبان مین اوسکی قوم کے - (انتہی) مراد یہہ کہ تا اوسکی امت خدای تعالے کی کلام
اور رسول کے کلام کو اپنی زبان مین سمجہو اور اگر غیر زبان سے پیغمبر ہو تو یہہ بات امت کو حاصل نہ ہوگی اور خدای تعالے نے
فرمایا واقم الصلوٰة لذکری یعنے تو قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے - پہر جو کوئی عربی سے معنی نہین جانتا
اوسکی ہر ایک ذکر اور تسبیح سے جو عربی مین ہو خدا کا یاد کرنا نہ ہوگا بلکہ الفاظ جپنا ہوگا خدای تعالے فرمایا

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها یعنی کیا پھر غور نہین کرتے ہین وہ لوگ قرآن مین یا
اوپر دلونکے اونکے قفل پڑے ہین (انتہی) پس جو شخص عربی کے معنی نہین جانتا وہ قرآن کے معنی مین غور نہین کرسکتا
اور تدبر آیات دلیل ہین اس امر پر کہ قرآن کے معنی جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے - اور جو کوئی عربی کے معنی نہین جان
سکتا اسپر فرض ہے کہ ترجمہ قرآن کا نماز مین اپنی زبان مین پڑھے کہ مقصود قرآن کے معنی جاننا ہے نہ الفاظ جیسا
کہ اوپر ثابت ہو چکا ہے کل ما یتوقف علیہ الواجب فواجب یعنی جو چیز کہ متوقف رہے اسپر کوئی واجب
پس وہ واجب ہے یعنی جب معنی جاننا قرآن کا موقوف ہے پس ترجمہ پڑھنا قرآن کا نماز مین واجب ہوا اور جو
کوئی ایسا نہ کریگا وہ گنہ گار ہوگا اور اسکی نماز درست نہوگی - کیونکہ وہ نافرمانی کریگا خدا اور رسول کی جس بات
پر اسکو اجازت تھی اور امام اور صاحبین اور تینون امام اسکو حکم کر گئے تھے اسکی نافرمانی کی - دوسری یہہ کہ حدیث
صحیح مین آیا ہے انما الاعمال بالنیات یعنی یہی ہے کہ اعمال نیتون سے ہے - نماز ایک افضل العمل یا خیر العمل ہے
اس مین دعا اور تسبیح اور نیت وغیرہ کرتا ہے اور خدا تعالی کی حمد وغیرہ زبان سے بولنا اور دلسے اسکی معنی پر متوجہ ہونا ہے
ذکر زبانی باللسان وتصدیق بالقلب اگر بلا فہمید معانی عربی الفاظ سے ادا ہو ذکر تسبیح نیت وغیرہ کی
جاوے وہ نہ ذکر ہوگا نہ تسبیح اور نیت ہان اگر ان الفاظ کو سمجھا جاوے یا اونکا ترجمہ پڑھا جاوے تو وہ ذکر تسبیح نیت
وغیرہ ہوگا [illegible] اسشخص نے عربی الفاظ جنکے کسی قسم کی بات سے خط سے واقف نہین ہوتا اور اوسکا
اظہار اوسکی نیت - اوسکی دعا اسکو نہین ہے اور بموجب مذہب امام ابو حنیفہ کے نماز کا بے ثواب ہونا لازم
ہوگا اور بموجب مذہب امام شافعی کے (جو اس حدیث کا راوی ہے) نماز کا باطل ہونا لازم پڑیگا - اب باقی
رہی یہہ بات کہ بہت سے قدیم لوگ اس مسئلے سے واقف نہ تھے - اور آج بھی بہت سے لوگ ہین کہ اس مسئلے سے
واقف نہین پھر کیا اونکی نماز آجتک باطل ٹھہرے) ہم کہتے ہین کہ وے سب معفو ہین اور گناہ انکا اون علما
کی گردن پر ہے جو اپنے وسواسات کم عقلی سے اس مسئلہ کا باب کر گئے خدا تعالی نہین عذاب کرتا ہے کسی بے خطا
کو - جیسا کہ اپنی کلام قدیم مین فرمایا ان اللہ لیس بظلام للعبید یعنی مقرر اللہ نہین ہے ظلم کرنے والا
بندون پر - یہ ایک بات قابل الغور ہے کہ اگر ہمسے دریافت کیا جاوے کہ امام اور صاحبین نے اور دوسرے ائمہ نے ترجمہ پڑھنے کے جواز پر جو
لکھا ہے اس سے ترجمہ نماز مین پڑھنا واجب کسطرح ہوا تو ہم کہینگے کہ امام اور صاحبین جو کہتے ہین وہ عام ہے ہر ایک ضرورت
کے لیے (جیسے اگر کوئی عربی الفاظ درست نہ ادا کرسکے یا زبان اوسکی سخت ہو (عربی کے لیے) تو ترجمہ پڑھنا اپنے
زبان مین جائز ہے) مگر ہم جو حکم کرتے ہین وہ ضرورت خاص کے لیے ہے جو عربی کے معنی جاننے کی ضرورت ہے پس اس
بنا پر یہہ واجب اور فرض ہے - مولف ہادی الانام نے اپنی دعوی کو [illegible] کے لیے بعض [illegible] دلالت بعضے
علما [illegible] یہ قابل جواب نہین اوسکا جواب بھی [illegible] وہ اقوال مخالف [illegible]

امید ہے او صاحب جیب کے ۔ اب اخیر میں ہم مولف ہادی انام سے یہہ امید کرتے ہین کہ اگر ادنین خوبی اسلام نے کچھ بھی اثر کیا ہوگا تو وہ اپنی غلطیون کا علانیہ اعتراف کرین گے اگر مولف ہادی انام اب بھی اپنے دعوی پر قائم رہین تو ہمارے اس تحریر کا جواب دیوین (وهو الحق المبين والله الموفق والمعين) آج جب ہم یہان تک لکھ چکے تھے تب مولوی محمد حسین صاحب کا تیسرا حصہ رہبر اسلام کا تازہ چھپا ہوا وصول ہوا ۔ بارک اللہ ایسا جاحب قومی کا ایک جوش ہی جو موجزن ہے اس مین صرف آیات قرآن سے ہادی انام کے کمزور دلیلون کے پرخچے اڑا دیے ہین امید ہے کہ شاید اب ضرور مولف ہادی انام حق کو مان لینگے ۔ اس تیسرے حصہ رہبر اسلام مین قرآن اور احادیث صحیحہ اور تواریخ سے بڑی خوبی کے ساتھہ یہہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کا ترجمہ ترجمہ قرآن ہے اور ترجمہ سے نماز پڑھنا خدا اور رسول کے حکم کے مطابق ہے ۔ اور اگر غیر ملک کے باشندے ایسا نہ کرتے تو مذہب اسلام کا شاید نام تک بھی ہند و غیر ملکون مین نہ رہتا ۔ کیونکہ بمجرد زمانہ تلك الايام نداولها بين الناس بدل گیا ہے ۔ مسلمان مفلس ہو گئے ہیں مین ملکی زبانین غیر مذاہب کے خاص کتابین شائع ہونے لگی ہین اور ملکی مسلمان بکثرت اپنی اصلی مذہبی کتاب اللہ کے بیان و تفسیر نادانف ہین اس صورت مین ڈر ہے کہ مبادا ایسے لوگ جو ابھی خاص الاتاتی باغ کے پھولون کی مہک سے نا آشنا ہین کسی دوسرے باغیچہ کی (جسمین سوائے گیندے کے پھول کے اور نہین) ہو نہ رہین ۔ ای بھائیون ہوشیار ہو جاؤ اپنی بیڑی کو جب ہند مین ڈوبا ہو غفلت کی نیند سے اوٹھو اور کمر ہمت باندھ کر اپنی پیاری اور لاثانی بیڑیکو بھنور سے نکالنے مین کوشش کرو ۔ تم اونہین کے اولاد ہو جنہون نے پچھلے صدیون مین ترقی اسلام مین اور حمایت اسلام مین حق بات کی اشاعت مین اپنی جان مال اور علم سے وہ کوششین کی تھین جنکو ابھی تک نہ صرف ہماری قوم بلکہ دوسری قومین بھی بکمال رفعت یاد کرتے ہین ۔ کیا باپون کے جوہر بیٹون مین نہین ۔ یا نہین رہی ۔ فقط ۔

راقم

خاکسار شاہ محمد عزیز الدین گھٹالہ قادری شہر ارکاٹ محلہ چندا پیٹ

مالک مطبع شوکت اسلام

سنہ ۱۸۹۰ء مطابق سنہ ۱۳۰۷ھ

بمطبع خادم التعلیم پنجاب گوجرانوالہ باہتمام منشی محبوب عالم مالک مطبع طبع شد